حضرت عمر فاروق کی مخالفت کے اسباب میں ہمارے نزدیک پہلا اور بنیادی سبب وہ ہے جو ایک غیر جانبدار تنقیدی نگاہ کا فیصلہ ہے یہ فاضل روزگار ایڈورڈ براون کی رائے ہے

راشدین میں سے دوسرے خلیفہ جناب عمر سے جو اہل عجم متنفر تھے تو اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جناب عمر غارت گر عجم تھے اگرچہ اس نفرت کو مذہبی رنگ دے دیا گیا لیکن اصل حقیقت اندر سے صاف نظر آتی ہے (براون ج ۴ ص ۴۲۴)

پھر اسی کتاب میں لکھتا ہے

معلوم ہوتا ہے کہ ایرانیوں کو حضرت عمر سے جو عداوت ہے اس کا سبب یہ نہیں کہ انہوں نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ کے حقوق غصب کیا بلکہ اصل یہ ہے کہ انہوں نے ایران کو فتح کر کے ساسانی خاندان کا خاتمہ کیا (ایضا ج ۱ ص ۲۲۸)

یہ صرف براون کی بات نہیں ہے ایرانی شاعر رضائے کرد بھی اسی کا رونا روتے پائے گئے

بشکست عمر پشت ہژبران اجم را　　برباد فناداد رگ وریشہ جم را

ایں عربدہ بر غصب خلافت ز علی نیست　　باآل عمر کینہ قدیم است عجم را

عمر فاروق نے جنگل کے شیروں (یعنی ایرانیوں) کی پشت توڑ دی اور جمشید کے خاندان کو تباہ کر دیا ایرانیوں کا سارا جھگڑا اس لئے نہیں کہ عمر نے علی سے خلافت چھین لی تھی بلکہ اسلئے ہے کہ اہل عجم کی ساری آل عمر سے پرانی دشمنی چلی آرہی ہے (تاریخ ادبیات ایران در عہد جدید ج ۴ ص ۴۹)

سیدنا حضرت علی مرتضٰی کی نظر بصیرت بہت دور دور تک دیکھ رہی تھی آپ سمجھ رہے تھے

Scanned with CamScanner

کہ ایرانی حضرت عمر کے خلاف کیوں ہیں ؟ جب حضرت عمر فاروق نے جنگ فارس میں
خود جانا چاہا تو یہ حضرت علی مرتضیٰ تھے جنہوں نے آپ کو جانے سے منع کیا حضرت علی
مرتضیٰ نے اس وقت آپ سے کیا فرمایا اسے دیکھئے

ان الاعاجم ان ينظروا اليك غدا يقولوا هذا اصل العرب فاذا قطعتموه استرحم ...... واما ما ذكرت من عددهم فانا لم نكن نقاتل فيما مضى بالكثرة وانما كنا نقاتل بالنصر والمعونة (نہج البلاغۃ ج ا ص ۳۲۶)

اے امیر المؤمنین ایرانی جب آپ کو دیکھیں گے تو یہی کہیں گے کہ یہی عربوں کی جڑ ہے پس اس جڑ کو کاٹ دو تو ہمیشہ کے لئے آرام ہو جائے گا اور یہ جو آپ ایرانیوں کی تعداد کا ذکر فرما رہے ہیں تو یاد رکھئے کہ ہم لوگ پہلے بھی تو کثرت عدد کے بل بوتے پر نہیں لڑتے رہے بلکہ ہمیشہ اللہ کی مدد و نصرت کے سہارے ہی میدان جنگ میں اترتے رہے ہیں

آپ نے اس وقت حضرت عمر فاروق کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

يا امير المؤمنين مكان النظام من الحرز بجمعه ويمسكه فاذا انحل تفرق مافيه وذهب ثم لم يجتمع بحذافيره ابدا والعرب اليوم وان كانوا قليلا فهم كثير عزيز بالاسلام فاقم مكانك (البدایہ ج ۷ ص ۱۰۷)

اے امیر المؤمنین مسلمانوں کے لئے آپ کا مقام ایسا ہے جیسے ہار کے دانوں کے لئے تاگہ کا ہوتا ہے تاگہ ہار کے دنوں کو ایک جگہ جمع کئے رکھتا ہے اور

Scanned with CamScanner

جب تاگہ ٹوٹ جاتا ہے تو اس کے تمام دانے متفرق ہو جاتے ہیں پھر وہ مجتمع نہیں ہو سکتے عرب اگرچہ کم ہیں لیکن اسلام کی طاقت کے ذریعہ یہ کثیر و غالب ہیں اے امیر المؤمنین آپ اپنے مقام پر ہی تشریف رکھیں

آپ نے فرمایا

فکن قطبا واستدر الرحی بالعرب واصلهم دونك نار الحرب فانك ان شخصت من هذه الارض انتقضت عليك العرب من اطرافها واقطارها (نہج البلاغۃ ص ۲۶۴)

اے امیر المؤمنین آپ قطب بن جائیے اور عرب کی چکی کو اپنے گرد گھمائیے اور دوسروں کو جنگ میں بھیجئے خود نہ جائیے اگر آپ یہاں سے نکل گئے تو لوگ اطراف و جوانب سے آپ پر ٹوٹ پڑیں گے

حضرت علی کا یہ بیان واضح کرتا ہے کہ آپ اپنی نظر بصیرت سے جنگ فارس کے نتائج میں عربی عجمی کشمکش کا انداز بھانپ رہے تھے اور بعد کے حالات نے بھی آپ کی اس پیش بینی کو بالکل درست ثابت کر دیا تھا

☆...... حضرت عمر فاروق کی مخالفت کا دوسرا سبب یہ تھا کہ ایران میں پہلے ساسانی خاندان کی حکومت تھی اور ان کا طرز حکومت عربوں کے طرز حکومت سے بنیادی طور پر مختلف تھا اور وہ اپنے بادشاہوں کے آسمانی حق میں پختہ یقین رکھتے تھے...... اس کے بالمقابل عربوں نے حضور ﷺ سے پہلے کبھی کسی کی قیادت کو قبول نہ کیا تھا نہ وہاں پہلے کوئی باقاعدہ نظام حکومت تھا اور نہ وہ کسی ایسے نظام کو ماننے کے لئے تیار تھے جو جمہوریت کے خلاف ہو جب لوگ اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے تو حضور ﷺ نے انہیں ایک باقاعدہ نظام

حکومت دیا اور عربوں کی اس فطری جمہوریت پسندی کو قائم رکھا آپ کے بعد چونکہ دین مکمل اور شریعت ہمیشہ کے لئے محفوظ تھی اس لئے اب سوال ہی نہ تھا کہ کوئی آسمانی منصب کی ضرورت رہتی آپ کے بعد امیر کا انتخاب بھی شوری پر مبنی قرار پایا سلسلہ نبوت کے ختم ہو جانے کے باعث یہ منصب ایک خالص ارضی منصب رہ گیا تھا...... خلفائے راشدین کی خلافت بھی بہ شمولیت حضرت علی جمہوریت اور شوری پر مبنی تھی عرب جب ایران کی سرزمین پر داخل ہوئے تو عربوں اور ایرانیوں کا امتزاج دو زبردست سیاسی اصولوں کا ٹکراؤ تھا جسے وقتی طور پر تو دب کر مان لیا گیا مگر آہستہ آہستہ اسی تنازعہ نے شیعہ اور سنی اختلافات کی صورت اختیار کر لی ایڈورڈ براؤن لکھتا ہے

> شیعہ سنی کا جھگڑا صرف ناموں یا شخصیتوں کا جھگڑا نہیں بلکہ دو متضاد اصولوں یعنی جمہوریت اور بادشاہوں کے حق الہی کا جھگڑا ہے عرب زیادہ تر جمہوریت پسند ہیں اور ہمیشہ رہے ہیں لیکن ایرانی ہمیشہ اپنے بادشاہوں کو الہی یا نیم الہی ہستیاں سمجھتے رہے ہیں (براؤن ج ۲ ص ۳۹۱)

یہ وہ دو بنیادی معاملات تھے جس نے ایرانیوں کو حضرت عمر فاروق کی مخالفت پر اکسایا تھا کہ عربوں کو کیوں کر تفوق حاصل ہو اور وہ اپنے بادشاہوں اور بڑوں کے لئے آسمانی منصب کے عقیدہ کو کس طرح ترک کر سکتے تھے

☆☆☆......ایک اور سوال اور اس کا جواب

سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ بھی تو عرب کے ہی ایک خاندان سے تھے پھر ان لوگوں نے حضرت علی مرتضیٰ کے بارے میں دوسرا عقیدہ کیوں تلاش کیا؟

☆☆☆......الجواب

Scanned with CamScanner

بیشک حضرت علی مرتضیٰ عرب ہیں اور ایرانی کبھی کسی عرب کا تفوق برداشت نہ کر
تھے لیکن اب انہوں نے ایک نیا عقیدہ وضع کیا اور بڑی آسانی سے یہ آسمانی منصب حضرت
علی پر اتار دیا اور کہا کہ ساسانیوں کے حقیقی وارث وہ اس لئے ہیں کہ ان کے گھر تاجدار
ایران یزدگرد کی بیٹی شہربانو ہے جو ان کی بہو ہے اور آسمانی حق کی رو سے وہ نبی کے جائز او
حقیقی جانشین ہیں اس طرح انہوں نے سیاسی اور مذہبی طور پر ایک راہ اپنالی تاکہ حضرت
علی کو وہ اس ضابطے سے الگ کر دکھائیں ایڈورڈ براؤن لکھتا ہے

حضرت حسین کی نسبت چونکہ ان کا اعتقاد ہے کہ انہوں نے ساسانیوں کے
آخری تاجدار یزدگرد سوم کی بیٹی شہربانو سے عقد کیا تھا اس لئے شیعوں کے
دونوں فریق یعنی اثنا عشریہ اور اسماعیلیہ کے نزدیک نہ صرف پیغمبر بلکہ شاہی
حقوق و صفات کے بھی وارث ہیں پیغمبر عربی سے بھی ان اماموں کا خون ملتا ہے
اور آل ساسان سے بھی ایک رشتہ ہوتا ہے اس تعلق سے ایک سیاسی عقیدہ پیدا
ہو گیا (براؤن ج ا ص ۲۱۸)

سو حضرت عمر فاروق کی مخالفت کا دوسرا بڑا سبب یہ تھا کہ ان کا شورائی نظام حکومت
ایرانیوں کے آسمانی حق حکومت اور آسمانی امامت سے مختلف تھا

☆...... حضرت علامہ صاحب مدظلہ نے اس کے علاوہ ایک سبب یہ بھی بیان کیا ہے کہ
حضرت عمر فاروقؓ نے متعہ کی کاروائی پر کڑی پابندی لگائی ہوئی تھی ایرانی اس عادت کے
خوگر تھے اور دین زرتشت کے تحت اسے مذہبی سند بھی دیتے رہے تھے حضرت عمر فاروق
کے حکم عام سے وہ اس پابندی کی زد میں آگئے اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کی یہ سرگرمیاں
بند کر دی جائیں۔ تاہم وہ آپ کے اس اعلان عام کو چیلنج کرنے کی پوزیشن میں نہ تھے یہ

Scanned with CamScanner

الگ بات ہے کہ بعد میں ان کے مجتہدوں نے اسے علمی استناد مہیا کیا اور اس کی فضیلت میں روایات بھی وضع کر ڈالی (اس موضوع پر راقم الحروف کی تالیف متعہ نہ کیجئے میں اس پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے)

حضرت عمر فاروق کی مخالفت کا ایک اور سبب ان کا یہود کو جزیرۃ العرب سے بے دخل کرنا بھی تھا یہ صرف حضرت عمرؓ کا فیصلہ نہ تھا حضور ﷺ کی خواہش و تمنا بھی تھی اب یہودیوں کے لئے اس کے سوا اور کوئی صورت نہ تھی کہ وہ بھیس بدل کر مسلمانوں میں گھسیں اور مختلف باتوں کے سہارے حضرت عمر فاروق اور آپ کی خلافت کے خلاف لوگوں کی ذہن سازی کریں اور اس نظام خلافت کو تہہ وبالا کر دیں اور مسلمانوں کو عرب و عجم کے نام پر ایک دوسرے کے مقابل لا کھڑا کر دیں۔ (ہفت روزہ دعوت۔ الھلال مانچسٹر ملخصا)

ہم نے یہ تفصیل اس سوال کے جواب میں بیان کی ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کے فتح ایران کے کیا اسباب تھے اور جب یہ ملک فتح ہو گیا تو پھر وہاں کے ایرانیوں نے حضرت عمرؓ کے خلاف کس طرح لوگوں کی ذہن سازی کی تھی اور عام لوگوں کو آپ کے خلاف بغاوت پر اکسایا تھا اور وہ کونسی سیاسی اور مذہبی بنیادیں تھیں جن کے سہارے یہ لوگ مسلمانوں کے اندر نفرت کا بیج بوتے رہے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے رہے۔

جہاں تک جنگ ایران میں حضرت علی مرتضٰی کے کردار کا تعلق ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ ایرانی سازش اور شراتوں کے خلاف کی جانے والی کاروائی میں حضرت علی مرتضٰی پوری طرح شریک رہے تھے اور آپ کا بھرپور تعاون حضرت عمر فاروق کو حاصل تھا حضرت عمر فاروق آپ سے مشورہ کرتے اور حضرت علیؓ آپ کو جو مشورہ دیتے آپ اسے روبہ عمل لاتے رہے اللہ تعالی نے حضرت عمر فاروق کو جس طرح فاتح بیت المقدس بنایا

Scanned with CamScanner

تھا آپ کو فاتح ایران ہونے کا شرف بھی ملا اور قیصر و کسری اپنی تمام تر قوتوں اور سازو سامان کے باوجود حضرت عمرؓ کی فوج کے سامنے ٹھہر نہ سکے اللہ تعالی نے آپ کے ہاتھوں سارے علاقوں پر اسلام کا پرچم لہرایا اسے دیکھئے علامہ محمد بن سعد (۲۳۰ھ) لکھتے ہیں

وهواول من فتح الفتوح وهى الارضوان والكور التى فيها الخراج والفئ. فتح العراق كله السوادوالجبال وآذر بائيجان وكور البصرة وارلاهاو كورالاهوازوفارس وكور الشام وفتح كور الجزيرة والموصل ومصر والاسكندرية ...... وهو اول من مصر الامصار الكوفة والبصرة والجزيرة والشام ومصر والموصل (طبقات کبری لابن سعد ج ۳ ص ۲۱۴)

شارح صحیح مسلم حضرت امام نووی (۶۷۶ھ) تہذیب الاسماء میں لکھتے ہیں

ففتح الشام والعراق ومصر والجزيرة وديار بكر وآرمينية وآذر بائيجان وايران وبلاد الجبال وبلاد فارس وخوزستان وغيرهما (تہذیب ج ۲ ص ۱۲)

مفسر شہیر حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

وفتح الفتوح ومصر الامصار وجند الاجناد ...... وفتح الشام كله والجزيرةوالموصل وميافارقين وآمد وآرمينيا ومصر واسكندريه ومات وعساكره على بلاد الرى فتح من الشام اليرموك وبصرى ودمشق والا ردن وبيسان وطبرية والجابية وفلسطين والرملة وعسقلان وغذة والسواحل والقدس وفتح مصر وطرابلس الغرب وبرقة ومن مدن الشام بعلبك وحمص وقنسرين وحلب وانطاكية وفتح الجزيرة وحران والرها والرقة ونصيبين وراس عين وشمشاط وعين وردة وديار بكر وديار ربيعة وبلاد الموصل وآرمينيا جميعهاوالعراق القادسيةوالحيرة ونهر شير وساباط ومدائن كسرى وكورة الفرات ودجلة والابلة والبصرة والاهوازوفارس ونهاوند وهمدان

Scanned with CamScanner

والری وقومس وخراسان واصطخرواصبهان والسوس ومرو ونیسابور وجرجان وآذر بائیجان وغیر ذلك وقطعت جیوش النهر مرارا (البدایہ ج ۷ ص ۱۳۴)

حضرت امام حافظ عبدالرحمٰن بن علی جوزی (۵۹۷ھ) لکھتے ہیں

وفتح الاهواز ورام هرمز وتستر والسوس وجندیسابور وخراسان وتوروجوروفساوداریجردو کرمان وسجستان ومکر وحمص وقلنسرین (تاریخ عمر ص ۱۱۱)

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ﷺ (۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں

حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں ایک ہزار چھتیس شہر مسلمانوں کے ہاتھ میں آئے تھے جن کے ساتھ کئی دیہات اور ماتحت علاقے بھی تھے آپ کے دور میں چار ہزار مساجد بنائیں گئیں آپ کے دور میں کفر کے کئی گڑھ توڑے گئے اور نو سو منبر جامع مسجدوں کی محرابوں کے ساتھ بنائے گئے تھے (ازالہ ج ۳ ص ۲۳۳)

حضرت عمر کے مفتوحہ ممالک کا کل رقبہ ۲۲۵۱۰۳۰ مربع میل تھا یعنی مکہ معظمہ سے شمال کی جانب ۱۰۳۶...... مشرق کی جانب ۱۰۸۷...... جنوب کی جانب ۴۸۳...... میل تھا (الفاروق ص ۲۷۰)

اب آپ ہی بتائیں کہ اگر حضرت عمر فاروق خدا کے ان نیک اور مقبولین میں سے نہ ہوتے جن کے ہاتھوں اللہ اپنا نظام قائم کراتا ہے اور آپ اس خدائی وعدہ کے مصداق نہ ہوتے جو قرآن کریم میں بتایا گیا ہے تو کیا حضرت عمر فاروق اور ان کی فوج ان فتوحات سے کبھی ہمکنار ہو پاتی اور ان کا رعب ودبدبہ کسی جگہ قائم رہتا؟ حضرت عمر فاروق کی خلافت اگر کسی

Scanned with CamScanner

پہلو سے ہی مشتبہ ہوتی یا کسی جبر و غصب کا نتیجہ ہوتی تو آپ ہی سوچیں کہ حضور ﷺ نے جس طرح حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت بلا فصل کے واضح اشارے دیئے تھے حضرت عمر فاروق کی خلافت کے اشارے کیوں دیئے ؟ کیا اللہ تعالی کو پتہ نہیں تھا کہ حضرت عمرؓ کی خلافت غاصبانہ ہوگی اور غصب کی ہوئی خلافت برکات الٰہیہ سے محروم ہوتی ہے حضرت عمر فاروق کی خلافت باکرامت کے ہر مرحلے اور موڑ پر اللہ کی طرف سے رحمت و برکت کا اترنا اور مشکل ترین مواقع پر آپ کو اور آپ کی فوج کو الٰہی نصرت و حمایت کا ملنا بتاتا ہے کہ حضرت عمر فاروق آیت استخلاف کے واقعی مصداق تھے جبھی تو حضور ﷺ نے مختلف مواقع پر آپ کی خلافت کے اشارے دیئے ہیں اور اس خلافت پر اپنی رضا بیان فرمائی

☆......حضرت عمر فاروق نے آگے خلافت کس طرح ترتیب دی تھی......☆

حضرت عمر فاروق نے دس سال پانچ ماہ چار دن امور خلافت سرانجام دیئے تاہم آپ اس سلسلے میں شروع دن سے فکر مند تھے کہ حضور ﷺ کی امت کو اپنے بعد کس کے حوالے کر کے جائیں اگر آپ سے کوئی کہتا کہ آپ اپنے بعد کے لئے کسی کو خلیفہ نامزد کردیں تو آپ فرماتے فکر نہ کرو اللہ اپنے دین کو ضائع نہیں کرے گا آپ پر جب قاتلانہ حملہ ہوا تو اس وقت بعض ساتھیوں نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ آپ اس بارے میں ضرور کوئی فیصلہ فرمائیں ایسا نہ ہو کہ آپ رخصت ہو جائیں اور امت کسی مشکل میں پھنس جائے آپ نے اس وقت فرمایا کہ اگر میں کسی کو خلیفہ نہ بناؤں تو یہ اتباع ہے حضور ﷺ کا کیونکہ آپ نے خلافت کسی کے حوالہ نہیں کی تھی اور اگر میں کسی کو خلیفہ نامزد کردوں تو یہ حضرت ابوبکر کی پیروی ہے کہ انہوں نے اپنے بعد مجھے نامزد کردیا تھا سو مجھے اس بارے میں دونوں

باتوں کا اختیار ہے

حضرت عمر فاروق کے ہاں خلافت کس بڑی ذمہ داری کا نام تھا اسے دیکھئے آپ نے ایک دن فرمایا کہ

اگر میں جانتا کہ اس امر خلافت کے سنبھالنے کے لئے کوئی مجھ سے زیادہ قوی موجود ہے تو ایسا ہوتا کہ مجھے کھڑا کر کے میری گردن مار دینا مجھ پر آسان ہوتا (بہ نسبت خلافت قبول کرنے کے) سو جو شخص میرے بعد والی امر (یعنی خلیفہ) بنے اس کو جان لینا چاہئیے کہ نزدیک اور دور والوں کی طرف سے اس پر رد وقدح بھی ہوگا اور خدا کی قسم میں تو لوگوں سے لڑ بھڑ کر اپنی ذات کی طرف سے مدافعت کر لیتا تھا (لیکن یہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے) (ازالہ ج ۲ ص ۵۱۶)

پھر حضرت عمر فاروق نے مسلمانوں کی خواہش کے پیش نظر ان چھ مقدس حضرات کو منتخب کیا جن کے جنتی ہونے کی شہادت لسان نبوت نے دی تھی اور فرمایا کہ ان میں سے جس کو چاہو انہیں اپنا امیر بنا لینا تاہم آپ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کے بارے میں واضح کر دیا کہ ان کا خلافت میں کوئی حق نہیں ہوگا۔

حضور اکرم ﷺ کی جو امانت حضرت ابوبکر صدیق کو ملی آپ نے اس کی حفاظت کی اور پھر وہ امانت حضرت عمر کو دے دی اور حضرت عمر فاروق نے یہ امانت ان چھ حضرات کے حوالہ کر دی اور آپ اللہ کے حضور تشریف لے گئے سو جس طرح حضرت ابوبکر کی خلافت برحق تھی حضرت عمر فاروق کی خلافت بھی برحق تھی اور آپ اسی خلیفہ برحق کے برحق خلیفہ تھے اگر حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت علی منہاج النبوۃ نہیں تو حضرت عمر کی خلافت

Scanned with CamScanner

پھر کس طرح منہاج نبوت پر ہو گی اس لئے جو شخص حضرت عمر فاروق کی خلافت کو نشانہ اعتراض بناتا ہے وہ در حقیقت حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت کو نشانہ طعن بناتا ہے
حضرت علامہ ابن حجر مکی (۹۷۳ھ) لکھتے ہیں

حضرت عمر فاروق کی خلافت کی حقیت ثابت کرنے کے لئے کسی دلیل کے قائم کرنے کی ضرورت اس لئے نہیں کہ یہ بات ہر صاحب علم وفہم کو معلوم ہے کہ حضرت ابو بکر کی خلافت کی حقیت سے حضرت عمر کی خلافت کی حقیت لازم آتی ہے اور حضرت ابو بکر کی خلافت کی حقیت اجماع اور نصوص کتاب وسنت سے ثابت ہے پس اس سے حضرت عمر کی خلافت کی حقیت پر نصوص کتاب وسنت اور اجماع لازم آتا ہے کیونکہ جو چیز اصل کے لئے ثابت ہے وہ فرع کے لئے بھی ثابت ہوتی ہے پس روافض میں سے کسی کو حضرت عمرؓ کی خلافت میں نزاع نہ کرنا چاہئیے کیونکہ ہم نے جب اس کو خلیفہ بنانے والے کی خلافت کی حقیت ثابت کر دی ہے تو پھر اس میں عناد اور ضد و نزاع قائم کرنا ضروریات کا انکار کرنا ہے (صواعق محرقہ ص ۳۰۹ اردو)

سو حضرت عمر فاروق کی خلافت خلافت علی منہاج النبوۃ تھی آپ حضور ﷺ کے قدم بقدم چلے تھے آپ ایمان کے اعلی مقام پر کھڑے تھے اور عمل صالح کی انتہاؤں پر تھے حضرت عمر فاروق کی خلافت قرآن کی موعودہ خلافت ہی تھی اور یہ بات حضرت علی مرتضی نے فرمائی ہے حکیم الامت حضرت ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں

مفسرین صحابہ میں سے سب سے پہلے جس نے اس آیت (وعد اللہ الذین آمنوا منکم) کو خلفائے راشدین پر منطبق کیا ہے اور اس وعدہ کا حضرت عمر

Scanned with CamScanner

کے زمانہ میں پورا ہونا سمجھا ہے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں چنانچہ جب حضرت فاروق اعظم نے صحابہ سے جہاد عراق میں خود جانے کی بابت مشورہ کیا تو حضرت علی نے یہی آیت پیش کی تھی یہاں سے بداھتا معلوم ہوا کہ فاروق اعظم کی خلافت مجملہ موعودہ خلافتوں کے ہے حضرت علی کا یہ قول متعدد سندوں سے ثابت ہے اہل سنت کی کتابوں میں بھی اور شیعوں کی کتابوں میں بھی (ازالۃ ج اص ۸۳)

حضرت عمر نے ساڑھے دس سال امور خلافت انجام دئے اور آپ نے جابجا اسلام کا پرچم پوری قوت اور ثابت قدمی سے لہرایا آپ کے ہاتھوں دور دور تک اسلام کی آواز گونجی اور بڑی بڑی کفریہ طاقتوں کا سرنگوں ہوا قیصر وکسری کی شوکت آپ کے ہاتھوں ٹوٹی اور اللہ کا دین غالب ہو کر رہا۔ حضرت علی مرتضی نے حضرت عمر فاروق کی خلافت کو کس بلیغ انداز میں خراج تحسین پیش کیا ہے اسے دیکھئے اس سے آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ حضرت علی مرتضی کے ہاں آپ کی خلافت کس مقام کی تھی آپ ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں

ووليهم وال فاقام واستقام حتى ضرب الدين بجرانه (نہج البلاغہ قسم دوم ص ۲۵۳)

اور حاکم ہوا مسلمانوں پر ایک حاکم پس اس نے دین کو قائم کیا اور ٹھیک چلایا یہاں تک کہ دین نے اپنا سینہ زمین پر رکھ دیا

یہ صحیح ہے کہ حضرت علی مرتضی نے یہاں حضرت عمر کا نام نہیں لیا مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی مراد حضرت عمر فاروق ہی تھے شیعہ عالم ملا فتح اللہ کاشانی (۹۸۸ھ) نے اس کا فارسی میں جو ترجمہ کیا ہے اسے دیکھئے

Scanned with CamScanner

والی ایشان شد والی آن که آن عمر بن خطاب است تاآنکه بزودین بهنر سینه خودرا برزمین واین کنایت است از استقرار وتمکین اهل اسلام

شارح نہج البلاغۃ جناب نقوی لکھتے ہیں

امام علیہ السلام درسخنے عمر بن خطاب فرموده است وبعد از ابوبکر فرمانرواشد برمردم فرماندهی عمر بمقام خلافت نشت پس امر خلافت را برپا داشت وایستادگی نمود (برهمه تسلط یافت تاآن که دین قرار همه گرفت هم چنانکه شتر هنگام استراحت پیش گردن خود را برزمین نهد اشاره باینکه اسلام پس از فتنه وهیاهوئی بسیار از او تمکین نموده زیر بارش رفتند (فیض الاسلام شرح فارسی نہج البلاغۃ ص ۳۰۰)

حضرت علی نے حضرت عمر کے بارے میں بات کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عمر حضرت ابوبکر کے بعد خلیفہ ہوئے اور خلافت کے کاموں کو مضبوط کیا اور سب پر غلبہ حاصل کیا یہاں تک کہ دین اسلام قوی ہوگیا جس طرح اونٹ اپنے آرام کرنے کے وقت گردن کو زمین پر رکھ دیتا ہے حضرت علی کا گویا اس طرف اشارہ تھا بہت سے شور وغل کے بعد اسلام میں سکون آگیا اور آپ کے عہد میں مسلمان آپ کے احسان تلے عافیت کے ساتھ زندگی گزارنے لگے

امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی اس پر لکھتے ہیں

اونٹ جب راحت واطمینان کی حالت میں ہوتا ہے تو اپنا سینہ زمین پر رکھ دیتا ہے حضرت علی مرتضٰی نے اس کلام میں دین کو اونٹ سے تشبیہ دی ہے مطلب یہ ہے کہ "اس حاکم (یعنی حضرت عمر) کے عہد میں دین کو کمال قوت وراحت حاصل ہوگئی (تفسیر آیت استخلاف ص ۳۲)

Scanned with CamScanner

حضرت علی مرتضٰی نے یہ بات کسی تقیہ کے طور پر نہ کہی تھی اور نہ ہی لوگوں کو خوش کرنے کے لئے یہ بیان دیا تھا آپ نے حضرت عمر فاروق کی خلافت کا بڑی گہرائی سے مطالعہ کیا تھا اور اس کا ایک ایک منظر آپ کے سامنے تھا آپ خود حضرت عمر فاروق کی کابینہ کے ایک اہم اور معزز رکن تھے اگر حضرت عمر فاروق کی خلافت موعودہ خلافت نہ ہوتی اور اس پر اللہ کی رحمت کا سایہ نہ ہوتا تو اللہ کا دین آپ کے ہاتھوں کبھی اس شان سے نہ پھیلتا اور اگر آپ کی خلافت خدانخواستہ کسی غلط رخ پر ہوتی تو آپ ہی بتائیں حضرت علی مرتضٰی کبھی آپ کو اس طرح خراج عقیدت پیش کرتے ؟

سو اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کو آپ کے آنے پر عزت ملی اور آپ کی خلافت سے دین کو کمال قوت وراحت حاصل ہوا آپ کے دور خلافت میں کسی صاحب اقتدار میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ مسلمانوں کے خلاف کسی قوت کا مظاہرہ کریں اور دین اسلام کے پرچم کو میلی آنکھوں دیکھیں حضرت امام زہری فرماتے ہیں کہ

حضرت عمر حضرت ابو بکر کی وفات کے روز خلیفہ بنے اور آپ نے خلافت کا حق ادا کر دیا آپ کے دور خلافت میں اس قدر فتوحات ہوئیں کہ اس کی نظیر بعد کے خلفاء کے دور میں نہیں ملتی شام عراق فارس روم مصر اسکندریہ مراکش کے علاقے آپ کے عہد میں فتح ہوئے ہیں (صواعق محرقہ ص۳۱۶)

حضرت امام نووی (۶۷۶ھ) لکھتے ہیں آپ نے خلافت کا حق ادا کیا اللہ کی راہ میں جہاد کیا اس کے دین کے لئے محنتیں کیں اسلامی لشکر ترتیب دئے شہروں کے شہر فتح کئے نئے شہر بسائے اسلام کو شوکت ملی کفر اور کفریہ طاقتیں ذلیل وخوار ہوئیں

قام فی الخلافة اتم القیام وجاهد فی الله حق جهاده فجیش الجیوش

وفتح البلدان ومصر الامصار واعز الاسلام وازل الكفر اشد الزلزال (
تہذیب الاسماء ج ۲ ص ۱۲)

علامہ جار اللہ زمخشری لکھتے ہیں

جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو حقانیت کو چار چاند لگ گئے اور سچائی سربلند ہو گئی نفاق کی آگ بجھ گئی کفر دھیما پڑ گیا باطل مغلوب ہوا حق غالب آگیا حضور علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر کا طریقہ عام طور پر پسندیدگی اور شوق ورغبت کے ساتھ رواج پڑ گیا اور شیطان ناکام ونامراد ہوا (الموافقہ)

روس کے معروف مفکر اور عالم علامہ موسی جار اللہ مرحوم لکھتے ہیں

حضرت عمر نے فرمایا عرب میں مثال نکیل پکڑے اونٹ جیسی ہے جو اپنے کھینچنے والے کے پیچھے پیچھے چلتا ہے پس کھینچنے والا یہ دیکھ لے کہ وہ اسے کدھر لئے جا رہا ہے اور میں رب کعبہ کی قسم تمہیں ٹھیک راہ پر ہی لے چلوں گا۔ (انتہی) سو جس دین کو اللہ نے ان کے لئے پسند کیا تھا اس کی اقامت میں آپ نے وہ سیرت اختیار کی جس میں اللہ راضی حق خوش اور عدل پھڑک اٹھا اور اہل اسلام کی آنکھوں نصیب ہوئی اور دشمنان اسلام میں آپ کی سیاست راشدہ ضرب المثل بن کر پھیل گئی (الوشیعہ ص ۱۳۲)

حضور علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق کے ہاتھوں پر دین کے دور دور تک پھیلنے کی بہت پہلے پیشگوئی فرمادی تھی اور مختلف مواقع پر یہ بات کھول دی تھی کہ حضرت عمر فاروق کس کے بعد مسند خلافت پر آئیں گے اور آپ کی خلافت کس شان کی ہوگی آیئے ہم حضور علیہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں یہ حقیقت ملاحظہ کریں

حضرت عمر فاروق کی خلافت پر قضاء وقدر کے اشارات

ہم اپنی کتاب سیدنا حضرت ابو بکر صدیق میں یہ بات کہہ آئے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد کسی کو خلافت سلطنت کے لئے نامزد نہیں کیا تھاہاں آپ نے اپنی زندگی میں مختلف مواقع ومقامات پر کئی ایسے اشارے ضرور دئے جن سے پتہ چلتا تھا کہ آپ اپنے بعد خلافت کے سلسلے میں کیا چاہتے ہیں آپ نے خبر دی کہ میرے بعد اور پھر ان کے بعد میری امت کی باگ دوڑ کون سنبھالیں گے حضور ﷺ نے اس سلسلے میں حضرت ابو بکر کی خلافت پر جو اشارے دئے ہیں اس کی بحث ہم وہاں کر آئے ہیں ان روایات میں سے بعض میں حضرت عمر فاروق کی خلافت کے اشارے بھی پائے جاتے ہیں اور نام کی صراحت بھی۔ کہ حضور ﷺ حضرت ابو بکر کے بعد کس کو امت کا والی دیکھ رہے تھے اور کسے مسلمانوں کا امیر بنانا پسند فرماتے تھے حضور ﷺ کے ارشادات بتاتے ہیں کہ آپ حضرت ابو بکر کے بعد حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت چاہتے تھے ہم اس سلسلے میں درج ذیل احادیث سے تمسک کرتے ہیں۔

(۱) حضور ﷺ حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ اور حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ کے ساتھ

حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے رجل صالح کی صورت میں دکھایا گیا کہ ابو بکر حضور ﷺ کے ساتھ باندھے گئے اور عمر ابو بکر کے ساتھ اور عثمان عمر کے ساتھ جب ہم حضور ﷺ کے پاس سے اٹھے تو ہم نے کہا رجل صالح سے مراد تو حضور ﷺ ہیں اور بعض کا بعض کے ساتھ بندھنا حضور ﷺ کی خدمت میں ان کا متولی

Scanned with CamScanner

الامر ہونا ہے

فهم ولاة هذا الامر الذی بعث الله به نبیه ﷺ (سنن ابی داود ج ۲ ص ۲۸۹)

اس میں یہ ہے کہ یہ لوگ اس دین کے والی ہوں گے جس کے ساتھ اللہ نے اپنے نبی کو بھیجا ہے

حضور ﷺ کے اس خواب میں (جس کے حجت اور سچ ہونے میں کوئی شبہ نہیں) بتائی گئی حضور ﷺ جس دین کو لے کر آئے ہیں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اسی کا [illegible] رہیں گے اور حضور ﷺ کے بعد یہی لوگ اس دین کے والی وارث ہوں گے آپ کے [illegible] جانشین حضرت ابوبکر صدیقؓ ہوئے پھر خلافت حضرت عمرؓ کے پاس آئی اور آپ نے خلافت کا واقعی حق ادا کر دیا

(۲)...... حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ کے پاس چلی آنا

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو مصطلق کے لوگوں نے حضور ﷺ کے پاس ایک وفد کو اس سوال کے ساتھ بھیجا کہ آپ کے بعد ہم اپنی زکوۃ کس کو بھیجیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ وہ حضرت ابوبکرؓ کو بھیجیں

فقالو سل لنا رسول الله ﷺ الی من ندفع صدقاتنا بعدك؟ قال فاتیته فسالته فقال الی ابی بکر فاتیتهم فاخبرتهم فقالوا ارجع الیه فسله فان حدث بابی بکر حدث فالی من ؟ فاتیته فسالته فقال الی عمر فاتیتهم فاخبرتهم فقالوا ارجع الیه فسله فان حدث بعمر حدث فالی من فاتیته فسالته فقال الی عثمان فقالوا ارجع الیه فسله فان حدث بعثمان حدث

Scanned with CamScanner

فالی من فاتیته فسالته فقال ان حدث بعثمان حدث فتبا لکم الدهر تبا (مستدرك حاکم ج ۳ ص ۸۲)

میرے بعد اپنی زکوۃ ابوبکر کو بھیجنا......انہوں نے کہا کہ حضور سے پوچھیں کہ اگر ابوبکر نہ رہیں تو پھر کس کو ہم بھیجا کریں انس بن مالک نے حضور ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ عمرؓ کے پاس بھیجنا......الحدیث

(۳) امام اسماعیلی نے معجم میں سہل بن ابی حثمہ سے نقل کیا ہے کہ ایک اعرابی حضور ﷺ کے پاس آیا اور اس نے آپ سے بیعت کی بعد ازاں اس نے پوچھا کہ اب اگر میں کسی کام کے لئے آؤں تو میرا کام کون کرے گا آپ نے فرمایا ابوبکر۔ اس نے پھر پوچھا کہ اگر ابوبکرؓ نہ ہوں تو ان کے بعد کس کے پاس جاؤں آپ نے فرمایا عمرؓ کے پاس آنا۔

فساله ان اتی علیه اجله من یقضیه فقال ابو بکر ثم ساله من یقضیه بعده قال عمر رضی الله عنه ...... الحدیث (عمدۃ القاری بشرح صحیح البخاری ج ۱۶ ص ۱۷۹)

(۴) حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں شواہد النبوت میں ایک شخص کا واقعہ مذکور ہے کہ جس کو حضور ﷺ نے چند اونٹوں کے بوجھ کی مقدار کھجوریں عطا فرمائیں اور فرمایا کہ میرے بعد ابوبکر اور ابوبکر کے بعد عمر اور عمر کے بعد عثمان تجھے دیتے رہیں گے

(۵) اسی طرح ایک اور واقعہ ہے کہ کسی نے چند اونٹ حضور ﷺ کے ہاتھ فروخت کئے اور حضور ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اگر مجھ پر کوئی حادثہ واقع ہو جائے تو ابوبکر ان کی قیمت دے گا اور اگر ابوبکرؓ پر حادثہ پڑ جائے تو عمرؓ دے گا (ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۴۰۵)

Scanned with CamScanner

حضرت شاہ صاحب قدس سرہ حضرت جبیر بن مطعم سے مروی حدیث پر لکھتے ہیں

یہ اس بات کی صریح دلیل ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے خلافت حضرت صدیق کی طرف راجع ہوگی کیونکہ بیت المال میں تصرف اور پیغمبر کے وعدوں کو پورا کرنا خلیفہ کے خواص میں سے ہے (ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۳۰۴)

ان روایات سے واضح ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے بعد جس طرح حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت کو بیان فرمایا اور سوال کرنے والوں کو بھی حضرت ابو بکر صدیق کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا تھا اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق کے بعد حضرت عمر فاروق کی جانب رجوع کی تاکید کی اس میں حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت بلکہ خلافت بلا فصل اور حضرت عمر فاروق کے بعد ازاں خلیفہ ہونے کی خبر دی گئی ہے حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ (۱۱۷۶ھ) ایک بحث میں لکھتے ہیں

حضور ﷺ شیخین کے ساتھ وہ برتاؤ کرتے تھے جو ہونے والے امیر کا برتاؤ ہے منتظر الامارت (یعنی ولی عہد) کے ساتھ اور یہ معاملات اشارہ ہیں ان کے استخلاف کی طرف۔ ان معاملات میں سے ہے تبلیغ رسالت میں ان کے ساتھ مشورے اور ان کو تمام امور میں مقدم رکھنا اور ان کے ساتھ تبسم کرنا اور ان کو امامت کا حکم دینا اور مانند ان کی۔ صدیق و فاروق خلافت کی صلاحیت رکھتے تھے اور ان کی خلافت برحق تھی (ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۴۰۸)

(۶)...... حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی اقتداء کا نبوی حکم

حضرت حذیفہ بن الیمان کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں تم

Scanned with CamScanner

لوگوں میں کب تک (زندہ) رہوں سوتم ان کی (آپ نے ایک جانب اشارہ کیا) پیروی کرنا جو میرے بعد ہوں گے (مسند احمد ج ٦ ص ۵۵۳)

یہ کون ہیں؟ جن کی طرف حضور ﷺ نے اشارہ فرمایا تھا۔ حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں

واشار الی ابی بکر وعمر (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۰۷ مسند احمد ج ٦ ص ۵۵۸)

اقتدوا بالذين بعدى أبوبكر وعمر (مسند الامام الطحاوی ج ۲ ص ۲۴۳)

آپ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی جانب اشارہ کیا

حضرت ابو الدرداء کہتے ہیں آپ نے یہ بھی فرمایا

فانهما حبل الله الممدود من تمسك بهما فقد تمسك بالعروة الوثقى التى لاانفصام لها (مرقات ج ۱۱ ص ۳۱٦ کنز العمال ج ۱۱ ص ۵٦۰)

اس لئے کہ یہ دونوں اللہ کی لمبی (پھیلائی ہوئی مضبوط) رسی ہیں سو جس نے ان دونوں سے تمسک کیا اس نے ایک ایسے مضبوط کڑے کو پکڑ لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں

شیخ الاسلام علامہ حافظ ابن تیمیہؒ (۷۲۸ھ) اس پر لکھتے ہیں

حضور ﷺ نے اپنے بعد ان دونوں کی خلافت کی خبر دی اور ان دونوں کی پیروی کا حکم فرمایا اگر خدانخواستہ یہ دونوں ظلم کرنے والے ہوتے تو آپ ہی بتائیں کیا حضور ﷺ کسی ظالم کی پیروی کا حکم دے سکتے ہیں ظالم کبھی پیشوا نہیں ہو سکتا جب آپ نے ان دونوں کی اقتداء کا حکم دیا ہے تو اس میں یہ بات لپٹی ہوئی ہے کہ یہ دونوں آپ کے بعد اس امت کے پیشوا ہوں گے

اخبر انهمامن بعده وأمر بالاقتداء بهما فلو كانا ظالمين او كافرين

Scanned with CamScanner

نہیں ہو سکتا اور صلہ کو ایسا ہونا چاہئیے کہ اس کے ذریعہ سے مخاطبین موصول کو پہچان لیں تو معلوم ہو گیا کہ (اقتدوا کا حکم سننے سے پہلے) مخاطبین رؤیای قلیب اور اس جیسی باتیں سن چکے تھے اور (امر اقتدوا میں) اقتداء سے مراد امور خلافت میں اقتداء ہے کیونکہ اقتداء کو متعلق کرنا ایسے لفظ کے ساتھ جو خلافت کی جانب اشارہ کرتا ہو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہاں اقتداء سے وہ اقتداء مراد ہے جو رعیت خلیفہ کی کرتی ہے اسی حدیث میں تعلیم قرآن وغیرہ کو دوسروں کے حوالہ کیا گیا ہے پس ان کی اقتداء سے جو مراد ہے وہ تعلیم اور فتوی کی اقتداء سے جداگانہ ہے اور وہ استخلاف کے سوا اور کچھ نہیں اس لئے یہ حدیث اس پر دلالت کر رہی ہے کہ قوم پر ان کی انقیاد واطاعت بجہت خلافت واجب ہے (ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۴۰۱)

حضرت شاہ صاحبؒ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں

اس حدیث میں اسم موصول الذین کا آنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ صحابہ اس بات سے واقف تھے کہ حضور علیہ ﷺ کے بعد شیخین امت کا کام سرانجام دیں گے (ورنہ بجائے اس کے ھذین اسم اشارہ ہوتا) اور صحابہ کیوں کر واقف نہ ہوتے اس قدر حدیثیں خلافت کی تشخیص اور تعیین کے متعلق سن چکے تھے

(ازالۃ ج ا ص ۱۲۰)

حضرت ایک اور مقام پر لکھتے ہیں

حضور علیہ ﷺ نے شیخین کے حق میں کیوں فرمایا کہ ان دونوں کی میرے بعد اقتداء کرنا کیونکہ ان کی اقتداء مقدر تھی (ازالۃ ج ۲ ص ۳۸۲)

Scanned with CamScanner

آنحضرت ﷺ کے اس اشارے سے آپ کی خواہش کا پتہ چلتا ہے کہ حضور اپنے بعد کو اور کس ترتیب سے اپنا جانشین دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ حضور ﷺ نے جس بات کی فرمائی اللہ تعالی نے اسی طرح آپ کی تمنا پوری کی پہلے حضرت ابو بکر آپ کے جانشین ہوئے پھر حضرت عمر نے خلافت کی اور اس کا حق ادا کر دیا فجزاھما اللہ احسن الجزاء

(۷)...... حضرت عمر فاروقؓ کا حضرت ابو بکر صدیقؓ کے بعد کنویں سے ڈول کھینچنا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے اپنا ایک خواب بیان فرمایا میں نے دیکھا کہ میں ایک کنویں پر تھا پانی نکال رہا تھا اتنے میں ابو بکر اور عمر آئے اور ابو بکر نے ڈول لیا ایک دو ڈول کھینچے وہ بھی کمزوری کے ساتھ۔ اللہ تعالی ان کو بخشے۔ اس کے بعد عمر بن خطاب نے ابو بکر کے ہاتھ سے ڈول لے لیا وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑا ہو کر چرسہ بن گیا پھر میں نے تو ایسا طاقتور آدمی لوگوں میں نہیں دیکھا جو ان کا سا کام کرے (یعنی اتنا پانی کھینچا اور لوگوں کو پلایا) کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو خوب پلا کر بٹھلانے کی جگہ میں لے گئے (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۳۹)

اس حدیث میں حضور ﷺ کے ہاتھوں سے حضرت ابو بکر کا ڈول لینا اور ان کے ہاتھوں سے پھر حضرت عمر فاروق کا ڈول لینا اور اس سے ایک بڑی مخلوق خدا کا نفع پانا اس میں اس جانب اشارہ کیا گیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق حضور اکرم ﷺ کے پہلے جانشین ہوں گے اور ان کے بعد حضرت عمرؓ مسلمانوں کے امیر ہوں گے۔ حضور ﷺ نے صراحتاً تو حضرت ابو بکر کے بارے میں نہیں فرمایا لیکن حضرت عمر کا حضرت ابو بکر کے ہاتھوں سے ڈول لینا ضرور بتایا ہے ظاہر ہے کہ اس میں حضرت عمر کی خلافت کا ہی اشارہ نہیں بلکہ

Scanned with CamScanner

حضرت ابوبکر کی خلافت اور خلافت بلا فصل کا بھی اشارہ پایا جاتا ہے نیز اس میں یہ بھی بتایا گیا کہ حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق سے افضل ہیں حضرت علامہ بدر الدین عینی (۸۵۵ھ) اس پر لکھتے ہیں

فیہ اشارۃ الی ان الخلافۃ بعدہ ﷺ لابی بکر رضی اللہ عنہ وتقدیمہ علی عمر وغیرہ یدل علی انہ افضل منہ (عمدۃ القاری ج ۱۶ ص ۱۹۱)

آپ ایک اور جگہ لکھتے ہیں

فیہ اشارۃ الی ان عمر ولی الخلافۃ بعہد من ابی بکر بخلاف ابی بکر فان خلافتہ لم تکن بعہد صریح من النبی ﷺ ولکن وقعت عدت اشارات الی ذلک فیہا مایقرب من الصریح قولہ فاستحالت ای تحولت فی ید عمر رضی اللہ عنہ (عمدۃ القاری ج ۲۴ ص ۱۵۶)

آپ سے پہلے شارح صحیح مسلم امام نووی (۶۷۶ھ) یہ لکھ آئے ہیں

قال العلماء ھذہ اشارۃ الی خلافۃ ابی بکر وعمر وکثرۃ الفتوح وظہور الاسلام فی زمن عمر (تہذیب الاسماء واللغات ج ۲ ص ۸)

امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی قدس سرہ اس پر لکھتے ہیں

اس حدیث میں صریح اشارہ شیخین کے خلافت کی طرف ہے اور حضرت عمر کی خلافت کی قوت اور کثرت فتوحات کا بھی بیان ہے اور بمقابلہ ان کے حضرت صدیق کی خلافت میں کچھ ضعف اضافی بھی بتایا گیا ہے تو واقعی یہی بات ہے کہ ان کے عہد میں یہ شوکت و قوت اور یہ کثرت فتوحات نہیں ہے گو اس کی وجہ

Scanned with CamScanner

یہ ہے کہ ان کو (خلافت کی) مدت کم ملی دو برس کئی ماہ صرف ان کی خلافت رہی (تفسیر آیت استخلاف ص ۱۷)

حضور ﷺ نے یہ خواب دیکھا تھا اور پیغمبر کا خواب وحی ہوتا ہے اس میں غلطی یا وہم کا شائبہ تک نہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ انہوں نے ایک یا دو ڈول اس میں آپ کے دو سال مدت خلافت کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت ابوبکر کی مدت خلافت کم اور حضرت عمر کی زیادہ ہو گی اور ایسا ہی واقع بھی ہوا تھا حضرت عمرؓ کے بارے میں آپ کا ارشاد دیکھئے

﴿ فلم ار عبقریا من الناس ینزع نزع ابن الخطاب حتی ضرب الناس بعطن ﴾

اس میں آپ کو ایک عبقری شخصیت بتایا اور اس میں آپ کے دور خلافت کے طویل ہونے اور لوگوں کے اس سے بھرپور نفع پانے کی خبر دی گئی آپ کا دور خلافت دس سال سے زائد رہا اور دور دور تک کے لوگ اسلام کی برکات سے مالا مال ہوئے اور آپ نے ایک ایسا معاشرہ برپا کیا جس سے سب نے اطمینان و سکون اور عدل و انصاف پایا تھا

(۸)...... حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ نے آسمانی ڈول مضبوطی سے پکڑا

حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میں نے آج رات خواب میں ایک سائبان دیکھا جس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے لوگ ہاتھ نیچے کئے ہوئے ہیں کوئی زیادہ لے رہا ہے کوئی کم لے رہا ہے میں نے دیکھا کہ ایک رسہ زمین سے آسمان تک ہے آپ اس کے ذریعہ آسمان پر چڑھ گئے پھر دوسرے مرد نے اسے پکڑا وہ بھی چڑھ گیا پھر ایک اور مرد نے اسے پکڑا وہ بھی چڑھ گیا پھر دوسروں نے اسے پکڑا

Scanned with CamScanner

مگر وہ ٹوٹ گیا (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۴۳)

حضرت سمرہ بن جندب کی روایت میں ایک آسمانی ڈول کا ذکر ہے اس نے کہا کہ ایک ڈول آسمان سے لٹکایا گیا ابو بکر آیا اور اس کے کنڈے کو پکڑا اور آہستہ سے پانی پیا پھر عمر آیا اس نے کنڈے کو پکڑا اور خوب سیر ہو کر پانی پیا پھر عثمان آیا اور خوب سیر ہو کر پیا پھر علی آیا اور اس کے کنڈے پکڑے پھر ڈول ہل گیا اس اس کے کچھ چھینٹے اس پر گرے (سنن ابو داؤد ج ۲ ص ۲۸۹)

اس میں بھی خلفائے راشدین کی خلافت اور اس کی ترتیب کے ساتھ ساتھ حضرت ابو بکر کے دور خلافت کے کم ہونے اور حضرت عمر فاروق کے دور خلافت کے مضبوط اور زیادہ نافع ہونے کی بھی خبر دی گئی ہے

(۹)...... حضرت ابو بکرؓ کے بعد حضور ﷺ کے نزدیک سب سے محبوب شخصیت

حضرت عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے ایک مرتبہ پوچھا کہ آپ کو مردوں میں سب سے زیادہ کس سے محبت ہے ؟ آپ نے فرمایا ابو بکرؓ سے۔ پوچھا پھر کس سے ؟ ارشاد فرمایا کہ عمرؓ سے۔ پھر آپ نے اس کے بعد اور بھی نام لئے۔

ای الناس احب الیك قال عائشه فقلت من الرجال قال ابوها قلت ثم من قال ثم عمر بن الخطاب فعد رجالا (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۱۶)

شارح مسلم حضرت امام نووی (۶۷۶ھ) اس پر لکھتے ہیں

هذا التصریح بعظیم فضائل ابی بكر وعمر وعائشة رضی الله عنهم وفيه دلالة بينة لاهل السنة فی تفضيل ابی بكر ثم عمر علی جميع

Scanned with CamScanner

الصحابہ (بخاری کتاب المناقب ج ۵ ص ۱۶۲)

یعنی اس میں حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہونے فضائل کی طرح تو ہے ہی ساتھ ہی اہل سنت والجماعت کے اس عقیدے کی عقلی دلیل موجود ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق تمام صحابہ میں سب سے افضل ہیں ان کے بعد عمر فاروق ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ ہم لوگ زمانہ نبوی میں یہ بات عام طور پر کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ لوگوں میں سب سے بہتر حضرت ابوبکر ہیں پھر حضرت عمر ہیں

كنا نتحدث في زمن رسول الله ﷺ ان رسول الله ﷺ قال خير الناس ابوبكر ثم عمر (مسند الامام الطحاوی ج ۵ ص ۲۱۱)

خود سیدنا حضرت علی مرتضیٰ نے بھی یہ بات بر سر منبر فرمائی ہے عبد خیر ہمدانی کہتے ہیں

سمعت عليا يقول على المنبر الا اخبركم بخير هذه الامة بعد نبيها ﷺ قال فذكر ابابكر ثم عمر ......الحديث (الفتح الربانی ج ۲۲ ص ۱۸۰)

ایک مرتبہ حضرت علی نے خطبہ دیتے ہوئے پوچھا کہ حضور ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے بہتر کون ہے ؟وہب سوائی کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ ہیں آپ نے فرمایا نہیں۔بلکہ ابوبکر ہیں پھر ان کے بعد عمر ہیں۔

من خير هذه الامة بعد نبيها فقلت انت يا امير المؤمنين قال لا خير هذه بعد نبيها ابوبكر ثم عمر رضي الله عنهما (الفتح الربانی ج ۲۲ ص ۱۸۱)

بلکہ آپ نے فرمایا کہ یہ تو عطائے الٰہی ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے اس کو بہتر بنا دیتا ہے

﴿ قال يجعل الله تعالى الخير حيث احب ﴾ (ایضاً ص ۱۸۲)

حضرت علی مرتضیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں اس بات میں کوئی شک وشبہ نہ تھا کہ حضور ﷺ کے

Scanned with CamScanner

بعد حضرت ابوبکر سب سے افضل ہیں اور ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب ہیں جناب ہمدانی نے جب آپ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے کہا

الذی لانشك فيه والحمد لله ابوبكر بن ابی قحافة قلت ثم من يا ابالحسن قال الذی لانشك فيه والحمدلله عمر بن الخطاب (کنزالعمال ج ١٣ ص ٢٢)

آپ کے صاحبزادے امام محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ

میں نے حضرت علی مرتضٰی سے پوچھا کہ سب لوگوں میں حضور ﷺ کے نزدیک کون بہتر ہے آپ فرمایا کہ ابوبکر۔ میں نے پوچھا کہ پھر کون۔ فرمایا کہ عمر۔ میں ڈرا کہ اب اگر میں پوچھوں گا تو وہ عثمان کا نام لیں گے اس لئے خود ہی کہہ دیا کہ ان کے بعد پھر آپ ہیں۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ میں تو مسلمانوں کا ایک فرد ہوں ﴿ ما أنا الا رجل من المسلمين ﴾ (صحیح بخاری ج ا ص ٥١٨)

حضرت علی مرتضٰی کے اس بیان سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی نظر میں حضرت ابوبکر سب سے زیادہ حضور ﷺ کے منظور نظر تھے ان کے بعد آپ پھر حضرت عمر کو چاہتے تھے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ آپ حضرت عثمان اور حضرت علی کو نہ چاہتے تھے۔ نہیں۔ ہر گز نہیں۔ حضور ﷺ سب کو چاہتے تھے اور آپ نے ان سب سے اپنی خوشی اور محبت کی خبر دی ہے اور ان کی عزت و عقیدت اور ادب واحترام کرنے کی ہدایت فرمائی ہے تاہم ان میں اولیت کا شرف حضرت ابوبکر کا ہی نصیب رہا اور وہی یہ نعمت عظمٰی پائے ہوئے تھے ان کے بعد یہ دولت حضرت عمرؓ کے حصہ میں آئی۔

حضرت علی مرتضٰی نے یہ بات اپنے بیٹے سے کہی ہے اب آپ ہی بتائیں کہ کیا اس میں ذرا

Scanned with CamScanner

بھی شک کیا جاسکتا ہے کہ آپ یہ بات دل سے نہیں کہہ رہے تھے یہ صرف زبانی شرح تھا آپ اپنے بیٹے سے بھی خوف محسوس کرتے تھے کہ کہیں یہ جاکر لوگوں کو نہ بتادے اس لئے آپ نے ان کے سامنے بھی یہ بات تقیہ کے طور پر کہی تھی؟ نہیں ہر گز نہیں......

یہ حضور علیہ السلام کے ارشادات واشارات ہیں جس کی وجہ سے صحابہ کرام کے ہاں یہ بات عام تھی کہ حضور علیہ السلام کے بعد سب سے افضل و محترم شخصیت سوائے صدیق اور ان کے بعد حضرت عمر کے اور کوئی نہیں ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ

کنا نقول فی زمن النبی ﷺ لانعدل بابی بکر أحدا ثم عمر ثم عثمان . الحدیث (سنن ابو داؤد ج۲ ص۲۳۶)

ہم حضور علیہ السلام کے زمانہ میں ہی یہ کہتے تھے کہ ہم حضرت ابو بکر کے برابر کسی کو نہ سمجھتے تھے اور ان کے بعد اگر کسی کا درجہ تھا تو وہ عمرؓ تھے

آپ فرماتے ہیں

کنا نقول ورسول الله ﷺ حی افضل امة النبی ﷺ بعده أبوبكر ثم عمر ثم عثمان (ایضا)

طبرانی کی روایت میں ہے کہ یہ بات حضور علیہ السلام کے کانوں میں بھی پڑتی تھی مگر کبھی آپ نے ہم لوگوں کو ایسا کہنے سے نہیں ٹوکا تھا

یسمع ذلك رسول الله فلا ینكره (عمدۃ القاری ج۱۶ ص۱۷۷)

یعنی یہ بات حضور علیہ السلام کے زمانہ میں بھی عام تھی ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام اس سے واقف ہی ہوں گے آپ کا اس پر نہ ٹوکنا بتاتا ہے کہ اس میں خود حضور علیہ السلام کی رضا بھی شامل تھی ۔ یہ بات صرف حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہی نہیں کہتے حضرت ابو ہریرہؓ بھی اس حقیقت کو

Scanned with CamScanner

بیان کرتے ہیں

كنا معشر أصحاب رسول الله ﷺ ونحن متوافرون نقول أفضل هذه الامة بعد نبيها أبوبكر ثم عمر ثم عثمان (صواعق محرقہ ص ۶۸)

سو اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام صحابہ کرام کے سچے خادم اور غلام تھے اور حضور ﷺ بھی اپنے تمام صحابہ سے پیار کرتے تھے آپ ﷺ نے ان سب کو آسمان ہدایت کے تارے قرار دیا ہے اور ان کے بارے میں لب کشائی کرنے سے روکا ہے تاہم حضرت آپ کی نگاہ میں جو مقام حضرت ابو بکر صدیق کا تھا وہ کسی اور کو حاصل نہ تھا حضرت صدیق اکبر کے بعد حضرت فاروق اعظم آپ کے محبوب اور مراد تھے

(۱۰) مسجد قباء کی تعمیر میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے بعد حضرت عمرؓ کا پتھر رکھنا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب مسجد قباء کی تعمیر شروع ہوئی تو سب سے پہلا پتھر خود رسول اللہ ﷺ نے اٹھایا اور اس کی بنیاد میں رکھا

ثم قال ليضع أبوبكر حجرا إلى جنب حجرى ثم قال ليضع عمر حجرا إلى جنب حجر أبى بكر ثم قال ليضع عثمان حجرا إلى جنب حجر عثمان ثم قال هؤلاء الخلفاء من بعدى (ازالۃ الخفاء ج ۱ ص ۱۱۱)

فقلت يارسول الله الا ترى هؤلاء كيف يسعدونك فقال عائشة هؤلاء الخلفاء من بعدى (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۹۶ قال هذا حديث صحيح) ألاترى هؤلاء يتبعونك ؟ فقال أمراء الخلافة بعدى (مسند الامام الطحاوی ج ۱۰ ص ۲۹۵)

Scanned with CamScanner

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکر میرے رکھے ہوئے پتھر کے ساتھ اپنا پتھر رکھے (حضرت ابو بکر صدیق نے وہ پتھر رکھا) پھر فرمایا حضرت عمر حضرت ابو بکر کے رکھے پتھر کے ساتھ اپنا پتھر رکھے (چنانچہ آپ نے بھی وہ پتھر رکھا) پھر فرمایا کہ عثمان حضرت عمر کے رکھے پتھر کے ساتھ اپنا پتھر رکھے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں آپ سے کہا کہ حضور یہ لوگ کس طرح آپ کی موافقت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ میرے بعد خلیفہ ہوں گے

اس واقعہ میں حضور ﷺ نے جس ترتیب کے ساتھ مسجد کی تعمیر میں پتھر رکھوائے ان کی خلافت بھی اسی ترتیب کے ساتھ منعقد ہوئی کہ حضرت عمر حضرت ابو بکر کے بعد مسند خلافت پر آئے اور یہ خلافت بر حق خلافت تھی۔

حضور ﷺ کے ہاتھوں مسجد قباء کی تعمیر میں پہلا پتھر رکھا گیا پھر آپ کے خلفائے ثلاثہ کے ہاتھوں ساتھ ساتھ پتھر رکھوائے گئے اگر خدانخواستہ یہ حضرات اپنے ایمان وایقان میں مخلص نہ ہوتے اور اس دین حنیف سے صدق دل کے ساتھ وابستہ نہ ہوتے تو کیا اللہ تعالی مدینہ منورہ کی سب سے پہلی مسجد کی تعمیر اور اس کی بنیادوں میں ان کا حصہ رکھتے ؟ اور حضور اکرم ﷺ اس کار خیر میں کبھی ان کو شریک کرتے ؟ اور آپ کبھی فرماتے کہ اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے والے کو عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اب قیامت تک جو لوگ اس مسجد میں نماز پڑھنے کا شرف پائیں گے اس کا ثواب ان حضرات کے نامہ اعمال میں بھی جائے گا ہاں وہ بد نصیب جو ابھی تک ان بزرگوں کے ایمان میں شک میں ہیں وہ سوچیں کہ یہ صرف مسجد قباء کا معاملہ نہیں آپ نے اپنے ان دونوں وزیروں کو تو ہمیشہ اپنے ساتھ ساتھ رکھا ہے اور کبھی ان کو اپنے سے الگ نہیں فرمایا ہمیشہ قرب کی سعادت عطا کی ہے

Scanned with CamScanner

(۱۱)......ایک آسمانی ترازو سے حضرت عمر کی خلافت کا اشارہ

حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ ایک روز حضور علیہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے رات خواب میں دیکھا کہ مجھے مقالید (کنجیاں) اور موازین (ترازو) دیئے گئے ہیں چنانچہ ترازو کے ایک طرف مجھے رکھا گیا اور دوسری جانب میری ساری امت رکھی گئی اور وزن کیا گیا تو میرا ہی پلہ بھاری رہا اس کے بعد ابو بکر لائے گئے انہیں ترازو کے ایک طرف رکھا گیا اور دوسری طرف باقی ساری امت رکھی گئی تو ابو بکر کا پلڑا بھاری رہا پھر عمر کو ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسری جانب پوری امت رکھی گئی تو عمر کا پلڑا بھاری رہا...... اس کے بعد وہ ترازو آسمان پر اٹھالی گئی (مسند الامام الطحاوی ج ۷ ص ۳۸۹ سنن ابو داؤد ج ۲ ص ۲۹۰ ازالۃ الخفاء ج ا ص ۱۰۸)

جس طرح حضور علیہ ﷺ تمام امت سے افضل و اعلیٰ ہیں حضرت ابو بکر باقی تمام امت پر بھاری ہیں ان کے بعد اس امت میں اگر کسی کو فضیلت حاصل ہے تو وہ حضرت عمر بن خطاب ہیں اس میں آپ نے بتا دیا کہ حضرت ابو بکر تو میرے جانشین ہوں گے کیونکہ ان کا مقام پوری امت پر بھاری ہے ان کے بعد اگر کوئی اس مقام کا حامل ہے تو وہ عمر بن خطاب ہیں اسلئے وہی خلیفہ ہونے کے لائق ہیں

(۱۲) حضور علیہ ﷺ کا حضرت ابو بکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ کو خطبہ دینے کا حکم دینا

حضرت ابو الدرداءؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور علیہ ﷺ نے ہمیں ایک مختصر خطبہ ارشاد فرمایا جب آپ خطبہ سے فارغ ہو گئے تو ارشاد فرمایا ابو بکر کھڑے ہو اور خطبہ دو چنانچہ حضرت ابو بکر نے حکم نبوی کی تعمیل میں حضور علیہ ﷺ سے مختصر خطبہ ارشاد فرمایا جب آپ

Scanned with CamScanner

خطبہ دے چکے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عمر آپ اٹھیں اور خطبہ دیں چنانچہ حضرت عمرؓ نے آپ کے سامنے ایک نہایت ہی مختصر خطبہ ارشاد فرمایا

یا عمر قم فاخطب فقام عمر رضی الله فخطب فقصر دون النبی ﷺ ودون ابی بکر (مستدرک حاکم ج۳ ص ۹۳)

اس سے بھی واضح ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو بکر کے بعد حضرت عمرؓ کی خلافت چاہی ہے اگر آپ کے ذہن میں اپنے بعد کسی دوسرے کا نام ہوتا یا حضرت ابو بکرؓ کے بعد آپ کسی اور کی خلافت چاہتے تو آپ ضرور ان کا نام لیتے اور ان کو اپنے بعد خطبہ دینے کا حکم فرماتے خطبہ دینے کی یہ ترتیب بتاتی ہے کہ آپ نے حضرت ابو بکر کے بعد حضرت عمرؓ فاروق کی ہی خلافت چاہی ہے۔

(۱۳) حضور ﷺ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے ہاتھوں میں کنکریوں کا تسبیح پڑھنا

حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ ایک روز حضور ﷺ اکیلے تشریف فرما تھے میں آپ کے پاس آکر بیٹھ گیا پھر حضرت ابو بکرؓ آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے پھر حضرت عمرؓ آئے سلام کیا اور بیٹھ گئے پھر حضرت عثمان آئے وہ بھی سلام کر کے بیٹھ گئے حضور ﷺ کے سامنے کچھ کنکریاں پڑی ہوئیں تھیں آپ نے وہ کنکریاں اپنی ہتھیلی پر رکھی تو وہ کنکریاں تسبیح پڑھنے لگیں یہاں تک کہ میں نے ان سے شہد کی مکھی کی آواز جیسی آواز سنی پھر حضور ﷺ نے وہ کنکریاں زمین پر رکھیں تو وہ خاموش ہو گئیں پھر آپ نے حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھوں میں وہ کنکریاں رکھیں تو کنکریوں نے اسی طرح تسبیح پڑھی جب ابو بکرؓ نے ان کو زمین پر رکھا تو وہ خاموش ہو گئیں پھر آپ ﷺ نے وہ کنکریاں حضرت عمرؓ کے ہاتھوں میں رکھی تو وہ تسبیح پڑھنے

لگیں حضرت عمرؓ نے جب انہیں زمین پر رکھا تو وہ خاموش ہو گئیں پھر حضور ﷺ نے ان کو اٹھا کر حضرت عثمان کے ہاتھ میں رکھ دیں تو ان کنکریوں نے تسبیح پڑھنا شروع کر دیا جب حضرت عثمان نے ان کو زمین پر رکھا تو وہ خاموش ہو گئیں حضور ﷺ نے بعد ازاں ارشاد فرمایا

هذه خلافة نبوة یہ خلافت نبوت (کی نشانی) ہے

(دلائل النبوة ج٦ص٦٥)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ

ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ وہاں بیٹھے ہوئے دوسرے لوگوں نے جب ان کنکریوں کو اپنے ہاتھ میں لیا تو ان میں سے کسی کنکری سے بھی تسبیح پڑھنے کی آواز نہ آئی (ازالۃ الخفاء ج ا ص ۱۱۳)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ جس دین کے داعی ہیں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کا دین بھی وہی ہے اور یہ حضرات اسی دین کے داعی ہیں جو حضور اکرم ﷺ لے کر آئے ہیں

حضور ﷺ کے ہاتھوں میں کنکریوں کا تسبیح پڑھنا حضور ﷺ کا معجزہ ہے اور ان تینوں بزرگوں کے لئے یہ ان کی کرامت و بزرگی کی دلیل ہے اگر ان تینوں بزرگوں میں سے کسی کے ایمان میں ذرا سا بھی شک ہوتا اور یہ لوگ اس دین کی داعی نہ ہوتے یا وہ اس دین کے ساتھ مخلص نہ ہوتے تو آپ ہی سوچیں کہ حضور ﷺ کے سامنے کیا ان کی یہ کرامت ظاہر ہو پاتی پھر اس میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حضور ﷺ نے جس ترتیب کے ساتھ یہ کنکریاں ان کے ہاتھوں میں رکھیں اس سے ان کی خلافت کی ترتیب بھی واضح ہو جاتی ہے

Scanned with CamScanner

پھر دنیا نے دیکھا کہ اسی ترتیب کے مطابق پہلے حضرت ابو بکر پھر عمر پھر عثمان مسند آرائے خلافت ہوئے تھے

(۱۴)...... حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ حضور ﷺ کے وزیر تھے

حضور ﷺ چھوٹے بڑے کام کے سلسلے میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے برابر مشورہ لیتے رہے جس طرح کوئی بادشاہ اور حاکم چھوٹے بڑے امور کے لئے اپنے وزیروں سے مشورے کرتا ہے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ آپ کے وزیر تھے اور اس کی خبر خود حضور ﷺ نے دی ہے حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

مامن نبی الا وله وزیران من اهل السماء ووزیران من اهل الارض فاما وزیرای من اهل السماء فجبرئیل ومیکائیل واما وزیرای من اهل الارض فابوبکر وعمر (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۰۸)

ہر نبی کے دو آسمانی وزیر اور دو زمینی وزیر ہوتے ہیں میرے آسمانی وزیر حضرت جبرئیل حضرت میکائیل ہیں اور زمین پر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر ہیں

جہاں تک دوسرے صحابہ کرام کا تعلق ہے وہ سب بھی آپ کے ممد و معاون اور مرید و خادم اور اسلام کے سچے خیر خواہ تھے تاہم آپ نے ان دونوں کو سب سے زیادہ اہمیت کے ساتھ ہمیشہ سب سے آگے رکھا تھا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان دونوں کو اللہ کے کہنے پر آگے رکھا ہے حضرت انس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا

ماقدمت ابابکر وعمر ولکن الله قدمهما (جامع صغیر ص ۴۸۶ کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶۴)

میں نے ابو بکر اور عمر کو آگے نہیں رکھا بلکہ اللہ تعالی نے ان کو آگے رکھا ہے

Scanned with CamScanner

علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی (۹۷۵ھ) نے حضرت انس سے اس سے آگے یہ ارشاد بھی نقل کیا ہے

ومن بهما علی فاطيعوها واقتدوا بذكرهما ومن أرادهما بسوء فانما يريد نبی والاسلام (کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۷۲)

اللہ نے ان دونوں کے ساتھ مجھ پر احسان کیا ہے پس تم ان دونوں کی بات مانو اور ان کی اقتداء کرو اور جس نے بھی ان دونوں کی طرف بری نگاہ ڈالی اس کی اصل غرض مجھے اور اسلام کو نقصان پہنچانا ہے۔

جامع صغیر کے شارح حضرت علامہ عبدالرؤف مناوی اس پر لکھتے ہیں

ای ماأشرت بتقديهما للخلافة أوما اخبركم بانهما افضل من غيرهما أو ماقدمتهما علی غيرهما فی المشورة أو فی صدور المحافل أو نحو ذلك ولكن الله قدمهما (فیض القدیر ج ۵ ص ۵۸۸ سراج المنیر ج ۴ ص ۲۰۶)

یعنی صرف میں نے ان دونوں کی خلافت کا اشارہ نہیں دیا یا میں نے صرف یہ نہیں بتلایا کہ یہ دونوں سب سے افضل ہیں یا میں نے ان دونوں کو مشورہ لینے اسی طرح دوسری مجالس ومحافل وغیرہ میں سب پر مقدم نہیں کیا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا اور اسی کے حکم سے میں نے ان دونوں کو ہر معاملے میں سب سے آگے رکھا ہے شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو اپنے قریبی رشتہ داروں پر اس لئے مقدم کیا کہ یہ اللہ کا حکم تھا اور اللہ کے رسول اللہ کے بتانے پر ہی قدم اٹھاتے ہیں حضور ﷺ ان بادشاہوں کی طرح ہرگز نہ تھے جو اپنی نفسانی خواہش کے پیش

Scanned with CamScanner

نظر اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو آگے رکھتے ہیں یہی حال حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کا بھی تھا کہ وہ بھی نفسانی خواہش کے پیچھے نہ چلتے تھے حتی کہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جس کسی نے اپنے عزیزوں اور دوستوں کو مسلمانوں پر اس طرح امیر بنایا کہ مسلمانوں میں ان سے زیادہ باصلاحیت لوگ موجود ہوں تو اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے ساتھ خیانت کی ہے۔

قدم النبی ﷺ أبابكر وعمر على أقاربه لانه رسول الله يامر بأمر الله ليس من الملوك الذين يقدمون باهوائهم لاقاربهم ومواليهم وأصدقائهم وكذلك كان ابوبكر وعمر حتى قال عمر من أمّر رجلا لقرابة أو صداقه بينهما وهو يجد في المسلمين خيرا منه فقد خان الله ورسوله وخان المؤمنين (منہاج السنۃ ج ٦ ص ١٩٦)

شیخ الاسلام ایک اور مقام پر لکھتے ہیں حضور ﷺ اہل فقہ اور اہل الرائے سے مشورہ لیتے تھے اور مجلس میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو آگے آگے رکھتے تھے اور یہ دونوں تمام صحابہ کرام کی بہ نسبت حضور ﷺ کے بہت قریب رہتے اور آپ کو مشورہ دیتے تھے حضور ﷺ نے ان دونوں کے بارے میں فرمایا کہ جب تم دونوں کسی بات پر اتفاق کرلو تو پھر میں تمہاری مخالفت نہیں کروں گا

وكان النبی ﷺ في مشاورته لاهل الفقه والرأى يقدم في الشورى أبابكر وعمر فهما اللذان يتكلمان في العلم ويتقدمان بحضرته على سائر الصحابة مثل مشاورته في اسارى بدر وغير ذلك وقد روى في الحديث انه قال اذا اتفقتما على أمر لم أخالفكما (منہاج السنۃ ج ٧ ص ٥٠٣)

اس میں حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ کو امت کے سامنے جس طرح پیش فرمایا اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس امت میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ کا مقام ہے اور آپ امت کی رہبری کا فریضہ انجام دیں گے

(۱۵)...... حضرت عمرؓ حضور ﷺ کے خوابوں کی تعبیر بن کر نکلے

جنگ خندق کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام کو مختلف کاموں پر لگایا تھا ان میں جو صحابہ کھدائی کے کام میں تھے انہیں ایک سخت چٹان سے واسطہ پڑ گیا جو کسی طرح ٹوٹتی نہ تھی حضور ﷺ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ تشریف لائے اور ان سے کدال لے کر تین مرتبہ اس چٹان پر ضرب لگائی جس سے وہ چٹان ریزہ ریزہ ہو گئی (صحیح بخاری)

شیعہ عالم ملا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ

حضور ﷺ کی ہر ضرب پر اس میں سے روشنی نکلتی تھی جس سے جہاں روشن ہو جاتا تھا حضور اور صحابہ نے نعرہ تکبیر بھی بلند کیا آپ نے فرمایا کہ میں نے پہلی روشنی میں یمن کے محلات دیکھے کہ خدا نے وہ ملک مجھے دیا دوسرے میں شام کے محلات نظر آئے تیسرے میں مدائن کے محلات دیکھے اور خدا نے عجم کے بادشاہوں کی سلطنتیں مجھے دے دی

پس خدا فرمود لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون

(حیات القلوب ج ۲ ص ۲۰۳۔ فروع کافی ج ۱ ص ۱۰۲)

حضرت مولانا کرم الدین صاحب دبیر مرحوم اس پر لکھتے ہیں

پس ہم شیعہ حضرات سے دریافت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی یہ پیشگوئی کب اور کس کی عہد میں پوری ہوئی یہ بات مسلم ہے کہ روم یمن

Scanned with CamScanner

مدائن حضرت عمر کے عہد میں فتح ہوئے قیصر و کسریٰ کے تخت آپ ہی نے الٹ دیئے اور ایوان کسریٰ میں جہاں تخت نوشیراں بچھا تھا وہاں مسلمانوں نے اذان دے کر نماز جمعہ ادا کی پھر اگر معاذ اللہ حسب زعم شیعہ حضرت عمرؓ ایسے اور ویسے تھے تو حضور علیہ نے ان کے فتوحات کی خوشی کیوں کی اور ان کو دین حق کا اعوان و انصار کیوں بنایا اور ان کی فتوحات کو اپنی طرف منسوب کیوں کیا اس سے روز روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ حضرت عمر کو حضور علیہ اپنا جائز جانشین تصور فرماتے تھے تب ہی توان کی فتح کو اپنی فتح فرمایا اور دین متین کے سچے مددگار انصار کا لقب عطا فرمایا (آفتاب ہدایت ص ۱۲۱)

(۱۶)..... حضرت سراقہ بن مالکؓ کو کنگن کس نے پہنائے؟

حضور علیہ نے جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کی اور اس کا علم کفار کو ہوا تو انہوں نے اعلان کیا کہ اب جو شخص محمد علیہ یا ابوبکرؓ کو زندہ یا مردہ لائے گا ہم اسے ایک بڑا انعام دیں گے سراقہ بن مالک کہتے ہیں کہ میں اس مجلس میں موجود تھا کسی نے مجھے اس بات کی خبر دی کہ میں نے کچھ آدمی اس طرف جاتے دیکھے ہیں چنانچہ میں کسی کو بتائے بغیر اس جانب روانہ ہو گیا تاکہ اس انعام کا میں اکیلا ہی حقدار بن سکوں مجھ سے پہلے کوئی اور انہیں گرفتار نہ کرے میں (سراقہ) نہایت تیز سواری لے کر حضور علیہ کے تعاقب میں نکل پڑا جب میں آپ کے بالکل قریب آیا تو حضور علیہ نے دعا کی کہ اے اللہ تو اس کو گرا دے چنانچہ سراقہ کا گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا سراقہ کو پتہ چل گیا کہ یہ اللہ کی پکڑ ہے اسلئے فوراً کہا کہ آپ میرے لئے اللہ سے دعا کریں کہ میں نکل آؤں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ

آپ کی طرف ہر آنے والے شخص کا رخ موڑ دوں گا کسی کو آپ کا تعاقب نہیں کرنے دونگا حضور ﷺ نے دعا فرمائی اور سراقہ بن مالک کو اس عذاب سے نجات ملی (دیکھئے طبقات ج ۴ ص ۲۷۱)

جب سراقہ بن مالک جانے لگے تو آپ نے سراقہ سے کہا کہ اے سراقہ اس وقت تیرا کیا حال ہو گا جس وقت تو شاہ عجم کے کنگن اپنے ہاتھ میں پہنے گا سراقہ کو اس پر بہت تعجب ہوا کہ اس وقت تو یہ دونوں خود ایک پریشان کن کیفیت سے گزر رہے ہیں اور مجھے کہہ رہے ہیں کہ شاہ عجم کے کنگن تمہارے ہاتھ ہوں گے اس نے یہ بات سنی اور چل دیا

حضور ﷺ نے سراقہ بن مالک کو جس بات کی خوشخبری دی تھی اور جس یقین کے ساتھ آپ نے سراقہ کے ہاتھوں میں شاہ عجم کے کنگن پہننے کی پیشگوئی فرمائی دیکھنا یہ ہے کہ کس نے حضور ﷺ کے اس ارشاد کو عملی صورت دی؟ وہ کون تھے جنہوں نے حضور ﷺ کے اس خواب کی تعبیر دکھائی؟ ......وہ حضرت عمر فاروق تھے جنہوں نے اپنے دور خلافت میں حضور ﷺ کی اس پیشگوئی کو پورا کر دکھایا

حضرت عمر فاروق کے دور خلافت میں عجم فتح ہوا تو کسری کے تاج اور اس کے کنگن اور دیگر زیورات مسجد نبوی میں آپ کے سامنے لائے گئے آپ نے فرمایا کہ جاؤ سراقہ کو ڈھونڈ لاؤ جب وہ آگئے تو آپ نے کہا کہ اپنا ہاتھ آگے کریں اور یہ کنگن پہنیں اور کہیں

الله أكبر ألحمد لله الذى سلبهما كسرى بن هرمز الذى كان يقول رب الناس وألبسهما سراقة الاعرابى (اسد الغابہ ج ۲ ص ۴۱۴)

الحمد لله الذى سلب كسرى وقومه حليهم وكسوتهم وألبسها سراقة بن مالك (طبقات ج ۵ ص ٦٦)

Scanned with CamScanner

اللہ اکبر...... اللہ کا شکر کہ جس نے کسریٰ بن ہرمز سے جو کہتا پھرتا تھا کہ وہ لوگوں کا رب ہے کنگن چھینے اور ایک دیہاتی سراقہ کو پہنا دئے

شیعہ عالم ملا باقر مجلسی نے بھی تسلیم کیا ہے کہ سراقہ کے ہاتھوں میں وہ کنگن حضرت عمر نے پہنائے تھے وہ لکھتا ہے

ابن شهر آشوب روایت کرده اند که روزے آنحضرت نظر کرد بسوئے ذراعهائے سراقه بن مالك که باریك وپرموبود پس فرمود چه گونه خواهد بود حال توکه دست رنجهائے بادشاه عجم را دردست خود کرده باشی پس چون درزمان عمر فتح مدائن کردند عمر او را طلبید ودست رنجهائے بادشاه عجم را دردست او کرد (حیات القلوب ج ۲ ص ۲۴۸)

ابن شہر آشوب وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ ایک روز آنحضرت ﷺ نے سراقہ بن مالک کے بازوؤں کو دیکھا جو بہت پتلے اور بالوں سے بھرے ہوئے تھے تو فرمایا کہ سراقہ تمہارا اس دن کیا حال ہوگا جب عجم کے بادشاہ کے کنگن تمہارے ہاتھوں میں ہوں گے پھر جب حضرت عمر کے زمانہ میں مدائن فتح ہوا تو انہوں نے سراقہ کو طلب کیا اور شاہ عجم کے کنگن اس کے ہاتھ میں پہنائے

ملا باقر مجلسی نے حیات القلوب ج ۲ ص ۷۷۴ اور ابن شہر آشوب نے مناقب ج ۱ ص ۱۰۹ پر بھی یہ واقعہ نقل کیا ہے

فلما فتحت فارس دعاه عمر والبسه سواری کسری ......(ایضا)

(۱۷)...... جزیرۃ العرب سے یہودیوں کا اخراج کس نے کیا

حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب میں نہ رہنے دیا جائے کہ پھر یہ لوگ

Scanned with CamScanner

مسلمانوں کے خلاف کوئی سازش نہ کریں اور اللہ کا یہ دین جس کے لئے مسلمانوں نے بڑی قربانیاں دیں ہیں کسی سازش کا شکار نہ ہو جائے حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے

لاخرجن اليهود والنصارى من جزيرة العرب حتى لا أزر فيها إلا مسلما (مسند احمد ج ۱ ص ۵۰ صحیح مسلم ج ۲ ص ۹۴ جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۹۴)

میں یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے ضرور نکال باہر کروں گا اس میں صرف مسلمان ہی رہیں گے

آپ نے اپنی زندگی میں مدینہ منورہ سے سب یہود کو نکال باہر کیا تھا

وأجلى رسول الله ﷺ يهود المدينة كلهم (صحیح مسلم ج ۲ ص ۹۴)

اور پھر آپ ﷺ نے زندگی کے بالکل آخری مرحلے پر فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا تو میں انہیں نکال باہر کروں گا حضرت عمر فاروقؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

لئن عشت لأخرجن اليهود والنصارى من جزيرة العرب حتى لا أترك فيها إلا مسلما (مسند احمد ج ۱ ص ۵۴)

آپ کا مقصد یہ تھا کہ اسلام کا مرکز ارضی دو دین اور عبادت کے دو مراکز سے محفوظ رہے اور یہ اسی صورت میں ممکن تھا کہ یہود و نصاریٰ کو بطور ایک قوم اور گروہ کے نہ رہنے دیا جائے۔ حضرت ابو بکر صدیق کے دور میں چونکہ مختلف فتنوں نے سر اٹھایا تھا اور آپ ان کی سرکوبی میں لگے ہوئے تھے اس لئے آپ کو اس بات کا موقع نہ مل سکا کہ وہ حضور ﷺ کی اس خواہش کو پورا کر سکیں حضرت عمر فاروق کو بھی ابتدائے خلافت میں انہی مہمات سے واسطہ پڑا اور آپ انہی امور میں زیادہ مشغول رہے جب ادھر سے تھوڑی سی فراغت ہوئی

Scanned with CamScanner

تو آپ نے یہود ونصاری کی جانب توجہ کی اور پھر آپ نے حضور ﷺ کی اس خواہش کے پیش نظر انہیں جزیرہ عرب سے نکالنے میں کسی قسم کا پس وپیش نہیں کیا آپ کے دور میں ان کی شرارتیں اور بھی زیادہ ہو گئیں تھیں اور وہ اب مسلمانوں پر حملہ کرنے سے بھی نہیں چوکتے تھے خود حضرت عمر فاروق نے عام مجمع میں ان کی شراتوں کو بھی بے نقاب کیا تھا اور انہیں حکم دیا کہ وہ یہاں سے اب نکل جائیں حجاز کے جو یہودی نکالے گئے ان کی زمینوں کی قیمت بھی انہیں دے گئی تھی (فتوح البلدان ص ۲۹)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں

أن عمر بن الخطاب رضى الله عنه أجلى اليهود والنصارى من أرض الحجازوكان رسول الله ﷺ لما ظهر على خيبر أراد اخراج اليهود منها وكانت الارض حين ظهر عليها لله ولرسوله وللمسلمين ...... (صحیح بخاری ج ا ص ۳۱۵)

حضرت عمر بن خطاب نے یہود ونصاری کو ملک حجاز سے نکال دیا اور آنحضرت ﷺ جب خیبر والوں پر غالب ہوئے تو یہودیوں کو وہاں سے نکال دینا چاہا کیونکہ آپ جب ان پر غالب ہوئے تو وہاں کی ساری زمین اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کی ہو گئی تھی۔

یمن اور اس کے اطراف میں نجران کے عیسائی رہتے تھے انہوں نے خفیہ طور پر مسلمانوں کے خلاف جنگی تیاری شروع کردی تھی حضرت عمرؓ کو پتہ چلا تو آپ نے انہیں وہاں سے بھی نکال دیا اور کہا کہ وہ اب یمن چھوڑدیں (کتاب الخراج ص ۴۲)

حافظ ابن جوزیؒ (۵۹۷ھ) لکھتے ہیں

وهو الذی أخرج الیهود من الحجاز وأجلاهم من جزیرة العرب إلی الشام (تاریخ عمر ص ۷۸)

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے اس عمل سے حضرت علی متفق نہ تھے وہ جھوٹ کہتے ہیں اور یہ یہود و نصاری کے پروپیگنڈے ہیں ان کی کوشش ہے کہ وہ مسلمانوں میں یہ بات پھیلائیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی مرتضی ایک دوسرے سے دور تھے اور دونوں کے راستے ایک دوسرے سے جدا تھے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت علی مرتضی اور حضرت عمر فاروق جس طرح ہر معاملہ میں ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ چلے ہیں حضرت علیؓ یہود و نصاری کے اخراج کے فاروقی فیصلے سے بھی پوری طرح متفق تھے اگر آپ اس فیصلے سے متفق نہ ہوتے تو آپ اپنے دور خلافت میں حضرت عمرؓ کے فیصلے کے خلاف فیصلہ صادر کرتے مگر یہ بات سب جانتے ہیں کہ آپ نے حضرت عمر کے فیصلے ہی کو باقی رکھا تھا اور اس سے سر موانحراف نہیں کیا تھا

حضرت علی مرتضی کے دور خلافت میں جب نجران کے عیسائیوں نے یہ درخواست کی کہ حضرت عمر نے ہمیں نکال باہر کیا تھا اب آپ کا دور ہے ہمیں واپس بلالیں تو آپ نے ان کی اس درخواست کو رد کر دیا اور فرمایا

ان عمر کان رشید الامر فلا أغیر شیأ ما صنعه عمر (سنن کبری للبیہقی جلد ۱۰ص ۱۲۰)

حضرت عمر کا فیصلہ صحیح تھا اور ان سے زیادہ صحیح الرائے کون ہو سکتا ہے ؟(کتاب الخراج ص ۴۷)

یعنی جو کام سیدنا حضرت عمر نے کیا ہے چوں کہ وہ عین منشائے رسالت مآب ﷺ تھا اس

کہ میری کیا مجال کہ میں اس کو ختم کردوں۔ آپ نے یہ بات کہہ کر ان سب غلط فہمیوں کو زائل کردیا جو یہود و نصاریٰ مسلمانوں میں پھیلا رہے تھے۔

صواعق محرقہ (از حافظ ابن حجر مکیؒ) میں ہے کہ حضرت عمر کسی کافر قیدی کو جو بالغ ہو مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیا کرتے تھے (الصاعقہ فی تذکیر العشرہ ص ۶۰) آپ فرماتے تھے کہ جو گرہ حضرت عمرؓ نے لگادی ہے میں اس کو نہیں کھولوں گا علاوہ ازیں حضرت امام شعبی (۱۰۴ھ) کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

ما كنت لاحل عقدة شدها عمر (کتاب الخراج لیحیی بن آدم ص ۴۲)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ یہ بات جانتے تھے کہ حضرت عمر فاروق حضور ﷺ کے خوابوں کی تعبیر بن کر آئے ہیں اور جس جانب بھی آپ نے قدم اٹھایا اللہ کی نصرت و مدد ہمیشہ آپ کے شامل حال رہی ہے اور آپ حضور ﷺ کے سچے اور مخلص جانشین اور بے لوث خادم دین بن کر اسلام کا پرچم چہار سو لہرا گئے ہیں فرضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ

حضور ﷺ کے متعدد ارشادات اور آپ سے ملنے والے اشارات کے باوجود بھی کوئی شخص حضرت عمر فاروق کی خلافت باکرامت کو تسلیم نہ کرے تو وہ صرف ان روایتوں کا ہی انکار نہیں کررہا ہے بلکہ اسلام کے صف اول کے بزرگوں اور حضرت علی مرتضیٰ کو بھی طعن و تشنیع کا نشانہ بناتا ہے اور ان سب کے متعلق ایک غلط اور گمراہ کن تصویر پیش کرکے یہ بتانا چاہتا ہے کہ دور اول کے مسلمانوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام سے کوئی وفا نہ کی تھی اس لئے وہ اس لائق نہیں کہ ان کی اقتداء کی جائے (معاذ اللہ) ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ اور نظریہ اسلام کے منافی ہے اور کوئی بھی مسلمان اس کو تسلیم کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

حضرت عمر فاروقؓ کو خلیفہ بر حق نہ ماننے کے نقصانات

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کی متعدد احادیث صحابہ کرام کے اتفاق واجماع اور عقلی دلائل کی رو سے حضرت ابو بکر کی خلافت بلا فصل درست اور بر حق تھی پھر آپ کے بعد حضرت عمر فاروق کی خلافت بھی درست اور بر حق تھی نیز آپ کی خلافت پر دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہیں کیا تھا سو اب اگر کوئی کہے کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ فاروق کی خلافت درست نہ تھی اور نہ ہی یہ اس کے حقدار تھے بلکہ اصل خلافت حضرت علیؓ کا حق تھا جو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور دوسرے سب مسلمانوں نے ان سے چھین لیا تھا اور ۲۴ سال کے بعد حضرت علی مرتضیٰ کو ان کا یہ حق ملا تو پھر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ حضور ﷺ کے رحلت کے دن سے ۲۴ سال تک ایک دن تو کجا ایک لمحہ بھی اس امت پر ایسا نہ آیا جس میں خلافت علی منہاج النبوۃ ہو بلکہ یہ سارا دور اسلام سے بغاوت اور غصب کا دور تھا جو اسلام کے صف اول کے سب لوگوں نے دیکھا اور اسے بڑی خوشی اور پراسرار خاموشی سے قبول کیا...... کیا کوئی مسلمان یہ نتیجہ قبول کرنے کے لئے تیار ہو گا؟ نہیں...... ہر گز نہیں حضرت امام سفیان ثوریؒ (۱۶۱ھ) فرماتے ہیں

من زعم أن عليا رضى الله كان أحق بالولاية منهما فقد خطا أبابكر وعمر والمهاجرين والانصار ومارأه يرتفع له مع عمل هذا عمل إلى السماء (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۸۸۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۲۴)

جس کا یہ خیال ہو کہ حضرت علی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر سے زیادہ

Scanned with CamScanner

خلافت کے اہل تھے اس نے حضرت ابو بکر حضرت عمر اور تمام مہاجرین وانصار کو غلط اور خطاوار بتایا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ ایسے آدمی کا اس اعتقاد کے باوجود اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف اٹھایا جائے (یعنی ایسے شخص کا کوئی عمل بھی قبول نہ کیا جائے گا)

☆...... شریک کا بیان ہے کہ

جس میں ذرا سی بھی عقل ہو گی وہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر پر کسی دوسرے کو خلافت کا مستحق نہیں کہہ سکتا (ایضا)

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ (۱۱۷۶ھ) نے اس بارے میں قابل غور اور بڑی مؤثر گفتگو فرمائی ہے آپ لکھتے ہیں

حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں لوگوں کا معاملہ ان کے ساتھ وہی تھا جو رعیت کا ایک خلیفہ کے ساتھ ہوتا ہے اور سب لوگ ان کو خلیفۃ رسول اللہ یا امیر المؤمنین کہہ ہی بلاتے تھے (حضرت علی مرتضیٰ بھی آپ کو اسی لقب سے بلاتے رہے ہیں) سو اتنی بات تو دونوں فریق جانتے کہ خلافت کا ایک جزو جو کہ فرمانروائی ہے وہ تو ان کے لئے ثابت ہو گیا نہ کہ دوسروں کے لئے۔ اس لئے ان حضرات کے سوا اب جن کے نام لئے گئے (یا لئے جائیں گے) ان ناموں کے ساتھ خلافت کا لقب نہیں لگایا جائے گا تو خلافت کی ان سے نفی ہو گئی۔

اب گفتگو سنی شیعہ کی اس میں ہے کہ وہ اس فرمانروائی میں مطیع تھے یا عاصی؟ شارع نے ان کی خلافت کے اشارے دئے تھے یا کسی دوسرے کی خلافت کی

Scanned with CamScanner

خبر دی تھی؟ یا کسی شخص کی خلافت پر نص نہیں فرمائی؟ ہم کہتے ہیں کہ اگر نص شارع ان ہی بزرگواروں پر تھی اور وہ اس نص کے موافق خلیفہ ہوئے تو پھر ٹھیک...... اور اگر نص کسی دوسرے کے لئے تھی اور یہ صاحبان سینہ زوری سے خلیفہ بن کر عاصی ہوگئے تو اس تعرض خلافت میں بہت سی قباحتیں لازم آتی ہیں مثلا......

(۱) کلام رب العزت جل شانہ اور کلام افضل الانبیاء علیہ افضل الصلوات والتسلیمات میں تدلیس (یعنی عیب کو چھپالینا)

(۲) حضرت صادق و مصدوق ﷺ سے متواترات مرویہ کا جھوٹا ہونا

(۳) امت مرحومہ کا اجماع گمراہی پر ہونا

(۴) احکام شرع سے امن کا اٹھ جانا

(۵) احکام میں سے کسی بھی حکم پر مکلّف بنائے جانے کی حجت کا کسی بھی امتی پر عدم قیام

(۶) حکم عقل صریح کی مخالفت...... مقصود شارع میں تناقض

جہاں تک اللہ تعالیٰ کے کلام میں تدلیس کا بیان ہے اس صورت میں ان بزرگواروں کو خلافت میں عاصی مانا جائے تو اس جہت سے لازم آتا ہے کہ قرآن مجید میں ان حضرات صحابہ کے حق میں جو مہاجرین وانصار میں سے سابقین اولین میں سے تھے جو بیعت شجرہ میں شامل تھے جنت کی بشارت اور مدح وثناء اور راضی ہونے کی خبر دی گئی ہے ﴿ آیت لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ﴾ اور ان بیعت کرنے والوں میں شیخین

بھی تھے اب اگر یہ حضرات غاصب اور جابر تھے تو یہ بہت بڑی تدلیس ہوگی اور خدا تعالی تدلیس سے منزہ اور پاک ہے

اور شیخین کے علاوہ دوسرے لوگ دو حال سے باہر نہیں ہو سکتے یا تو انہوں نے اس غصب پر اعانت کی یا وہ چپ ہو رہے اگر انہوں نے اعانت کی تو وہ سب ظالم فاسق بن جائیں گے کیونکہ ظالم کی اعانت ظلم ہے اور اگر خاموش رہے تو یہ سکوت بربنائے خوف تھا یا بغیر خوف کے۔ اگر بغیر خوف تھا تو سب عاصی و گناہ گار ہو گئے اور اگر خوف تھا تو وہ تمام کے تمام مہاجرین وانصار اور اہل بیعت رضوان کو تھا؟ یا ان میں اکثر لوگوں کو تھا؟ یا ان میں سے تھوڑے لوگوں کو؟ اگر سب کو یا اکثر کو تھا تو یہ مقدمہ باطل ہے بالبداہت۔ اس لئے کہ اگر مہاجرین یا ان کے اکثر لوگ خلافت کے ہٹانے پر کمر باندھ لیتے تو ان کے استخلاف کی پھر کوئی صورت ہی نہ بنتی اور شیخین کا بجز مہاجرین وانصار کے اور کوئی مددگار ہی نہیں تھا اور اگر تھوڑے لوگوں کو اس کا خوف لاحق ہوا تھا تو اکثر لوگ گناہ گار ہوئے ان قلیل التعداد لوگوں کو ڈرانے کی وجہ سے۔ تو یہ بشارات جمع کے صیغے کے ساتھ ایک مذاق بن جائیں گی

اور نیز اس جہت سے لازم آتا ہے کہ اگر صدیق اپنی خلافت میں جابر اور غاصب ہوتے (معاذ اللہ) تو ان کے حق میں ایسی آیتیں نازل نہ ہوتیں جو ان کے حق میں بڑی مدح وثناء پر دلالت کرنے والی اور ان کو دخول جنت کی بشارت دینے والی ہیں لیکن اس طرح کی بہت سی آیتیں نازل ہوئیں تو معلوم ہو گیا کہ ان کی خلافت حق ہے (ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۳۹۰)

Scanned with CamScanner

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق کو حضور اکرم ﷺ کا بلا فصل جانشین خلیفہ برحق اور آپ کی خلافت کو خلافت بلا فصل اسی طرح حضرت عمر فاروق کو خلیفہ برحق اور آپ کی خلافت باکرامت کو بصدق واخلاص تسلیم کرلیا جائے تو اس سے وہ تمام سوالات ختم ہوجاتے ہیں جو حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے مذکورہ تحریر میں اٹھائے ہیں البتہ جو لوگ ان بزرگوں کو خلیفہ برحق تسلیم نہیں کرتے ان کا مسئلہ پھر صرف خلافت تک نہیں رہتا وہ خلفائے ثلاثہ ازواج مطہرات صحابہ کرام کا اسلام وایمان اور ان کا عمل وکردار اور قرآن کریم کی صداقت وحفاظت کو بھی زیر بحث لاتے ہیں ایک طرف یہ لوگ ہیں جو مسئلہ خلافت کی آڑ میں قرآن کریم اور صحابہ کرام کو تنقید کا نشانہ بنانے سے دریغ نہیں کرتے اور دوسری طرف مسلمان ہیں جن کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق اور دوسرے تمام صحابہ کرام کے ایمان کی گواہی دی اور جابجا ان کی تعریف وتوصیف فرمائی ہے اب جو لوگ قرآن کریم کی بات مانیں تو انہیں یقین رکھنا پڑتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کامل الایمان بزرگوں میں سے ہیں اور کلام الہی نے ان کے مؤمن کامل ہونے کی شہادت دی ہے اور جو لوگ ان بزرگوں کے ایمان میں شک کرتے ہیں اور ان کے بارے میں نازیباالفاظ استعمال کرتے ہیں وہ خود ہی سوچیں کہ کیا وہ قرآن کریم کی ان آیات پر ایمان رکھتے ہیں جن میں ان کے ایمان وتقوی کی شہادت دی گئی ہے؟ اور جن کی تائید میں آیات الہی اترتی رہیں؟ آیئے ہم دیکھیں کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں حضرت عمر فاروق کے ایمان کی کس طرح شہادت دی ہے اور ان کی تائید میں کتنی آیات نازل فرمائیں ہیں ؎

کلام پاک دیتا ہے شہادت بارہا حق نے ہے جن کی مشورت مانی عمر فاروق اعظم ہیں

Scanned with CamScanner

امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروقؓ
قرآن کریم کی روشنی میں

☆☆☆......حضرت عمر فاروق کے مؤمن ہونے کی الہی شہادت

حضور ﷺ نے حضرت عمر فاروق کے لئے دعا فرمائی اور پھر اللہ نے حضرت عمرؓ کو آپ کے سامنے لا کھڑا کیا کفار و مشرکین کے لئے اس دن سے زیادہ سخت دن اور کوئی نہ تھا اور وہ کہتے پائے گئے کہ عمرؓ کے مسلمان ہونے سے ہماری قوت آدھی رہ گئی ہے گویا کفر کے ستون یہ دو ہی تھے (۱) عمر (۲) عمرو بن ابی ہشام۔ایک کے مسلمان ہونے سے واقعی کفر کی قوت آدھی رہ گئی اس وقت اللہ تعالی نے حضور ﷺ کو بشارت دی کہ آپ کو اللہ اور یہ مؤمنین کافی ہیں اب گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں

عن ابن عباس انه قال لما أسلم عمر قال المشركون قد إنتصف القوم منا وأنزل الله عزوجل يا أيها النبى حسبك الله ومن اتبعك من المؤمنين

(تاریخ الخلفاء ص ۱۱۸۔ درالسحابۃ ص ۱۶۶)

امام علی بن احمد الواحدی (۴۶۸ھ) لکھتے ہیں

حضور ﷺ کے ساتھ ۳۹ مسلمان آدمی تھے پھر حضرت عمر اسلام لائے تو ان کی تعداد چالیس ہوگئی تو جبرئیل اللہ تعالی کا فرمان لے کر نازل ہوئے یا ایہا النبی حسبك الله ومن اتبعك من المؤمنين (اسباب نزول قرآن ص ۲۲۳)

یہاں مؤمن کا لفظ حضرت عمر پر وارد ہے اور آپ اسی طرح کے مؤمن ہیں جیسے کہ آپ

Scanned with CamScanner

سے پہلے ۳۹ مؤمن تھے یہ حضرت عمر فاروق کے مؤمن کامل ہونے پر الٰہی شہادت ہے اگر حضرت عمر فاروق کا ایمان کسی اخلاص پر نہ ہوتا تو کیا اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں آپ کے مؤمن ہونے کی اس طرح شہادت دیتے حضور ﷺ کے اس وقت کے سب ساتھی حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی حضرت حمزہ وغیرہم اس لفظ مؤمنین میں جمع ہیں حضرت ابن عباس کے شاگرد حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم (کی سورہ تحریم) میں صالح المؤمنین (نیک بخت ایمان والے) حضرت عمر کو فرمایا ہے امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ (۲۳۵ھ) لکھتے ہیں

عن سعید بن جبیر ﴿وصالح المؤمنین﴾ قال عمر (المصنف ج۶ ص۳۵۹)

ترجمان القرآن کے اس ترجمہ قرآن کا کوئی انکار نہیں کر سکتا یہ حضرت عمر کے ایمان کی دو قرآنی شہادتیں آپ کے سامنے ہیں اب دیکھئے اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کس درجہ لائق تکریم تھے اور اللہ نے آپ کی تمناؤں کو کس طرح قبولیت کا شرف عطا فرمایا

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت عمر کی تمناؤں کی تکریم

(۱)☆...... مقام ابراہیم کو مصلی بنالیجئے

حضرت عمر فاروق نے ایک مرتبہ اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ کاش کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقام ابراہیم پر نماز پڑھنے کا حکم آجائے اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس خواہش کو پورا فرمایا اور حکم نازل فرمایا

واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی (پ ا البقرۃ ۱۲۵) (مسلم ج۲ ص۲۷۶ ترمذی ص۴۲۱)

Scanned with CamScanner

(ترجمہ) اور بناؤ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کی جگہ

حضرت عمر فاروق کہتے ہیں کہ جب ان کا گزر مقام ابراہیم پر ہوا تو آپ نے حضور ﷺ سے کہا کہ کیا ہم حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے کھڑے ہونے کی جگہ کے پیچھے ہو کر نماز پڑھیں؟ ابھی اس پر تھوڑا سا وقت بھی نہ گذرا تھا کہ یہ آیت اتری (اسباب نزول قرآن ص ۱۰۳ للامام الواحدی (۴۶۸ھ)

فلم یلبث الا یسیرا حتی نزلت (ابن کثیر ج۱ ص ۱۶۹) فلم تغب الشمس حتی نزلت هذه الآیة (تفسیر کبیر ج۴ ص ۴۴ ۔ روح المعانی ج۱ ص ۳۷۸)

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ

یہ حضرت عمر کے شعائر اللہ کی حفاظت پر کمربستہ ہونے کے واقعات میں سے ایک ہے اور یہ بھی ہے کہ آپ مقام ابراہیم کو اس کے اصل مقام پر بھی واپس لائے (ازالۃ الخفاء ج۱ ص ۱۴) جب آپ کے دور خلافت میں ۱۷ھ کو وہ ایک سیلاب میں کہیں دور چلا گیا تھا

(۲) ☆......اسیران بدر کے معاملے میں حضرت عمر کی رائے کی پسندیدگی

جنگ بدر کے موقع پر بہت سے مشرکین مسلمانوں کی قید میں آئے حضور ﷺ نے صحابہ کرام سے ان کے بارے میں مشورہ طلب کیا اور فرمایا کہ اللہ نے تمہیں ان پر قدرت عطا فرمائی ہے بتاؤ ان کے ساتھ اب کیا معاملہ کیا جائے حضرت ابوبکر صدیق نے آپ سے عرض کی کہ حضور یہ آپ ہی کی قوم کے لوگ ہیں اسلئے میری رائے ہے کہ ان سے فدیہ لیا جائے اور انہیں چھوڑ دیا جائے عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اسلام کی دولت عطا فرمادیں اور پھر یہی لوگ آئندہ ہمارے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑیں ...... پھر آپ نے حضرت

عمر فاروق کی رائے مانگی تو انہوں نے عرض کی کہ میری رائے ہے کہ ان سب کو ان کے انجام تک پہنچایا جائے انہوں نے آپ کو جھٹلایا آپ کو اپنے گھروں سے نکالا آگے بڑھیں اور ان کی گردنیں اتار دیں

كذبوك وأخرجوك فقدمهم فاضرب أعناقهم (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۳۲۲)

فانهم هولاء ائمة الكفر وان الله أغناك الفداء (تفسیر کبیر ج ۱۵ ص ۱۵۷)

اور اس کا طریقہ کار یہ ہو کہ ہر شخص اپنے عزیز کو اپنے ہاتھوں قتل کرے آپ مجھے حکم فرمائیں تو میں اپنے فلاں عزیز کا سر قلم کروں اور حضرت علی سے فرمائیں کہ وہ عقیل کی گردن اتاریں حضور ﷺ نے آپ کی رائے سنی پھر فرمایا کہ

اے عمر تیری شان حضرت نوح اور حضرت موسی کی سی ہے جنہوں نے اپنی اپنی قوم کے حق میں پکڑ اور عذاب کی دعا کی تھی اور اے ابوبکر تیری شان حضرت ابراہیم اور حضرت عیسی کی سی ہے جنہوں نے اللہ سے اپنی قوم کے حق میں رحمت و مغفرت طلب کی اور قیامت کے دن کریں گے۔ دونوں دو دو پیغمبروں کی ادائیں ظاہر کئے گئے اس سے بڑھ کر ان کی شان ایمان کیا ہو گی۔

مثال نوح ہیں گویا عمر فاروق امت میں　　اشداء علی الکفار محکم ہے طبیعت میں

یہ ہیں کفار کے حق میں مثال موسی عمران　　کہ رکھتے ہیں طبیعت میں جلال موسی عمران

حضور ﷺ کی شان رحمۃ للعالمینی کی تھی اور آپ کی اس صفت کا پرتو براہ راست حضرت ابوبکر پر سایہ فگن تھا آپ نے حضرت ابوبکر صدیق کی رائے اختیار فرمائی اور بدر کے قیدیوں کو فدیہ لے کر آزاد کرنے کا حکم دے دیا ابھی اس پر کچھ وقت بھی نہ گزرا تھا کہ اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی

Scanned with CamScanner

ماكان لنبى ان يكون له اسرى حتى يثخن فى الارض تريدون عرض الدنيا والله يريد الاخرة والله عزيز حكيم لولا كتب من الله سبق لمسكم فيما اخذتم عذاب عظيم (پ۱۰ سورہ توبہ ۶۷)

(ترجمہ) نبی کو نہیں چاہیئے کہ رکھے اپنے ہاں قیدیوں کو جب تک خوب خونریزی نہ کرلے ملک میں تم چاہتے ہو اسباب دنیا کا اور اللہ کے ہاں چاہیئے آخرت اور اللہ زور آور حکمت والا ہے اگر نہ ہوتی ایک بات جس کو لکھ چکا اللہ پہلے سے تو تمہیں پہنچتا اس کے لینے میں بڑا عذاب

حضرت صدیق اکبر اور دوسرے صحابہ کرام نے فدیہ کا جو مشورہ دیا تھا وہ محض دینی اور اخروی مصلحت کے پیش نظر تھا کہ یہ لوگ آئندہ مسلمان ہو جائیں گے اور ان کی آخرت بھی سنور جائے گی البتہ بعض حضرات نے زیادہ مالی فوائد کو پیش نظر رکھا تھا اور اس سے بھی ان کا مقصود مسلمانوں کی بطور قوم ایک مالی تقویت تھی اور فدیہ سے ان کا مقصود بھی یہی تھا اس پر یہ آیت اتری اور آیت میں اصل مخاطب وہی لوگ ہیں

مطلب عتاب کا یہ ہے کہ تم اللہ کے رسول کے اصحاب ہو کر دنیا کے فانی مال پر کیوں نظر کرتے ہو اے اصحاب رسول تم جیسے سابقین اور مقربین کی شان جلیل اور منصب عالی کے ہرگز مناسب نہیں کہ دنیا کے مال پر نظر رکھو گو وہ حلال ہی ہو

باقی حضور ﷺ نے جو فدیہ کی اس رائے کو اختیار فرمایا تو اس کا مقصد و منشاء محض صلہ رحمی اور رحم دلی تھا معاذ اللہ حضور ﷺ پرنور اور صدیق اکبر کے سامنے ذرہ برابر بھی مالی فائدہ پیش نہ تھا اسلئے وہ اس عتاب میں داخل نہیں بارگاہ رسالت میں تو پوری دنیا کا وجود و عدم برابر تھا وہاں فدیہ کے دراہم معدودہ پر کیا نظر ہوتی (سیرت المصطفی ج ۲ ص ۱۱۸)

اس آیت کے نزول پر حضور اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رو پڑے حضرت عمر نے آپ سے رونے کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا

ابکی للذی عرض علی اصحابك من اخذهم الفداء لقد عرض علی عذابهم ادنی من هذه الشجرة (صحیح مسلم ج ۲ ص ۹۳ روح المعانی ج ۵ ص ۲۳۰)

تیرے ساتھیوں پر فدیہ لینے کی وجہ سے منجانب اللہ جو عذاب پیش کیا گیا اس کی وجہ سے روتا ہوں مجھے ان کا عذاب اس درخت کے قریب پیش دکھلایا گیا

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس وقت اللہ کی پکڑ آجاتی تو سوائے حضرت عمرؓ اور حضرت سعد بن معاذ کے اور کوئی نہ بچتا

ولو نزل عذاب من السماء لما نجا منه غیر عمر وسعد بن معاذ (تفسیر کبیر ج ۱۵ ص ۱۵۸)

امام احمد بن علی الواحدی (۴۶۸ھ) لکھتے ہیں

رسول اللہ ﷺ نے فدیہ لے کر چھوڑ دیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری راوی کہتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کی حضرت عمر فاروق سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا............ (اسباب نزول قرآن ص ۲۲۴)

غزوہ بدر میں ستر قیدیوں کو فدیہ کے عوض چھوڑ دیا گیا مگر پھر غزوہ احد میں مسلمانوں کو اسی ستر کا حادثہ برداشت کرنا پڑا اور عظیم المرتبت مسلمان اللہ کے راستے میں شہید کر دئے گئے حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں

فلما کان یوم احد من العام المقبل عوقبوا بما صنعوا یوم بدر من اخذهم الفداء فقتل منهم سبعون نفر اصحاب النبی ﷺ وکسرت

ورباعیته وشجت البیضة علی رأسه وسال الدم علی وجهه وانزل الله تعالیٰ أو لما اصابتکم مصیبة قد أصبتم مثلیها قلتم أنی هذا قل هو من عند أنفسکم ان الله علی کل شئ قدیر (الآیة) بأخذکم الفداء (مسند احمد ج ۱ ص ۵۵ ازالۃ الخفاء ج ۳ ص ۱۹۳)

(ترجمہ) جب آئندہ سال غزوہ احد ہوا تو اس چیز کا ان کو بدلہ دیا گیا جو انہوں نے غزوہ بدر میں کیا تھا یعنی ان سے فدیہ لینے کا اثر تو اب مسلمانوں میں سے بھی ستر شہید کر دیے گئے اور حضور ﷺ کے اصحاب میں ہزیمت واقع ہوئی حضور ﷺ کا دانت مبارک شہید ہوا اور آپ کے سر کا خود ٹوٹ گیا اور آپ کے چہرہ انور پر خون مبارک بہا اس وقت اللہ تعالیٰ نے وحی اتاری اور جب تمہاری ایسی ہار ہوئی جس سے دوچند تم جیت چکے تھے تو کیا ایسے وقت میں تم یوں کہتے ہو کہ یہ کدھر سے ہو گیا فرما دیجئے کہ یہ ہار خاص تمہاری طرف سے ہوئی بیشک اللہ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے (تمہاری طرف سے یعنی) تمہارے فدیہ لینے کی وجہ سے۔

شیعہ علماء نے بھی تسلیم کیا ہے کہ یہ آیت اسی واقعہ پر نازل ہوئی ہے علامہ کاشانی شیعی نے خلاصۃ المنہج میں اور علامہ طبرسی نے مجمع البیان میں یہ روایت نقل کی ہے کاشانی لکھتا ہے

در روایت آمدہ کہ حضرت رسول ﷺ فرمود کہ اگر عذاب فرود آمدی غیر عمر وسعد بن معاذ ازاں نجات نیافتندی زیرا کہ این ہر دو قتل کفار را راضی بودند نہ باخذ فدا (تفسیر منہج الصادقین ج ۴ ص ۲۲۰)

قرآن کریم نے ان آیات میں حضرت عمر کے لائق نجات ہونے کی جس شان سے خبر دی ہے وہ ان کے قوی ایمان کی ایک الٰہی شہادت ہے۔ معروف سابق شیعہ عالم جناب سید محمد مہدی علی خان صاحب ان روایتوں پر لکھتے ہیں

ان روایتوں سے باقرار علمائے امامیہ چند فائدے حاصل ہوئے حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کا مہاجرین اور اہل بدر میں سے ہونا...... پیغمبر خدا کا ان سے مشورہ کرنا...... حضرت عمرؓ کا کافروں پر سخت ہونا...... حضرت عمرؓ کا خدا کی راہ میں قرابت داری اور برادری کا کچھ خیال نہ کرنا...... (آیات بینات ج ۱ ص ۴۱)

(۳)☆...... حضرت عمرؓ کی منافقین سے سخت دشمنی کا اظہار

رئیس المنافقین عبداللہ بن سلول کی موت پر ان کے گھر والے حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ سے اپنا کپڑا مانگا کہ اسے کفن میں شامل کیا جائے اور آپ سے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے کہا حضور ﷺ نے اپنا پہنا ہوا کپڑا اعطا فرمایا تو حضرت عمر نے عرض کی کہ آپ اپنا مبارک کپڑا ایک ناپاک اور گندے آدمی کو کیوں دیں آپ نے اس پر فرمایا کہ میرا کپڑا اسے اللہ سے تو کچھ نہ بچا سکے گا شاید اللہ تعالیٰ اس سے دوسرے لوگوں کے دلوں میں اسلام کی محبت ڈال دے

ان قمیصی لا یغنی عنه من الله شیئا فلعل الله ان یدخل به الفا فی الاسلام (تفسیر کبیر ج ۱۶ ص ۱۲۱) •

جب اس کا جنازہ آیا اور حضور ﷺ نماز کے لئے آگے بڑھے تو حضرت عمر فاروقؓ نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا کہ حضور آپ اس کی نماز نہ پڑھائیں یہ منافقین کا سردار ہے اس

Scanned with CamScanner

سے مسلمانوں کو بہت دکھ اٹھانے پڑے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس بارے میں تو کر ابھی کوئی حکم الٰہی نہیں آیا ہے بلکہ مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ اس کے لئے استغفار کروں یا نہ کروں چنانچہ آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اس واقعہ پر کچھ وقت بھی نہ گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ ان میں جو مر جائے ان پر آپ نماز نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں

فو اللہ ما کان الا یسیرا حتی نزلت ھاتان الایتان ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ (مسند احمد ج ا ص ۲۹ تفسیر ابن کثیر ج ا ص ۳۸۶)

امام علی بن احمد الواحدی (۴۶۸ھ) لکھتے ہیں

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ مجھے اپنے آپ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی اس جسارت پر تعجب ہوا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں حضرت عمر نے کہا کہ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ وحی نازل ہوئی (اسباب نزول قرآن ص ۲۴۴)

اس حکم کے آجانے پر اب مسلمانوں کے لئے جائز نہیں رہا کہ وہ کسی منافق کی نماز جنازہ پڑھے اور پڑھائے یہ خواہش حضرت عمر فاروقؓ کی تھی اللہ نے حضرت عمر فاروق کی اس خواہش کو اپنے حضور پذیرائی بخشی

حضرت امام فخر الدین رازی (۶۰۶ھ) لکھتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں حضرت عمر فاروق کی بڑی شان ہے وحی آپ کی موافقت میں نازل ہوتی ہے اور دین میں بھی حضرت عمر فاروق کا ایک بڑا رتبہ اور درجہ ہے اور حضور ﷺ نے ان کے حق

Scanned with CamScanner

میں فرمایا کہ اگر میں نبی ﷺ کر نہ بھیجا نہ جاتا تو عمر خدا کے نبی ہوتے

واعلم ان هذا یدل علی منقبة عظیمة من مناقب عمر رضی الله عنه وذالك لان الوحی نزل علی وفق قوله فی آیات کثیرة منها آیة أخذ الفداء عن اساری بدر وقد سبق شرحه وثانیها آیة تحریم الخمر وثالثها آیة تحویل القبلة ورابعها آیة آمر النسوان بالحجاب وخامسها هذه الایة فصار نزول الوحی علی مطابقة قول عمر رضی الله عنه ومنصبا عالیا ودرجة رفیعة له فی الدین فلهذا قال علیه السلام فی حقه لو لم ابعث لبعثت یا عمر نبیا (تفسیر کبیر ج ۱۶ ص ۱۲۱)

مفسر قرآن علامہ سید محمود آلوسی (۱۲۷۰ھ) لکھتے ہیں

وعد ذلك احد موفقاته للوحی (روح المعانی ج ۵ ص ۳۴۲)

امام حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

لما مات عبدالله بن ابی جاء رسول الله لیصلی علیه قلت یا رسول الله تصلی علی هذا الکافر المنافق فقال ایها عنك یا ابن الخطاب فنزلت ولا تصل هذا اسناد صحیح (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۶۹)

علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی (۱۱۷۴ھ) لکھتے ہیں

ان آیات کے نزول سے حضرت عمر کی رائے سے وحی کی موافقت ظاہر ہوئی اور یہ ان پندرہ مواقع میں سے ایک تھا جس میں حضرت عمر کی رائے کے موافق وحی نازل ہوئی (بذل القوۃ ص ۳۱۶)

حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں

فی الموافقة للقرآن فی قوله عزوجل ولاتصل علی احد منهم مات ابدا (طبرانی کبیر۔ درالسحابة ص ۱۶۴)

اس آیت کے اترنے کے بعد حضور ﷺ نے پھر کسی منافق کی نماز جنازہ نہیں پڑھی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلالیا

فما صلی رسول الله ﷺ بعدها علی منافق حتی قبضه الله عزوجل (حلیة الاولیاء ج۱ص ۸۰)

حضرت الاستاذ علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں

حضرت عمر فاروق نے حضور ﷺ کی خدمت میں جو عرض کی اس کا سبب جوش ایمانی تھا مخالفت رسول ہرگز نہ تھا ورنہ حضور ﷺ نے جب ان کی بات نہ سنی اور نماز جنازہ پڑھائی تو حضرت عمر آپ کی اقتداء نہ کرتے اپنی بات پر اڑے رہتے معلوم ہوا کہ جو کچھ کہا وہ ایک عرض تھی آپ سے مناقشہ نہ تھا صحیح بخاری میں ہے کہ جب وہ یہ کہہ رہے تھے کہ آپ منافق کی نماز جنازہ پڑھارہے ہیں تو حضور ﷺ مسکرارہے تھے اور آپ کے چہرہ پر تبسم تھا ﴿قال ورسول الله یتبسم (تفسیر ابن کثیر ج ۱ص ۳۸۶) اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ حضرت عمر فاروق کے ایمانی جوش پر تبسم فرمارہے تھے ناراض نہ ہورہے تھے پھر حضرت عمر کے لئے یہ فضیلت کیا کوئی کم ہے کہ اس واقعہ کے بعد خود اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر کی تائید فرمادی اور حکم دے دیا کہ آج کے بعد کسی منافق کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور حضور ﷺ نے ہی اس کا اعلان فرمادیا قرآن میں یہ حکم آیا ولا تصل علی احد منهم ......الایة

Scanned with CamScanner

اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ جس طرح حضرت عمر کافروں کے خلاف تھے منافقوں کے بھی سخت خلاف تھے اور آیت جاهد الکفار والمنافقین پر پوری قوت ایمانی سے عمل پیرا تھے

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ حضرات خود بظاہر مسلمان تھے دل سے مؤمن نہ تھے ان کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے حضرت عمر کا منافقوں کے خلاف یہ بغض وعناد اور یہ تمنا د خواہش کہ یہ لوگ اس لائق نہیں کہ ان پر حضور ﷺ نماز جنازہ پڑھیں حضرت عمر کے دل کے اندر کی خبر دیتا ہے آپ کے قلب منور کے ایمان کی شعاعیں کس تیزی سے باہر آرہی تھیں کہ آپ بول پڑے کہ آپ منافق کی نماز جنازہ کیوں پڑھارہے ہیں اور اللہ نے پھر ان کی تائید بھی فرمائی یہ صرف پیغمبر کی شان ہے کہ وہ حکم ربانی سے بولتا ہے جذبات بھی پیدا ہوں تو وہ ان کا اظہار نہیں کرتا اسے ان پر بے مثال قابو ہوتا ہے وحی الٰہی آتی ہے تو اس کے عمل کا کانٹا بدلتا ہے (عبقات من باب الاستفسارات ص ۱۳۷)

☆......حضرت عمر فاروق کی رائے اکثر توافق بالوحی کی سعادت پاتی رہی

یہ صحیح ہے کہ منافقین کے بارے میں حضرت عمر فاروق کی رائے حضور ﷺ کے ارادہ سے مختلف تھی اور اس میں بھی کئی اسرار و رموز تھے تاہم اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالی نے جب حضرت عمر فاروق کی رائے کے مطابق وحی اتاری تو حضرت عمر فاروق نے اسے بھی حضور ﷺ کا ہی فیض جانا انہوں نے کبھی اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھا حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ نے یہاں ایک بڑا حکیمانہ نکتہ اٹھایا ہے آپ بھی

Scanned with CamScanner

پڑھیں حکیم الامت فرماتے ہیں

حضرت عمر کو بارہا ایسا قصہ پیش آیا کہ وحی سے ان کو توافق ہو گیا بعض دفعہ تو وحی انکی رائے کے موافق نازل ہوئی اور بعض دفعہ بلفظہ توافق ہوا کہ وحی انہی الفاظ میں نازل ہوئی جو حضرت عمر کی زبان سے نکلے تھے مگر ایک دفعہ بھی ان کو خیال نہ ہوا کہ میں کچھ ہوں اور مجھ پر بھی وحی آتی ہے بلکہ وہ اس حقیقت کو سمجھتے تھے کہ یہ محض حضور ﷺ کی صحبت کی برکت ہے جو ہمارے قلب میں تھوڑی سی نورانیت حضور ﷺ کے طفیل پیدا ہو گئی ہے کہ بعض دفعہ وہی بات دل میں آجاتی ہے جس کے موافق وحی نازل ہونے والی ہے بلکہ حضرت عمر کو اس پر ناز تو کیا بعض دفعہ کسی واقعہ میں جب ان کی رائے میں اور حضور ﷺ کی رائے میں اختلاف ہوتا اور وحی حضرت عمر کی رائے کے موافق نازل ہو جاتی تو حضرت عمر بجائے خوش ہونے کے شرمندہ ہوتے اور کئی کئی دن تک شرمندہ رہتے چنانچہ رئیس المنافقین کے موت کے قصہ میں حضرت عمر نے حضور ﷺ سے گفتگو کی تھی پھر وحی نازل ہوئی جس میں حضرت عمرؓ کی رائے کی موافقت تھی حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اے عمر حق تعالی نے تمہاری رائے قبول فرمائی حضرت عمر بہت ہی شرمندہ ہوئے کہ یہ کیا ہوا میں نے حضور ﷺ سے کیوں اختلاف کیا تھا روایات میں حضرت عمر کا قول آتا ہے کہ ـــ ﴿ **فعجبت من جرأتي على رسول الله ﷺ** ـــ رواہ البخاری ﴾ (ترجمہ) میں حیران ہوا کہ مجھے حضور ﷺ کی رائے کے خلاف بات کہنے کی کس طرح جرات ہوئی

Scanned with CamScanner

بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کے دل میں جو بات ہوتی ہے پاس بیٹھنے والے کے دل پر اس کا عکس پڑ جاتا ہے اور اس کی زبان سے وہی بات نکل جاتی ہے جو پہلے شخص کے دل میں تھی چنانچہ ایسے موقع پر کہا کرتے ہیں کہ میاں تم نے تو میرے دل کی ہی بات کہہ دی (جامع) مگر حضرت عمرؓ فاروق کو ایک دفعہ بھی اس پر ناز نہ ہوا بلکہ وہ اس کو حضور ﷺ ہی کی صحبت کی برکت سمجھے تھے (وعظ الرفع والوضع ص ۳۸ تا ۴۰)

☆...... حضرت عمرؓ کی رائے فیض نبوی کا ہی ثمرہ تھی

حضرت حکیم الامت ایک اور وعظ میں فرماتے ہیں

حضرت عمر کی رائے بھی حضور ہی کی رائے تھی وہ بھی حضور ہی کا فیض تھا کیونکہ کفار و منافقین پر غیظ اور ان سے نفرت حضرت عمر کو رسول اللہ ﷺ ہی کی برکت سے نصیب ہوئی ورنہ آپ کی صحبت سے پہلے تو وہ خود ہی خالی تھے اور قتل رسول کا معاذ اللہ منصوبہ باندھ کر آئے تھے حضور ﷺ پر ایمان لانے کے بعد حق تعالیٰ نے ان کو کفار و منافقین سے نفرت و غیظ عطا فرمایا عبد اللہ بن ابی گو منافق تھا مگر کھلم کھلا کافر نہ تھا اور منافقوں کے احکام کفار معلنین کے احکام سے جدا تھے اس کے ساتھ احکام حیات میں وہی برتاؤ ہوتا تھا جو مسلمانوں کے ساتھ کیا جاتا ہے اور موت کے احکام ہنوز نازل نہ ہوئے تھے اس لئے بوجہ غلبہ رحمت کے آپ نے احکام حیات پر قیاس کر کے اس کے ساتھ اموات مسلمین جیسا برتاؤ کیا اور حضرت عمرؓ نے بوجہ غیظ و شدت کے

Scanned with CamScanner

احکام حیات کو ضرورت و مصلحت پر مبنی سمجھ کر احکام ممات میں منافقین، کفار معلنین پر قیاس کیا اور یہ بھی حضور ﷺ ہی کا فیض تھا (وعظ۔المرابطۃ ۳۹۔اشرف الجواب ج ۲ ص ۲۴۱)

☆ حضرت عمرؓ کی رائے علم نبوی سے بھی ماثور تھی

حکیم الامت حضرت تھانوی فرماتے ہیں

اس کا اصل جواب یہ ہے کہ حضرت عمر کو بھی وہ علم حضور ﷺ ہی کے واسطے حاصل ہوا اور وہ شق بھی حضور ﷺ کے ذہن میں تھی مگر بعض دفعہ اقتضاء وقت کے لحاظ سے حضور ﷺ کی نظر ایک طرف زیادہ ہوتی تھی اور دوسری طرف نہ ہوتی تھی اس طرف بعض خادموں کے ذریعہ حاضر کردی جاتی تھی اس کی ایسی مثال ہے جیسے استاد جو صاحب تصنیف بھی ہو وہ اپنے کسی شاگرد کے روبرو کسی مقام کو حل کررہا ہو اور شاگرد اس موقع پر متنبہ کردے کہ حضرت آپ نے تو فلاں جگہ اس کو دوسری تقریر سے حل کیا ہے اور فوراً اس کی نظر اس طرف چلی جائے تو اس کو یوں نہ کہا جائے گا کہ شاگرد استاد سے بڑھ گیا بلکہ یوں کہا جائے گا کہ یہ استاد ہی کا ظل ہے جو اس کو یاد آگیا اس نے متنبہ کیا ایسے ہی حضرت عمر کے اندر مشکوۃ نبوت ہی کے انوار و برکات تھے کہ وہ شق حاضر ہوگئی جس کو توافق بالوحی ہوگیا تو حقیقت میں وہ بھی حضور ﷺ ہی کی رائے تھی جیسے ایک آتشی آئینہ ہے اگر بلا سورج کے مقابل کئے کپڑے کی طرف کردو تو نہیں جلا سکتا اور اگر سورج کے مقابل کر کے کپڑے کی طرف کردو

Scanned with CamScanner

تو کپڑا فورا جلنے لگتا ہے (کیونکہ آفتاب کی حرارت ایک جگہ اس میں مجتمع ہو گئی ہے۔ جامع) اور خود آفتاب سے بوجہ بعد نہیں جل سکتا کیونکہ آتشی شیشہ میں استعداد جذب حرارت کی ہے اسلئے اس میں اثر کرتی ہے اور وہ دوسروں میں اثر کرتا ہے ایسے ہی ہم بلاواسطہ رسول حق تعالی تک پہنچ ہی نہیں سکتے تھے کیونکہ ہم بلاواسطہ فیوض کے متحمل نہیں ہوسکتے پھر جتنا رسول سے بعد ہوا ہماری قوت روحانی اور کمزور ہو گئی...... (ملحوظات جدید ملفوظات ص ۱۱۵)

☆...... حضور ﷺ نے منافق کو کپڑا کیوں دیا تھا؟

رئیس المنافقین کے کفن کے لئے جب حضور ﷺ سے کپڑے کی درخواست کی گئی تو آپ ﷺ نے اسے اپنا کپڑا اسلئے دیا تھا کہ اس سے پہلے غزوہ بدر کے موقع پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو کپڑے کی ضرورت تھی اور اس وقت مسلمانوں میں سے کسی کے پاس اتنا بڑا کپڑا نہ تھا کہ ان کے بدن پر پورا آجاتا اس موقع پر عبداللہ بن ابی نے وہ کپڑا دیا تھا حضور ﷺ نے چاہا کہ اپنا کپڑا دے کر اس کا بدلہ دے چکا دیا جائے۔ مفسر قرآن علامہ سید محمود آلوسی لکھتے ہیں

وانما لم ینه ﷺ عن التكفين بقميصه ونهى عن الصلاة عليه لان الضنة بالقميص كانت مظنة الاخلال بالكرم على انه كان مكافأة لقميصه الذى ألبسه العباس رضى الله عنه حين أسر ببدر فانه جىء به رضى الله عنه ولاثوب عليه وكان طويلا جسيما فلم يكن ثوب بقدر قامته غير ثوب ابن ابى فكساه اياه (روح المعانی ج ۵ ص ۳۴۲)

حکیم الامت حضرت تھانوی فرماتے ہیں کہ اس میں ایک اور حکمت اور ہدایت بھی ہے آپ فرماتے ہیں

حضور ﷺ کے زمانہ میں ایک منافق تھا عبداللہ بن ابی یہ رئیس المنافقین تھا مگر اس کے لڑکے صحابی اور مومن مخلص تھے جب اس منافق کا انتقال ہو گیا تو اس کے لڑکے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے باپ کا انتقال ہو گیا ہے اس کے کفن کیلئے اپنا کرتہ عطا فرما دیجئے حضور نے اپنا کرتہ دے دیا اور تجہیز و تکفین میں بھی شریک ہوئے حتی کہ نماز جنازہ بھی پڑھانا چاہی .... غرض آپ نماز پڑھ چکے اور دفن میں بھی شریک ہوئے اور اس منافق کے قبر میں رکھے جانے کے بعد حضور ﷺ نے اپنا لعاب مبارک بھی اس کے منہ میں ڈال دیا (دیکھئے صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۶۲) یہاں اس بات کا بتلانا مقصود ہے کہ حضور نے اس منافق کو اپنا کرتہ کیوں پہنایا؟ اور اسکے منہ میں لعاب دہن مبارک کیوں ڈالا؟

شراح حدیث نے تو یہ لکھا ہے کہ حضور نے اس کے بیٹے کی خاطر سے جو مخلص مومن تھے سب کچھ کیا (تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ حضور ﷺ کی طرف سے اس کی نجات کی سعی میں کوئی کوتاہی نہیں رہی آپ نے دعا بھی کر دی نماز بھی پڑھ دی اور اپنے تبرکات بھی عطا فرما دیئے اب بھی اسکی مغفرت نہ ہو تو یہ خود اسی کا قصور ہے) اور بعض نے یہ کہا ہے کہ اس منافق نے جنگ بدر کے موقع پر حضرت عباس کو ایک کرتہ پہنایا تھا آپ نے اس کی مکافات میں مرنے کے بعد اسے کرتہ پہنا دیا۔ یہ سب توجیہات شراح نے کی ہیں۔ ہمیں تو

Scanned with CamScanner

اپنے استاد علیہ الرحمۃ کی بات پسند آئی ہے کہ حضور ﷺ نے اس منافق کے ساتھ یہ معاملہ اس لئے فرمایا کہ تاکہ امت کو یہ ضروری مسئلہ بتادیں کہ اگر کسی میں ایمان نہ ہو تو پھر چاہے اس کے پاس لاکھ تبرکات ہوں اور چاہے رسول اکرم ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھ دیں اور رسول ﷺ ہی کا قمیص اس کا کفن ہو جائے اور حضور ﷺ کا لعاب مبارک بھی اسکے منہ میں پڑ جائے جب بھی نجات نہیں ہو سکتی اس لئے تنہا تبرکات کے بھروسہ پر کوئی نہ رہے چنانچہ عبداللہ بن ابی کے پاس اصل سرمایہ ایمان کا نہ تھا اسلئے ﴿ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار﴾ کہ منافقین جہنم کے سب سے نیچے کے طبقہ میں ہیں جس کا عذاب سب سے زیادہ سخت ہے (وعظ۔ تفصیل الدین ص ۴۳)

☆...... حضرت عمر نے منافق کی گردن اڑادی

ایک مرتبہ ایک یہودی اور ایک منافق کے درمیان کسی بات پر تنازعہ پیدا ہو گیا یہودی نے اپنا مقدمہ حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا (وہ جانتا تھا کہ حضور ﷺ ہمیشہ سچ اور حق بات کہیں گے کسی کی طرفداری نہ کریں گے) اور منافق نے (بجائے حضور ﷺ کے) کعب الاشرف کے سامنے مقدمہ رکھنا چاہا پھر دونوں نے حضور ﷺ کو حکم بنالیا آپ ﷺ نے دونوں کی بات سن کر یہودی کے حق میں فیصلہ کیا اس پر منافق راضی نہ ہوا (اور کہا کہ حضور ﷺ تو نرم دل کے ہیں ہو سکتا ہے کہ تمہارے اسلام کے لئے انہوں نے تمہارے ساتھ نرمی کر لی ہو گویا یہ فیصلہ درست نہیں ہوا) اس نے یہودی سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ مقدمہ عمر فاروق کے پاس لے جاؤں تاکہ وہ بات پوری طرح سنیں اور فیصلہ کریں

Scanned with CamScanner

یہودی نے کہا تم جہاں چاہو لے چلو چونکہ میں سچ پر ہوں اسلئے مجھے کوئی فکر نہیں جب یہ
دونوں حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور بات کی حضرت عمرؓ کو جیسے ہی معلوم ہوا کہ یہ دونوں
حضور علیہ ﷺ کی عدالت سے ہو کر آئے ہیں تو آپ نے منافق سے اس کی تصدیق چاہی جب
اس نے تصدیق کی تو فرمایا کہ یہیں ٹھہریئے میں ابھی آتا ہوں آپ اندر تشریف لے گئے
اور تلوار لے کر آئے اور منافق کی گردن اڑا دی پھر آپ نے فرمایا کہ میں ایسا ہی فیصلہ کرتا
ہوں اس کا جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ پر راضی نہ ہو
هكذا اقضى لمن لم يرض بقضاء الله ورسوله ﷺ (ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۴۷)
اسکے کسی ساتھی نے جب حضور علیہ ﷺ سے کہا کہ عمرؓ نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا ہے تو
آپ نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ عمر ایک مؤمن کے قتل کی جرات کرے اللہ تعالیٰ نے
اس پر یہ آیت اتاری (صواعق محرقہ ص ۳۵۱)

فلا وربك لايؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لايجدوا
فی انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما (پ ۵ النساء ۶۵)
(ترجمہ) سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مؤمن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تجھ کو
ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے پھر نہ پاویں اپنے جی میں
تنگی تیرے فیصلہ سے اور قبول کریں خوشی سے

اس وحی کے ذریعہ حضرت عمرؓ کے اس عمل کی تصویب و تائید کی گئی اور بتایا کہ حضرت
عمرؓ نے جو کچھ کیا ہے وہی اصل ہے کسی بھی روایت سے معلوم نہیں ہوتا کہ حضور علیہ ﷺ
نے حضرت عمرؓ کے خلاف کوئی مقدمہ قائم کیا ہو اس میں حضرت عمر فاروقؓ کی ایمانی
غیرت اور محبت رسول کی اعلیٰ ترین گواہی نہیں تو اور کیا ہے

Scanned with CamScanner

(۶) ……… شراب خانہ خراب کی حرمت پہلے کس دل میں ابھری

عرب میں شراب خانہ خراب پینا پلانا کوئی معیوب نہ تھا تاہم اس وقت کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو کبھی شراب کے قریب نہ گئے تھے شراب انسانی دل ودماغ کو کس بری طرح متاثر کرتا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اور اس سے انسانی اخلاق وکردار کس طرح مجروح ہوجاتے ہیں وہ بھی اب کوئی چھپی بات نہیں ہے ان ممالک میں جہاں شراب کا دور دورہ ہے اس کی برائیوں اور اس سے پیدا ہونے والی جسمانی اور اخلاقی بیماریوں نے کس طرح پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اس کا مشاہدہ ہر کوئی باآسانی کرسکتا ہے نئی تحقیقات بتارہی ہیں کہ شراب صرف گھر اور عقل کو ہی برباد نہیں کرتی اس سے کینسر جیسی خطرناک بیماری بھی جنم لیتی ہے (اللہ سب مسلمانوں کی اس سے حفاظت فرمائے)

مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد حضرت عمر فاروق حضرت معاذ بن جبل اور چند انصاری صحابہ حضور علیہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ شراب اور قمار انسان کی عقل کو خراب کرتے ہیں اور اس سے مال بھی برباد ہوتا ہے اس لئے ان کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ اور حضرت عمرؓ نے اللہ سے دعا بھی کی

اللهم بين لنا في الخمر فانها تذهب المال والعقل (ریاض ص۲۹۶)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی خواہش تھی کہ اب مسلمانوں کو اس سے رک جانا چاہیئے تاکہ نہ عقل خراب ہو نہ مال برباد ہو اللہ تعالی نے اس کے جواب میں فرمایا

قل فيهما اثم كبير ومنافع للناس (پ۲ البقرة ۲۰۹)

(ترجمہ) کہہ دے ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور فائدہ بھی ہے لوگوں کے لئے

Scanned with CamScanner

گو اس سے اشارہ تحریم خمر کی طرف تھا مگر چونکہ صاف طور پر اس کے حرام ہونے اور چھوڑنے کا حکم نہ تھا اسلئے حضرت عمر فاروق نے پھر اللہ کے حضور عرض کی

اللهم بين لنا فى الخمر بيانا شافيا

اس پر یہ آیت نازل ہوئی

يا ايها الذين آمنوا لاتقربو االصلوة وانتم سكارى حتى تقولوا ماتعلمون (پ۵ النساء ۴۲)

(ترجمہ) اے ایمان والو نزدیک نہ جاؤ نماز کے جس وقت کہ تم نشہ میں ہو یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو

اس میں بھی شراب کے حرام ہونے کی تصریح نہ تھی گو نشہ کی حالت میں نماز کی ممانعت ہو گئی اور یہ قرینہ اسی کا تھا کہ غالبا یہ چیز اب عنقریب حرام ہونے والی ہے...... حضرت عمر فاروق نے دوسری آیت سن کر پھر اللہ کے حضور عرض کی

اللهم بين لنا فى الخمر بيانا شافيا فما نزلت هذه الاية قال عمر انتهينا يا رب (تفسیر کبیر ج ۱۲ ص ۶۸)

اللہ تعالی نے اس کے جواب میں سورہ مائدہ کی آیتیں اتاریں اور فرمایا کہ

رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه (پ ۷ المائدہ ۹۰)

(ترجمہ) یہ سب گندے کام ہیں شیطان کے سوان سے بچتے رہو

اس آیت میں صاف صاف بت پرستی کی طرح شراب جیسی گندی چیز سے بھی اجتناب کرنے کا حکم دیا چنانچہ حضرت عمر فاروق ﴿ فهل انتم منتهون ﴾ سنتے ہی پکار اٹھے ﴿ انتهينا انتهينا ﴾ فقال عمر رضى الله عنه انتهينا يا رب (روح المعانی ج ۱ ص ۵۰۶) ب

Scanned with CamScanner

لوگوں نے شراب کے مٹکے توڑ ڈالے خم خانے برباد کر دیئے (فوائد القرآن ص ۱۵۸۔ ریاض ص۲۹۶)

دیکھئے اللہ تعالی نے کس طرح حضرت عمر فاروق کی دلی مراد کو پورا فرمایااور مسلمانوں کو جس چیز سے روحانی اور اخلاقی نقصان پہنچ رہا تھا حضرت عمر فاروق کی مخلصانہ پکار نے اس سے مسلمانوں کو محفوظ کر دیاامام سیوطی نے امام نووی (۶۷۶ھ) سے نقل کیا ہے کہ

آپ کی رائے کے موافق ہی اللہ نے شراب کو حرام قرار دیا ہے (تاریخ الخلفاء ص ۱۲۵)

امام علی بن الواحدی کہتے ہیں کہ یہ آیت عمر بن خطاب معاذ بن جبل اور انصار کی ایک جماعت کے بارے میں اتری (اسباب نزول قرآن ص ۶۴۔ روح المعانی ج ا ص ۵۰۶)

(۷) ☆......ازواج مطہرات کے وقار واحترام کا خیال

حضور اکرم ﷺ کی اوزاج اس امت کی مائیں ہیں ﴿وازواجه امهاتهم۔القرآن)اور ام المؤمنین ہونے کے ناتے وہ اس لائق ہیں کہ ان پر کسی طرح کی کوئی غلط آنکھ نہ اٹھے اور نہ کسی کے دل میں کوئی غلط جذبات پیدا ہوں کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ حضور ﷺ کی ازواج کا عام مردوں کے ساتھ اختلاط ہو جاتا تھا حضرت عمر فاروق کے دل پر یہ بات گراں گذرتی تھی حضرت انس کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ حضور آپ کے پاس ہر قسم کے لوگوں کا آنا جانا رہتا ہے اگر آپ ازواج مطہرات کو پردہ کرنے کا حکم فرمادیں تو اچھا ہے تا کہ ان پر کسی کی نظر نہ پڑے اس پر اللہ تعالی نے آیت نازل فرمائی

یا ایھاالذین آمنوا لاتدخلوا بیوت النبی (پ۲۲الاحزاب ۵۳)

(اسباب نزول قرآن ص ۳۴۵)

Scanned with CamScanner

تو حضرت عمر فاروق فرماتے تھے کہ یہ حکم میری خواہش پر اترا تھا صحابی رسول

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں

قال عمر قلت یارسول اللہ ﷺ یدخل علیك البر والفاجر فلو امرت امهات المؤمنین بالحجاب فانزل الله آیة الحجاب (صحیح بخاری ج۲ص ۷۰۶)

امام نووی نے تہذیب میں لکھا ہے کہ اللہ نے حضرت عمر کی رائے اسیران جنگ بدر پر، پردہ، مقام ابراہیم اور شراب کے حرام ہونے پر صاد کیا ہے (تاریخ الخلفاء ص ۱۲۵)

(۸) حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کو حضور کی ہم دامنی پر غیرت دلانا

حضرت عمر فاروق کہتے ہیں

ایک مرتبہ حضور ﷺ کو غیرت دلانے کے لئے ازواج مطہرات ایک زبان ہو گئیں تو میں نے ازواج مطہرات سے کہا تم اپنی اس حرکتوں سے باز آجاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے بدلے نبی کریم ﷺ کو تم سے بہتر ازواج عطا کرے گا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی (اسباب نزول قرآن ص ۳۰۱ للامام الواحدی ۴۶۸ھ) اور انہیں الفاظ میں اللہ نے یہ بات اتاری

حضرت عمر فاروق نے کہتے ہیں

اجتمع نساء النبی فی الغیرة علیه فقلت لهن عسی ربه ان طلقکن ان یبدله ازواجا خیرا منکن فنزلت کذلك (صحیح بخاری ج۲ص ۷۳۱)

تو قرآن انہیں الفاظ میں یہ آیت نازل ہوئی (تاریخ الخلفاء ص ۱۲۵)

حضرت امام بخاری حضرت عمر فاروق سے نقل کرتے ہیں

بلغنی معاتبة النبی ﷺ بعض نسائه فدخلت علیهن فقلت ان انتهیتن او لیبدلن الله رسوله خیرا منکن حتی اتت احدی نسائه قالت یا عمر اما فی رسول الله مایعظ نسائه حتی تعظهن انت فانزل الله عسی ربه ...... مسلمات آلایة (صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۴۴۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۶۹)

(۹) ☆...... فتبارك الله أحسن الخالقين

حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں کہ جب سورہ المؤمنون کی آیت ﴿لقد خلقنا الانسان من سللة من طین ﴾ سے لے کر ﴿ ثم انشاناه خلقا آخر﴾ نازل ہوئی تو میں نے کہا فتبارك الله احسن الخالقین اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ اسی طرح نازل فرمائے (اسباب نزول قرآن ص ۳۰۱ للواحدی۔ کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۵۵)

گویا یہ الفاظ پہلے اللہ نے حضرت عمر کے دل پر اتارے یہ آپ کی شان تحدیث تھی کہ خدا اس طرح اپنی بات ان کے دل میں ڈال دیتا رہا حضرت امام سیوطی لکھتے ہیں کہ

یہ روایت کئی طریقوں سے حضرت ابن عباس کی زبانی مروی ہے جسے میں نے اپنی مسند میں نقل کر دیا ہے (تاریخ الخلفاء ص ۱۲۵)

امام محب طبری لکھتے ہیں

ومنها موافقته فی قوله تعالی فتبارك الله احسن الخالقین (ریاض ص ۲۹۴)

(۱۰)......ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی برات

واقعہ افک کے موقع پر جب حضور علیہ السلام پریشان تھے تو آپ نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا

Scanned with CamScanner

حضرت عمر فاروق نے کہا اے اللہ کے رسول آپ کا نکاح کس نے کیا تھا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ
نے یہ سن کر حضرت عمر نے کہا کہ کیا آپ کا گمان ہے کہ آپ کے رب نے آپ سے
ساتھ کوئی زیادتی کی ہے کوئی بات چھپائی ہے کوئی دھوکہ کیا ہے؟

افتظن ان ربك دلس عليك فيها سبحانك هذا بهتان عظيم (ریاض ص ۲۹۵)

اس صورت میں تو اللہ تعالیٰ کبھی بھی تہمت کے واقعہ کو آپ سے پوشیدہ نہیں رکھے گا
خدا حضرت عائشہؓ پر یہ سب کچھ سراسر بہتان باندھا گیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت
عائشہ کو تہمت سے پاک وصاف قرار دیا اور اللہ نے حضرت عمر کی تائید میں فرمایا

سبحانك هذا بهتان عظيم فانزل الله ذلك على وفق ماقال عمر (ریاض ص ۲۹۵)

(۱۱)...... جنگ بدر میں تائید ایزدی

☆...... غزوہ بدر کے معاملے میں حضور ﷺ نے صحابہ کرام کی مجلس شوریٰ سے مشورہ
لیا کہ کیا کرنا چاہیئے حضرت عمر نے کہا کہ ہمیں ان کے ساتھ جنگ کرنی چاہئیے تو اللہ تعالیٰ
نے آپ کی رائے کے موافق یہ آیت اتاری

كما اخرجك ربك من بيتك بالحق وان فريقا من المؤمنين لكارهون (پ۹ الانفال ۵)

(۱۲) ☆...... یہود حضرت جبرئیل کے دشمن ہیں

امام علی بن احمد الواحدی (۴۶۸ھ) لکھتے ہیں

جب یہودیوں نے حضرت عمر سے کہا کہ جبرئیل تو ہمارا دشمن ہے تو آپ نے پوچھا کہ

تمہارا دوست کون ہے انہوں نے کہا وہ میکائیل ہیں اس پر حضرت عمر نے جواب دیا میں تو اس بات کا گواہ ہوں کہ جبرئیل کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ میکائیل کے دوستوں سے دشمنی رکھے اور نہ ہی میکائیل کے لئے جائز ہے کہ وہ جبرئیل کے دشمنوں سے دوستی رکھے کیونکہ وہ دونوں اکٹھے ہیں اور ان کے ساتھ جو دوسرے ہیں وہ جن کے دشمن ہوتے ہیں سب ان کے دشمن ہوتے ہیں اور جن کے وہ دوست ہوتے ہیں سب دوست ہوتے ہیں

اسکے بعد حضرت عمر وہاں سے نکل آئے آپ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ حضور ﷺ سے ان کی ملاقات ہوئی آپ نے فرمایا اے ابن الخطاب کیا میں تمہیں وہ آیات پڑھ کر نہ سناؤں جو مجھ پر (تھوڑی دیر پہلے) نازل ہوئی ہیں آپ نے کہا جی ہاں......اس پر حضور ﷺ نے یہ آیتیں پڑھیں

قل من كان عدوا لجبرئيل ...... من كان عدوا لله وملائكته ورسله وجبرئيل وميكل فان الله عدو للكفرين (اسباب نزول قرآن ص ۲۸۔ریاض ص ۲۹۶ تاریخ الخلفاء ص ۱۲۶)

(ترجمہ) آپ کہہ دیجئے کہ جو کوئی جبرئیل کا دشمن ہووے......جو کوئی ہووے دشمن اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبرئیل ومیکائیل کا تو اللہ دشمن ہے ان کافروں کا

حضرت عمر فاروق نے جب یہ آیات سنیں تو عرض کیا

﴿ والذی بعثك بالحق انه الذی خاصمتم به آنفا ﴾

اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے یہ اس معاملہ کے بارے میں ہے جس پر میں نے تھوڑی دیر قبل یہودیوں سے بات کہی تھی (ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۱۲)

Scanned with CamScanner

(۱۳) ☆...... گھروں میں داخل ہونے کی اجازت لیا کرو۔

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق اپنے گھر میں آرام فرمارہے تھے اسی حالت میں ایک نو
بغیر اجازت اندر کمرے میں انہیں بلانے کے لئے داخل ہو گیا اس کا اس طرح اندر آنا آپ
کو ناگوار گزرا چنانچہ انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کی کہ میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ
ہمیں استئذان کے بارے میں امر و نہی سے مطلع فرمادے چنانچہ اللہ نے یہ آیت (پ ۱۸
النور آیت ۵۸) نازل فرمائی جس میں بتایا گیا کہ اجازت لے کر آنا چاہئیے

یا ایھا الذین آمنوا لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم (الایۃ)

(اسباب نزول قرآن ص ۳۱۶۔ ریاض ص ۲۹۷)

(۱۴) ☆...... منافقین کے لئے استغفار نہ کی جائے

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ جب قرآن کی یہ آیت اتری کہ اے پیغمبر آپ
ان منافقین کے لئے ستر مرتبہ استغفار کریں تو بھی اللہ ان کو نہیں بخشے گا

ان تستغفرلھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم (پ ۱۰ سورہ توبہ)

اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں ستر مرتبہ سے زیادہ کروں گا اور آپ نے اس پر عمل بھی
شروع فرمادیا اس پر حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ انہیں کبھی نہیں بخشے گا ان کے
لئے آپ استغفار کریں یا نہ کریں چنانچہ اللہ نے یہ بات حضرت عمر کی تائید میں نازل فرمائی

فلا أزیدن علی السبعین واخز بالاستغفار فقال عمر یا رسول اللہ واللہ
لا یغفر اللہ لھم سواء أستغفرت لھم أم لم تشتغفرلھم فنزلت سواء

علیہم استغفرت لھم ام لم تستغفرلھم (ریاض ص ۲۹۴)

حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے صحابہ کا بالاتفاق یہ موقف تھا کہ حضرت عمر کی باتوں کو اللہ کے ہاں اس قدر شرف حاصل ہے کہ وہ قرآن کی آیتیں بن کر اتر تیں تھیں (ریاض)

اگر کسی کو حضرت ابن عمر کی بات سے اتفاق نہ ہو وہ حضرت علی مرتضٰی کا یہ بیان دیکھیں

ان عمر لیقول القول فینزل القرآن بتصدیقه وعنه کنا نری ان فی القرآن لکلاما من کلامه ورایا من رایه (ریاض ص ۲۹۸)

حافظ ابن عبدالبر مالکی (۴۶۳ھ) لکھتے ہیں

ونزل القرآن بموافقته فی اسری بدر وفی الحجاب وفی تحریم الخمر وفی مقام ابراهیم (استیعاب ج ۲ ص ۴۶۲ تحت الاصابہ)

امام جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ) کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ بن شیبہ نے اپنی کتاب فضائل الامامین میں حضرت عمر سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالی نے میری رائے سے بیس سے زائد مقامات پر اتفاق فرمایا

مفسر قرآن حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں

اللہ تعالی نے انہیں صفائے باطن اور عقل سلیم اس قدر عطا کی تھی کہ بیس مواقع سے زیادہ ان کی رائے کے مطابق آیات قرآن نازل ہوئیں (سیف مسلول ص ۴۵۹)

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں

ہر شخص پر واضح ہے کہ تقریبا بیس بائیس مقامات ایسے ہیں جہاں فاروق اعظم

Scanned with CamScanner

کی رائے پروردگار کی عین موافق تھی جن کا تذکرہ قرآن کریم اور احادیث میں موجود ہے۔

آپ ایک وعظ میں فرماتے ہیں

حضرت عمر کو بارہا ایسا قصہ پیش آیا کہ کہ وحی سے ان کو توافق ہو گیا بعض دفعہ تو وحی انکی رائے کے موافق نازل ہوئی اور بعض دفعہ بلفظہ توافق ہوا کہ وحی انہی الفاظ میں نازل ہوئی جو حضرت عمر کی زبان سے نکلے تھے

آپ ایک اور وعظ میں فرماتے ہیں

حضرت عمر کو بارہا ایسا قصہ پیش آیا کہ کہ وحی سے ان کو توافق ہو گیا بعض دفعہ تو وحی انکی رائے کے موافق نازل ہوئی اور بعض دفعہ بلفظہ توافق ہوا کہ وحی انہی الفاظ میں نازل ہوئی جو حضرت عمر کی زبان سے نکلے تھے

☆......ایک شبہ اور اس کا ازالہ

حضرت عمرؓ کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ بسا اوقات بعینہ قرآنی الفاظ بن کر نازل ہوئے، کیا اس سے قرآن کے شان اعجاز پر حرف نہیں آتا؟

☆......الجواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی ایک بحث میں اس شبہ کو اس طرح دور فرماتے ہیں

در حقیقت محدث کو کچھ مناسبت ہوتی ہے ملاء اعلی سے اور ملاء اعلی کے فرشتوں کی اس کے پاس آمد و رفت ہوتی ہے جن سے کبھی کبھی بعض وہ باتیں پہلے ہی معلوم ہو جاتی ہیں جو حضور ﷺ کے پاس بذریعہ وحی آنے والی ہیں اور

Scanned with CamScanner

پھر جب وحی آجاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وحی ان کی رائے اور انہی کے کلام کے موافق نازل ہوئی ہے اس تقریر سے وہ شبہ بھی رفع ہو گیا جو بعض وقت پیش آتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے پہلے کوئی بات فرمائی بعد میں وحی نازل ہوئی جس سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ قرآن معجز نہیں حضرت عمرؓ اس جیسے کلام پر قادر تھے تو بعض لوگوں نے اس کا یہ جواب دیا کہ اعجاز قرآن باعتبار پوری سورت کے ہے اور حضرت عمرؓ سے اگر کبھی ظہور ہوا تو صرف ایک یا دو آیتوں کی حد تک نہ کہ پوری سورت۔ لیکن صحیح جواب وہ ہے جو ہم نے عرض کیا ہے کہ یہ حضرت عمر کا کلام نہیں ہے یہ بھی اسی خزانہ غیب سے ہے۔ حضرت عمرؓ کو ملاء اعلی سے مناسبت اور تعلق کی وجہ سے پہلے ہی ایک آدھ بات مل جاتی تھی اور اس کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ ایک چیز کا قبل از نزول انکشاف ہو گیا علاوہ ازیں حضرت عمر کو جو یہ رتبہ نصیب ہوا ہے یہ سب کچھ قرآن اور حضور ﷺ کی اتباع کی بدولت ہوا نہ کہ مقابلے میں آنے سے۔ (فضل الباری ج ا ص ۱۳۳)

ان حقائق سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت عمر فاروق کو بڑا عجیب مقام عطا فرمایا تھا بسا اوقات وہ اپنا ارادہ حضرت عمرؓ کے دل میں اتارتے اور پھر یہ ارادہ خداوندی حضرت عمر کے ہاتھوں پورا ہو جاتا تھا آپ کبھی نماز میں امام ہوتے تو اسی نماز میں ارادہ خداوندی آپ کے دل میں ایک ترتیب سے اتار دیتا اور آپ نماز کی حالت میں جو نقشے تیار دیکھتے اللہ کی نصرت پھر اسی طرح اترتی اور آپ کی فوج پوری تیزی سے کامیابی کا سفر طے کرتی تھی حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں

انی لاجهز جیشی وانا فی الصلوۃ (صحیح بخاری ج ا ص ۱۶۳)

میں نماز میں اپنا لشکر ترتیب دیتا ہوں

حضرت عمر فاروق کا یہ کہنا کہ میں نماز میں اپنے لشکروں کو ترتیب دیتا ہوں کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ نماز میں آپ کا دھیان اللہ کی طرف نہ ہوتا تھا بلکہ فوج کی تیاری و ترتیب میں رہتا تھا کیا حضرت عمر فاروق کو اتنی بات بھی معلوم نہ تھی کہ نماز میں دھیان اللہ کی طرف ہونا ضروری ہے اور بالخصوص جبکہ آپ امیر المؤمنین بھی تھے اور اکثر و بیشتر نماز کی امامت بھی فرماتے تھے ایک ہی وقت میں ظاہر ہے کہ دونوں طرف دھیان نہیں لگایا جاتا حقیقت یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق جب اللہ کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو اللہ اس حالت میں ان پر اپنی باتیں کھول دیتا تھا یہ ہر کسی کا مقام نہیں کہ اس کھڑکی میں سے جھانکنے کی جرات کرے حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ لکھتے ہیں

جو کچھ حضرت عمر سے منقول ہے کہ نماز میں سامان لشکر کی تدبیر کیا کرتے تھے تو اس قصہ سے مغرور ہو کر اپنی نماز کو تباہ نہ کرنا چاہیئے

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

بلند پاک ہستیوں کو اپنے جیسا نہ سمجھو اگرچہ لکھنے میں شیر (جانور) اور شیر (دودھ) ایک جیسے لکھے جاتے ہیں لیکن حقیقت دونوں کی مختلف ہوتی ہے

حضرت خضر علیہ السلام کے لئے تو کشتی توڑنے اور بے گناہ بچے کو مارنے میں بڑا ثواب تھا (کیونکہ وہ تکوین الہی کی تعمیل کر رہے تھے) اور دوسروں کے لئے ایسا کرنا نہایت درجہ کا گناہ ہے جناب فاروق اعظم کا وہ درجہ تھا کہ لشکر کی تیاری نماز میں خلل انداز نہ ہوتی تھی بلکہ وہ نماز کے کامل کرنے والے امور میں سے تھی اسلئے کہ وہ تدبیر اللہ تعالیٰ کے الہامات میں سے آپ کے دل میں ڈالی جاتی تھی اور جو شخص خود کسی امر کی تدبیر کی طرف متوجہ ہو

Scanned with CamScanner

خواہ وہ امر دینی ہو یا دنیاوی بالکل اس کے بر خلاف ہے اور جس شخص پر یہ مقام کھل جاتا ہے وہ جانتا ہے (صراط مستقیم ص ۹۶)

حضرت امام بخاری نے حضرت عمر فاروق کا یہ بیان کتاب التہجد میں نقل کیا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا آپ کے ساتھ یہ معاملہ کبھی رات کی ان گھڑیوں میں ہوتا تھا جب آپ اکیلے اپنے رب کے حضور حاضر ہوتے تھے آپ اپنے پروردگار سے جو مانگتے اور جس طرح طلب کرتے اللہ تعالیٰ آپ کو عطا فرماتا اور آپ کی مرادیں پوری کرتا تھا اور یہ بات اس امت کے امین حضرت ابو عبیدہ بن جراح کو بھی معلوم تھی کہ آپ نے جب بھی اللہ کے آگے ہاتھ پھیلائے اللہ نے آپ کی جھولی ضرور بھر دی کبھی اسے خالی واپس نہ کیا حاصل یہ کہ حضرت عمر فاروق نے جب کبھی کسی بات کی تمنا کی وہ در حقیقت ارادہ خداوندی کے ظہور کی گھڑی ہوتی جو آپ کے دل پر پہلے القاء کر دیا گیا ہوتا اور جب آپ کبھی اپنی اس تمنا کا اظہار فرماتے تو اللہ تعالیٰ اسے آیات قرآنی بنا کر بھیج دیتا یہ آپ کے اپنے الفاظ نہ تھے یہ وہی ارادہ خداوندی (کلام الٰہی) تھا جو آپ سے ظہور میں آتا ۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

حضرت عمر نبی نہ تھے تاہم آپ میں شان محدثیت پوری طرح جلوہ گر تھی جس کی شہادت خاتم النبیین ﷺ نے دی تھی یہ وہ مقام ہے جس میں اللہ تعالیٰ محدثوں سے بولتا ہے بغیر اس کے کہ وہ نبی ہوں

آیئے اب ہم آنحضرت ﷺ کی احادیث کی روشنی میں حضرت عمر فاروق کا مقام کی جھلک دیکھیں ۔

اللہ اللہ رتبہ و عظمت میں تھے کتنے بلند ہر ادا آئی نبی کو بے گماں ان کی پسند

Scanned with CamScanner

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ احادیث نبوی کی روشنی میں

(۱)..... حضرت عمر فاروقؓ کا مقام محدثیت

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

لقد کان فیمن خلا من قبلکم من الامم ناس یحدثون فان یکن فی امتی منهم احد فهو عمر بن الخطاب (مسند الامام الطحاوی ج۹ ص ۲۲۲)

کان فی الأمم محدثون فان یکن فی أمتی أحد فعمر بن الخطاب (مستدرک حاکم ص ۹۳)

گزشتہ امتوں میں محدث ہوتے تھے پس اگر میری امت میں سے کوئی ہے تو وہ عمر بن خطاب ہیں

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

قد کان فیما قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یك فی امتی احد فعمر (صحیح بخاری ج۱ ص ۵۲۱ المصنف لابن ابی شیبہ ج۶ ص ۳۵۶)

(ترجمہ) بیشک تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوئے تھے جنہوں نے خدا سے شرف ہمکلامی پایا لیکن وہ نبی نہ ہوئے میری امت میں اگر کوئی ایسا ہے تو وہ عمر ہیں

Scanned with CamScanner

محدث وہ لوگ ہوتے ہیں جو پیغمبر تو نہیں ہوتے مگر وہ پیغمبروں کے بعد اللہ کی زبان بنتے ہیں خدا تعالیٰ ان سے ہم کلام ہوتا ہے اور ان کے دلوں پر خدا کے ارادے اترتے ہیں اور ان کی زبان بسا اوقات پہلے ہی وہ بات کہہ دیتی ہے جو حقیقت میں کلام الٰہی ہوتا ہے حضرت عمر فاروق کو اس امت کے پہلے محدث ہونے کا شرف حاصل ہوا اور آپ کے محدث ہونے پر لسان نبوت نے گواہی دی ہے آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کے باعث آپ کے مقام محدثیت کو ماننا لازم ہے اور یہی اہل حق کا اعتقاد ہے

محدث حافظ تور بشتی کہتے ہیں کہ محدث صادق الظن بزرگ کو کہتے ہیں ان کے قلوب میں ملاء اعلیٰ سے کوئی چیز ڈالی جاتی ہے اور پھر اسی طرح ہوتا ہے جیسے انہوں نے اس کی کسی کو رائے دی تھی (مرقات ج ۹ ص ۳۸۹۳)

حضرت امام طحاوی ابراہیم بن سعد سے نقل کرتے ہیں کہ یہ صاحب الہام لوگ ہیں

هم الذين يلهمون (مسند طحاوی ج ۹ ص ۲۲۲)

علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی ابن وھب سے نقل کرتے ہیں محدث وہ لوگ ہوتے ہیں جو نبوت کا مقام پائے بغیر درست بات تک پہنچ جاتے ہیں ملهمون وهي الاصابة بغير نبوة (فتح الباری ج ۷ ص ۶۲) امام سفیان بن عیینہ (۱۹۸ھ) نے اس کا معنی مفهمون بتایا ہے (منہاج السنۃ ج ۸ ص ۷۴) یعنی فہم وبصیرت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز رہنے والے

شیخ ابو نصر سراج طوسی (۳۷۸ھ) لکھتے ہیں

کسی اہل فہم سے محدث کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے کہا یہ صدیقین کے درجات کا بلند ترین مقام ہے حضرت عمر فاروق کے محدث ہونے کی علامات خود ان کی ذات سے نمایاں ہوتی ہیں (کتاب اللمع فی التصوف ص ۱۹۹)

Scanned with CamScanner

حضرت امام جعفر صادق کے والد محترم حضرت امام محمد باقر سے جب محدث کا معنی پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا

اما المحدث فهو الذی یحدث فیسمع ولا یعاین ولا یری فی منامه (الشافی شرح اصول کافی ج ۲ ص ۲۳)

محدث وہ ہے جو ملائکہ سے ہم کلام ہوتا ہے ان کا کلام سنتا ہے لیکن اسے دیکھتا نہیں اور نہ خواب میں نظر آتا ہے

عالم تشریع میں سب سے اونچا مقام نبوت و رسالت کا ہے اور عالم تکوین میں ملائکہ کا ۔ نبوت اور رسالت کے نیچے مجتہد کا مقام ہے اور ملائکہ کے بعد ان کے ساتھ بنی نوع انسان کے وہ نفوس قدسیہ ہیں جنہیں ﴿فالمدبرات أمرا﴾ میں داخلہ ملا ہو اس دائرہ میں سب سے اونچی پرواز محدث کی ہے وہ تشریعاً نبوت کے ماتحت ہوتا ہے مگر تکویناً اس کا رابطہ عالم علوی سے ہوتا ہے جو یہ مقام پالے پھر اسکے دل میں عام لوگوں کی خیر خواہی فوارے کی طرح موجزن رہتی ہے

ہواؤں اور پانیوں کو حکم دینا عالم تشریع کی بات نہیں عالم تکوین کی ایک کڑی ہے حضرت عمر اس روحانی مقام پر تھے کہ خطبہ میں ایک بات کہیں تو وہ ہزاروں میل سے ساریہ کے کانوں سے جا ٹکرائے اور پانی کو خط لکھیں تو وہ پھر ایسی چال چلے کہ اب تک خشک نہ ہونے پائے یہ انداز خطاب اور حکم حاکم آپ نے کہیں غیر نبی میں دیکھا تو وہ محدث میں دیکھا ہے اور محدث اس امت میں حضرت عمر فاروق تھے

علامہ طاہر فتنیؒ (۹۸۶ھ) کہتے ہیں کہ یہ صفت احادیث صحیحہ میں صرف حضرت عمر فاروق کیلئے وارد ہوئی ہے (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۷۶)

Scanned with CamScanner

حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) نے حضرت عمر فاروق کی اس فضیلت کو بیان کرتے ہوئے یہ سرخی جمائی ہے

فضیلت محدثیت کا اثبات فاروق کے لئے جو مماثل وحی ہے (ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۴۹۱)

حکیم الامت حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں

آنحضرت ﷺ نے خبر دی کہ پہلی امتوں میں ایسے لوگ تھے جن کے دل میں اللہ تعالی کی طرف سے باتیں القاء کی جاتی تھیں یعنی انہیں الہام ہوتا تھا اور میری امت میں اگر کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمر ہیں حضرت عمر فاروق کا صاحب الہام ہونا آپ کی کرامت اور بزرگی کو ظاہر کرتا ہے اور احادیث میں لفظ ان یکن یعنی اگر کا لفظ اس لئے لایا گیا تاکہ انتہائے وثوق ظاہر ہو اور کلام میں قوت پیدا ہو جیسے کوئی شخص اپنے پکے دوست سے یوں کہے کہ اگر دنیا میں میرا کوئی یار ہے تو تم ہو اس جملہ سے کسی سمجھ دار کو اس کی یاری اور دوستی میں وہم اور شک پیدا نہیں ہوتا بلکہ بے انتہا کی دوستی کو ظاہر کرتا ہے جبکہ پچھلی امتوں میں صاحبان الہام ہوا کرتے تھے تو ملت اسلامیہ جو باعتبار علم و فضل افضل تر ہے اس نعمت الہام سے زیادہ تر مشرف ہوئی ان حدیثوں میں کوئی لفظ تو کیا کوئی نقطہ تک ایسا نہیں جو حضرت عمرؓ کے سوائے دوسرے پر منحصر اور دلالت کرتا ہو (کرامات صحابہ ص ۲۰)

(نوٹ) حدیث میں فان یك (اگر کوئی ہے) سے کسی شک میں نہ پڑنا چاہیئے کیونکہ کبھی شرط جزاء اور یقین کے موقع پر بھی آتا ہے جیسے اہل عرب کہتے ہیں ان کنت عملت لك فوفنی حقی یعنی مزدور جب مالک سے مزدوری مانگتا ہے اور مالک دینے میں کمی کرتا ہے

Scanned with CamScanner

تو مزدور کہتا ہے کہ اگر میں نے تمہارا کام کیا ہے تو مجھے میرا حق پورا دے دو حالانکہ اس موقع پر مزدور کو اپنی مزدوری کرنے کا پورا یقین حاصل ہوتا ہے حضور ﷺ کو کیوں کر شک ہو سکتا تھا کیونکہ آپ کی امت خیر الامم ہے پس کوئی وجہ نہ تھی کہ امم سابقہ میں تو محدث ہوں اور آپ کی امت میں نہ ہوں (ازالۃ الخفاء ج ۱ ص ۵۲ حاشیہ)

سو حضرت عمر فاروق کے محدث الامت ہونے میں کوئی شبہ نہیں اور یہ ایک بڑا اور بجل فخر مرتبہ ہے تاہم یہ مرتبہ صدیق سے نیچے ہے اللہ تعالی نے حضرت ابوبکر صدیق کا مقام اس سے بہت آگے رکھا ہے شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی صدیق اور محدث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

حدیث میں صدیق اور محدث دونوں کا تذکرہ آتا ہے چنانچہ صدیق اکبر تو صدیق ہیں ہی۔ اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتا تھا اگر اس امت میں کوئی محدث ہے تو عمرؓ ہے۔ ان درجوں میں کیا فرق ہے؟
محدث کے معنی جس سے بات کی جائے یہاں مراد یہ ہے کہ فرشتہ جس سے کلام کرے صدیق کا درجہ محدث سے بڑا ہوتا ہے صدیق بالکلیہ فنافی الرسول ہوتا ہے اور صدیق کے حالات وصفات رسول کے حالات وصفات کا عکس ہوتے ہیں چنانچہ صلح حدیبیہ کے وقت یہ صلح حضرت عمرؓ کو ناگوار گذری تو حضور ﷺ کی خدمت میں جا کر کچھ سوالات کئے حضور ﷺ نے ان سوالات کا جواب دے دیا پھر حضرت عمرؓ صدیق اکبرؓ کے پاس آئے اور وہی سوالات کئے تو صدیق اکبر نے بھی ان سوالات کے بعینہ وہی جواب دئے جو حضور ﷺ نے دئے تھے حالانکہ صدیق اکبر نے پہلے حضور ﷺ کے جواب نہیں سنے تھے

Scanned with CamScanner

ایسا ہی ابتداء وحی کی سختی کے وقت حضور ﷺ جن صفات کو ذکر کر کے حضرت خدیجہ نے حضور ﷺ کو تسلی دی تھی بعینہ وباللفظ ابن الدغنہ نے حضرت صدیق اکبر کے لئے بیان کئے جب آپ نے مکہ سے نکلنے کا ارادہ کیا تھا محدث اس درجہ تک نہیں پہنچ سکتا گو بعض وقت اس کو ملاء اعلیٰ کی ایک دو باتیں نبی اور صدیق سے پہلے ہی معلوم ہو جائیں جس کی وجہ سے کبھی کبھی اس کی رائے اور بعض باتیں پورے طور پر وحی کے موافق ہو جاتی ہیں جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بطور فخر حضرت عمر فرماتے ہیں وافقت ربی فی ثلث میری رائے نے موافقت کر لی میرے رب سے تین باتوں میں...... اصل میں حضرت عمر کی رائے کے ساتھ وحی کی موافقت ہوئی تھی مگر ادب کے لحاظ سے حضرت عمر نے وافقت ربی کہا وافقنی ربی نہیں کہا پردہ اور دوسرے چند احکام میں وحی کا حضرت عمر کی رائے کے مطابق نازل ہونا مشہور ہے اور یہ فی نفسہ حضرت عمر کے لئے قابل فخر چیز ہے اور عظیم المرتبت ہونے کی دلیل ہے مگر صدیق کے مقابلہ میں بہت نیچے ہے (فضل الباری ج ۱ ص ۱۳۲)

(نوٹ) حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتہم کا ایک بڑا ایمان افروز مضمون "عالم تکوین کا شاہباز" آپ کی کتاب خلفائے راشدین "ج ۱ ص ۳۲۲ پر ملاحظہ فرمادیں

(۲)...... حضرت عمر فاروق ولایت الٰہی کے جملہ مراتب کے حامل تھے

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

لو کان بعدی عمر کان عمر بن الخطاب (مستدرک ص ۹۲)

Scanned with CamScanner

اگر میرے بعد کوئی نبوت کا مقام پا سکتا تو وہ حضرت عمر ہوتے

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

لو كان الله باعثا رسولا بعدى لبعث عمر بن الخطاب (در السحابہ ص ۷۷۵)

اگر اللہ کو میرے بعد کسی کو رسول بنانا ہوتا تو وہ حضرت عمر کو مبعوث فرماتے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا یہ اسلام کا عقیدہ ختم نبوت ہے جس میں کسی تاویل کی کوئی گنجائش نہیں جو شخص اس عقیدہ کا منکر ہو یا میں تاویل والحاد کی کوئی راہ نکالے اور نئے نبی کی بعثت کا عقیدہ رکھے وہ اسلام سے خارج ہے اللہ تعالی نے حضور ﷺ پر ہر قسم کی نبوت کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند کر دیا ہے اور اگر دروازہ کھلا ہوتا تو ارشاد نبوی کے مطابق حضرت عمر فاروق اس میں ضرور داخل ہوتے اور پھر یہ اعزاز آپ کے سر ضرور سجتا حضرت الاستاذ حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتھم اس پر لکھتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر ولایت الہی کے جملہ مراتب وہ صغری ہوں یا کبری سب طے کر چکے ہوئے تھے اور آگے نبوت پر اس لئے نہ گئے کہ ان کی عرفان میں کچھ کمی تھی بلکہ اسلئے کہ آگے وہ دروازہ ہی بند تھا دوسرا کوئی شخص اس مقام کے لائق تھا تو وہ آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم تھے اگر آپ کے بعد نبوت کسی کو ملنی ہوتی تو آپ کے صاحبزادے ضرور اس عمر کو پہنچتے جس میں نبیوں کو یہ ذمہ داری سونپی جاتی ہے آپ بچپن میں ہی فوت ہو گئے اور اس جہت سے آپ کا زندہ رہنا ممکنات میں سے نہ تھا کوئی غیر تشریعی منصب نبوت بھی باقی ہوتا تو آپ زندہ رہتے اور اسے پالیتے

Scanned with CamScanner

لیکن نبوت کا دروازہ ہر پہلو سے بند تھا (خلفاء راشدین ص ۲۳۲)

شارح مشکوۃ مولانا نواب قطب الدین محدث دہلوی لکھتے ہیں

اس عبارت کو محال میں بھی استعمال کرتے ہیں مبالغۃ...... اور گویا یہ اس سبب سے ہے کہ عمر کو الہام ہوتا ہے اور القاء کرتا ہے فرشتہ ان کے دل میں حق۔ اس کو ایک طرح کی مناسبت ہے عالم وحی سے واللہ اعلم (مظاہر حق ج ۵ ص ۱۰۲)

(۳) ☆...... حضرت عمر فاروقؓ حق کا نشان ہیں

حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

ان اللہ وضع الحق علی لسان عمر یقول بہ (مشکوۃ ص ۵۵۷)

اللہ نے عمر کی زبان پر حق کو رکھ دیا ہے وہ حق بات ہی کہتے ہیں

کوئی نہ سمجھے کہ یہ صرف زبان تک کی بات ہے حضور ﷺ نے ان کے دل کی بھی خبر دی ہے اور فرمایا ہے کہ اللہ نے ان کے دل پر بھی حق رکھ دیا ہے حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۰۹ مشکوۃ ۵۵۷)

منافق کی زبان اور اس کا دل ایک نہیں ہوتا اس کی زبان کچھ اور کہتی ہے اور دل میں کچھ اور ہوتا ہے حضرت عمر فاروق کا دل اور ان کی زبان ایک تھی اور اس سے صرف حق ہی نکلتا تھا اللہ تعالی آپ کے دل پر حق کا الہام فرماتے اور زبان جو کچھ بولتی وہ حق کا عنوان ہوتا حضور ﷺ نے بتایا ہے کہ حضرت عمر ہمیشہ حق ہی کہیں گے اگرچہ وہ کسی کو کتنا ہی کڑوا کیوں نہ لگے

Scanned with CamScanner

رحم الله عمر يقول الحق وان كان مرا تركه حق وماله من صديق
(جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۳)

اللہ عمر پر رحم کرے وہ حق بات کہتا ہے اگرچہ وہ کڑوی ہو اس کو حق گوئی نے ایسے حال میں چھوڑا کہ اس کا کوئی ہمراز نہیں رہا

اور یہ بھی کوئی وقتی اور عارضی نعمت نہ تھی حضور ﷺ نے اس بات کی بھی بشارت دی کہ حضرت عمر حق سے الگ ہوں گے اور نہ حق آپ سے کبھی جدا ہوگا یہ دونوں ہمیشہ اکٹھے رہیں گے حضرت فضل بن عباس کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

الحق بعدی مع عمر حيث كان (اخرجه الحكيم الترمذی در السحابۃ ص ۱۵۶ للشوکانی)

حضرت عبداللہ بن عمر نے جب حضور ﷺ کی یہ بات بتائی کہ حضرت عمر کی زبان اور دل پر اللہ نے حق کو اتار دیا ہے تو ساتھ ہی انہوں نے اپنا مشاہدہ بھی اس طرح بیان فرمایا

مانزل بالناس امر قط فقالوا فيه وقال عمر الا نزل فيه القرآن على نحو ماقال عمرؓ

جب بھی لوگوں پر کوئی واقعہ رونما ہوا اور انہوں نے جو کچھ کہا اور حضرت عمر نے بھی کچھ کہا تو قرآن نے اس بات کی تائید کی جو حضرت عمر نے کہی ہوتی۔

حضرت ابو عثمان النہدی تابعی فرماتے ہیں

انما كان ميزانا لايقول كذا ولا يقول كذا (منہاج السنۃ ج ۶ ص ۵۹)

آپ ایک میزان کی طرح تھے ایسا ویسا نہیں بولتے تھے

اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ قرب الٰہی کی عجیب شان اور دولت پائے ہوئے تھے علامہ ابن

Scanned with CamScanner

الدین علی بن بلبان (۷۳۹ ھ) لکھتے ہیں

اجراء اللہ الحق علی قلب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ولسانہ (الاحسان ج ۹ ص ۲۱)

حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک نوجوان کا گذر حضرت عمر فاروق پر ہوا حضرت عمر نے اس نوجوان کو دیکھ کر فرمایا کہ کتنا اچھا نوجوان ہے (نعم الفتی) حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے اس نوجوان کا پیچھا کیا اور جا کر اسے کہا کہ میرے لئے دعا کرنا اس نے کہا میں آپ کے لئے دعا کروں حالانکہ آپ تو حضور ﷺ کے صحابی بکرم ہیں حضرت ابوذر نے کہا آپ میرے لئے دعا کریں نوجوان نے کہا کہ مجھے بتائیں بات کیا ہے اور آپ کا اس قدر اصرار کیوں ہے ؟ حضرت ابوذر نے کہا کہ ابھی تیرا گذر حضرت عمر کے پاس ہوا اور حضرت عمر نے تجھے دیکھ کر تیری تعریف میں کچھ الفاظ فرمائے تھے اور میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالی نے حق کو حضرت عمر کے دل اور زبان پر رکھ دیا ہے

ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ (مستدرک ص ۹۲)

جب ان کی زبان سے آپ کے بارے میں اچھے کلمات نکلے ہیں تو لازما آپ کا مقام عند اللہ اچھا ہوگا اس لئے میں آپ سے دعا کرانا چاہتا ہوں

حضور ﷺ نے جب آپ کو حق کا ساتھی بتایا تو اس میں یہ بات بھی لپٹی ہوئی ہے کہ آپ کبھی باطل پر نہ ہوں گے جہاں حق ہوگا باطل کا گزر وہاں نہیں ہو سکتا یہ قرآن کا بیان ہے جاء الحق وزھق الباطل سو اس میں حضرت عمر فاروق کے باطل سے دور ہونے کی تصریح بھی کر دی گئی ہے

Scanned with CamScanner

حضرت اسود سریع تیمی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور علیہ وسلم کے پاس ایک کام کے سلسلے میں آیا اور آپ سے گفتگو کرنے لگا اتنے میں ایک دراز قامت شخص آیا تو حضور ﷺ نے مجھ سے کہا ذرا ٹھہر و میں اس سے بات کرلوں جب وہ چلا گیا تو پھر آپ مجھ سے محو گفتگو ہو گئے تھوڑی دیر بعد پھر وہ شخص آیا تو حضور ﷺ نے مجھے یہی بات فرمائی جب وہ شخص چلا گیا تو میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے بتائیں یہ کون ہیں جن کے آنے پر آپ مجھے کہتے رہے کہ ٹھہرو جب وہ چلا جاتا آپ پھر بات کرتے اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

هذا عمر رجل لایحب الباطل (مسند امام احمد ج ۳ ص ۴۳۵۔ حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۸۲)

یہ عمر ہیں اور یہ شخص کسی غلط چیز کو پسند نہیں کرتا

سو جو شخص صرف حق کا مظہر ہو اور باطل اس کے قریب بھی نہ گذرے آپ ہی سوچیں کہ اللہ کے ہاں وہ کس قدر منزلت رکھنے والا ہو گا اس عظیم روحانی مرتبت میں اگر کوئی شخص آپ کا ثانی تھا تو وہ سیدنا حضرت علی مرتضیٰ تھے

(۴) ☆...... حضرت عمر فاروقؓ علم کے اونچے مقام پر

حضرت ابو حمزہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے دودھ پیا اور اس کی سیرابی میرے ناخنوں تک ہونے لگی پھر میں نے وہ دودھ عمر کو دے دیا ......ثم ناولت عمر (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۲۰)

حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت میں یہ بھی ہے کہ میں نے وہ دودھ پیا اور اپنا بچا ہوا دودھ میں نے عمر کو دیا (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۰۹)

حضور ﷺ سے جب اس خواب کی تعبیر پوچھی گئی تو آپ نے اس کی تعبیر علم سے دی

قالوا فما اولته یارسول اللہ قال العلم (صحیح بخاری ج۱ ص۵۲۰ ترمذی ص۲۰۹)

مولانا قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں

یہ حدیث بہت بڑی شان کی ہے اور صحت کے لحاظ سے ذروۂ اعلیٰ پر ہے (اصحاب بدر ص ۷۳)

ایک روایت میں دودھ کے بجائے شہد کا ذکر کیا گیا ہے (مستدرک)

(نوٹ) میٹھے دودھ کو شہد سے تعبیر کیا جاسکتا ہے

حضور علیہ السلام نے اس خواب کی تعبیر علم سے دی ہے آپ کی اس دی تعبیر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت عمر فاروق علم کے بہت اونچے مقام پر فائز تھے اللہ تعالیٰ نے جو علم حضور علیہ السلام کو سکھایا حضرت عمر فاروق نے اس علم سے ایک وافر حصہ پایا حضور علیہ السلام کے بعد کے حالات کو واقعی آپ نے اس علم سے سنبھالا اور تاریخ بتاتی ہے کہ آپ ان حالات کو سنبھالنے میں پوری طرح کامیاب ہوئے حضرت علی مرتضیٰ آپ کے علم کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں

آپ میں پختگی فراست اور علم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا (تاریخ الخلفاء ص ۹۵)

صحابہ کرام میں اس باب میں حضرت عمر فاروق کے ثانی حضرت عبداللہ بن مسعود ہوئے ہیں محدث العصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ فرماتے تھے کہ جب کسی مسئلہ میں حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود اکٹھے ہو جائیں تو میں اس مسئلہ میں کسی تیسرے کی نہیں سنتا یہی حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عمر فاروقؓ کے علم کے بارے میں فرماتے ہیں

اگر حضرت عمر کا علم ایک میزان میں رکھا جائے اور دوسرے میزان میں تمام لوگوں کا علم رکھا جائے تو بھی حضرت عمر کے علم کا پلڑا بھاری رہے گا (

Scanned with CamScanner

مستدرک ج ۳ ص ۹۲)

حضرت امام وکیع کہتے ہیں کہ جب حضرت امام ابراہیم نخعی (۹۶ھ) سے اس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود نے تو اس سے بھی بڑی بات اس دن کہی جب حضرت عمر کا انتقال ہوا تھا آپ نے کہا کہ علم کے دس حصوں میں سے نو حصے جاتے رہے

انی لأحسب تسعة أعشار العلم ذهب يوم ذهب عمر (أخرجه الطبرانی فی الكبير. درالسحابہ ص ۱۶۸)

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (۱۰۳۴ھ) اس پر لکھتے ہیں یہاں محض مسائل کا علم مراد نہیں علم سے علم باللہ مراد ہے (مکتوبات دفتر اول ص ۴۳۶)

حضرت حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ

یوں سمجھو کہ علم حضرت عمر کے ساتھ دفنا دیا گیا (حیاۃ الصحابہ ج ۳ ص ۲۹۳)

امام اعمش شمر سے نقل کرتے ہیں کہ

لكأن علم الناس كان مدسوسا فی جحر مع علم عمر (المصنف لابن أبی شیبہ ج ۶ ص ۳۶۲)

مدینہ منورہ کے ایک شخص بتاتے ہیں کہ جب میں حضرت عمر کی خدمت میں آیا تو وہاں فقہاء کا ان کے پاس بچوں جیسا حال تھا ان سب پر حضرت عمر فقہ اور علم میں غالب رہے تھے (حیاۃ الصحابہ)

شارح صحیح مسلم حضرت امام نووی (۶۷۶ھ) لکھتے ہیں کہ صحابہ اور تابعین سب کے سب آپ کے وفور علم وفہم اور زہد و تواضع وغیرہ پر متفق رہے ہیں

واجمعوا علی كثرة علمه ووفور فهمه وزهده وتواضعه الخ (تہذیب الاسماء ج ۲ ص ۵)۔

Scanned with CamScanner

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) آپ کے بارے میں لکھتے ہیں

فعمر كان أعلم الصحابة بعد أبي بكر رضي الله عنه (منہاج السنۃ ج ۸ ص ۳۰۱)

حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مد ظلہ لکھتے ہیں

جن کو حضور ﷺ کے بچے پیالے سے علم ملے پھر ان کی زبان سے ہمیشہ سچ ہی نکلتا ہے گو انہیں خود اس کے بواعث پر اطلاع نہ ہو وہ ایسے صدق آشنا ہوتے ہیں کہ ان کی زبان پر حق جاری رہتا ہے اور یہ وہ مقام ہے کہ اس کے آگے بس نبوت ہے اگر آپ نبی نہ ہوئے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ اللہ نے نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا تھا۔ (خلفاء راشدین ص ۳۳۱)

روس کے معروف عالم علامہ موسی جار اللہ مرحوم لکھتے ہیں

علی الاطلاق آپ تمام صحابہ سے زیادہ فقیہ اور صاحب علم تھے خلفاء میں اہل علم تمام مسائل میں سب سے زیادہ آپ ہی سے مشورہ طلب کرتے تھے (الوشیعہ ص ۱۲۹)

حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ) کی رائے ہے کہ یہاں علم سے مراد کتاب وسنت کی روشنی میں سیاست کا علم ہے اللہ تعالی نے حضرت عمر فاروق کو خلافت وسیاست کے سلسلے میں ایک لمبی مدت عطا فرمائی اور آپ نے اس خداداد علم سیاست سے اس مدت میں ملکوں کے ملک فتح کئے

والمراد بالعلم هنا العلم بسياسة الناس بكتاب الله وسنة رسول الله واختص عمر بذلك لطول مدته بالنسبة الى ابى بكر وباتفاق الناس على طاعته بالنسبة الى عثمان فان مدة ابى بكر كانت قصيرة فلم يكثر فيها الفتوح التى هى اعظم الاسباب فى الاختلاف ومع ذلك فساس عمر

Scanned with CamScanner

فیھا مع طول مدتہ الناس بحیث لم یخالفہ احد (فتح الباری ج ۷ ص ۵۶)

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں

جس طرح دودھ سے غذا اور غذا سے حیات اور جسم کی نشو ونما کا تعلق ہے بعینہ اسی طرح علم روح کی غذا ہے ایک کا تعلق اجساد کی تربیت سے ہے اور ایک کا تعلق ارواح و قلوب کی تربیت سے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی خاص ضمیمہ علوم نبوت کا عمر کو دیا گیا تھا اور یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر کے ہاتھ سے بعض احکام کی صورۃ تشکیل ہوئی اس کا مطلب یہ نہیں کہ حضرت عمر نے ان چیزوں کو براسہ ایجاد کیا تھا یہ تو بدعت ہے بلکہ اصل مآخذ تو حضور ﷺ ہی سے ثابت ہے مگر آپ کسی مانع یا مصلحت شرعیہ کی بناء پر اپنے عہد مبارک میں اس کی کسی خاص ہیئت کے التزام سے رکے رہے اس سے یہ بھی ترشح ہوتا ہے کہ حضرت عمر کو ملکات نبوت اور اس کی استعداد سے کچھ کچھ مناسبت تھی محدث تو تھے ہی اسلئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے (فضل الباری ج ۲ ص ۸۷)

☆......ایک شبہ اور اس کا ازالہ

بعض حضرات کہتے سنے گئے ہیں کہ حضرت عمر فاروق سیاسی معاملات میں تو بہت زیرک اور دوررس تھے تاہم علم و عرفان میں حضرت علی آگے دکھائی دیتے ہیں ان لوگوں کا کہنا کہ سیاست داں سیاست میں اسی وقت کامیاب ہوتا ہے جب وہ اپنی رائے سے کام کرے اس کی نظر صرف اس بات پر ہوتی ہے

Scanned with CamScanner

کہ ملک کی بھلائی اور اس کے معاملات میں ہمواری کس طرح پیدا ہو گی اور انسانوں کے حقوق کس طرح پورے کئے جا سکیں گے اسے اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ یہ طریق عمل روایات سے کس طرح ہم آہنگ ہوتا ہے جبکہ حضرت علی شریعت کے اندر جکڑے رہتے تھے اور وہ اس حد میں رہنے پر مجبور تھے اجتہاد کے مواقع انہیں بہت کم ملے ہیں بخلاف اس کے کہ حضرت عمر اجتہاد سے کام لیتے تھے اور ہر ضرورت کے وقت ایک نیا پل عبور کرتے تھے اور رائے اور قوت غور و فکر سے کام لیتے تھے حضرت علی اس مزاج کے نہ تھے آپ نصوص پر جمے رہتے اجتہاد اور استحسان کی طرف بہت کم جاتے

الجواب......روس کے معروف مفکر اور عالم حضرت علامہ موسیٰ جار اللہ مرحوم اس شبہ کے جواب میں لکھتے ہیں

ان لوگوں کا یہ گمان درست نہیں اس قسم کی بات وہی کرے گا جو خود شریعت سے ناواقف ہو گا حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق معاملات کو اور سیاست حکومت چلانے میں بالکل حضور ﷺ کے نقش قدم پر رہے حضرت عمر نہ تو کبھی کتاب و سنت کے خلاف گئے اور نہ انہوں نے کبھی حضرت ابوبکر صدیق کے طریقہ کو ترک کیا آپ قرآن و سنت کے مزاج کو سمجھنے میں مزاج شناسی رسول تھے اور وقت کے تمام فقیہوں سے زیادہ سمجھ رکھتے تھے لہذا حضرت صدیق اور حضرت فاروق کا سیاسی نظام بالکل وہی تھا جو خود نبی پاک ﷺ کا تھا حضرت عمر ساری زندگی تمام معاملات میں کتاب و سنت پر ہی عمل کرتے رہے آپ سنت کے موقع محل کو بھی خوب جانتے تھے

Scanned with CamScanner

اور کتاب اللہ کے معانی کو بھی خوب سمجھتے تھے اور وہی فیصلہ دیتے تھے جو اللہ آپ کے دل پر اتارتا تھا

جو شخص یہ کہتا ہے کہ اصول دین پر عمل کرنے والا نظام دنیا نہیں چلا سکتا اور نظام دنیا چلانے والا اصول دین نہیں سمجھتا وہ دین اور اسکے اصول سے ناواقف ہے اسکا یہ دعوی بلا دلیل ہے وہ حقیقت میں دین پر طعن و طنز کرتا ہے۔۔۔۔۔

تاریخ عالم کی آنکھوں نے آج تک کوئی ایسا رئیس مملکت نہیں دیکھا جو دین و علم اور عقل و زہد میں اور احوال امت اور معاملات ملت کو سنبھالنے میں اور مملکت کی چکی کو آخری سرحدوں تک گردش دینے میں حضرت عمر کی ہمسری کر سکے

(الوشیعہ ص ۱۳۱)

(۵)...... شیطان کی مداخلت سے محفوظ ہونے کی بشارت

حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے قسم کھا کر حضرت عمر سے فرمایا

والذی نفسی بیده مالقیك الشیطان قط سالکا فجا الا سلك فجا غیر فجك

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۲۰)

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب بھی شیطان کا تم سے آمنا سامنا ہوتا ہے تو وہ اس راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ لے لیتا ہے

حضرت عمر کو دیکھ کر شیطان کا الگ راہ پر نکل بھاگنا بتاتا ہے کہ حضرت عمر اور شیطان کے راستے جدا جدا ہیں اور یہ بات پیغمبر اسلام نے بتائی ہے اور اس میں حضرت عمر فاروق کے لئے ایک بڑی فضیلت و منقبت ہے جب راستے جدا ہوں تو مداخلت اور چھیڑ چھاڑ کا سوال

Scanned with CamScanner

پیدا نہیں ہوتا اس میں حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ کو شیطانی مداخلت سے محفوظ رہنے کی بشارت دی ہے حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت میں ہے کہ شیطان آپ کو دیکھ کر راہ فرار اختیار کرتا ہے اس میں اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ آپ کے سامنے ٹھہر سکے قرآن نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ باطل کبھی حق کا سامنا نہیں کر سکتا وہ راہ فرار اختیار کر لیتا ہے حضرت عمر حق کا نشان تھے اور شیطان باطل کی پہچان ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حق و باطل ایک جگہ جمع ہو جائیں کیا رات و دن...... بینا و اندھا اور روشنی و اندھیرا بھی کبھی ایک ہوئے ہیں شیطان نے جب کبھی حضرت عمرؓ کے سامنے آنے کی چال چلی اس نے ہمیشہ منہ کی کھائی ہے ام المؤمنین حضرت حفصہ کہتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

ان الشيطان لم يلق عمر منذ أسلم الا خر لوجهه (درالسحابۃ ص ۱۵۷ اسنادہ حسن)

یہ صرف شیطان کی بات نہیں انسانوں میں بھی جو لوگ باطل کے رسیا ہے وہ بھی کبھی آپ کے سامنے آنے کی جرات نہ کر سکے اس کی خبر بھی حضور ﷺ نے دی تھی (جس کا ذکر آگے آئے گا)

حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ کے پاس قریش کی خواتین تشریف فرما تھیں (یہ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات تھیں کما ذکرہ القسطلانی) اور اونچی آواز سے حضور ﷺ سے گفتگو کر رہی تھیں (یا ان سب کی آوزیں مل کر اونچی ہو گئیں تھیں) اتنے میں حضرت عمر فاروق بھی ادھر آئے جب عورتوں نے حضرت عمر کی آواز سنی تو اپنی آوازیں پست کر لیں اور خاموش ہو گئیں اور پردہ میں چلی گئیں حضور ﷺ نے جب یہ دیکھا تو آپ مسکرا دئے حضرت عمرؓ نے حضور ﷺ سے کہا اللہ آپ کو ہمیشہ ہنستا مسکراتا رکھے پھر ان عورتوں سے کہا اے اپنی جانوں کی دشمن تم مجھ سے تو ڈر گئیں لیکن

Scanned with CamScanner

حضور ﷺ سے نہیں ڈرتی انہوں نے کہا کہ آپ سخت طبیعت اور سخت گیر نہیں ...
حضور ﷺ نے فرمایا

والذی نفسی بیدہ مالقیک الشیطان قط سالکا فجا الا سلک فجا غیر فجک
(صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۲۰)

☆ ام المؤمنین حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ انصار کی ایک عورت میرے پاس آئی ...
کہ میں نے اللہ سے منت مانی تھی کہ جب حضور ﷺ صحیح سلامت آجائیں گے تو میں ...
جاؤں گی حضرت عائشہ نے حضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ اسے کہو کہ ...
اپنی منت پوری کرے چنانچہ وہ دف بجانے لگی اتنے میں حضرت ابوبکر آگئے وہ اسے بجاتی ...
لگی رہی پھر حضرت عمر کے آنے کی آہٹ ہوئی تو اس کے ہاتھ سے دف گر گیا اس نے ...
دف چھپالیا اور وہ حضرت عائشہ کے کمرے کی جانب دوڑ گئی حضرت عائشہ نے پوچھا کیا ...
بات ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ کی آواز سنی ہے اس سے میں ڈر گئی ہوں ...
حضور ﷺ نے جب یہ بات سنی تو فرمایا کہ شیطان عمر کی آہٹ سے بھی بھاگتا ہے

ان الشیطان لیفر من حس عمر (ریاض ص ۳۰۱)

حضرت بریدہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا

ان الشیطان لیخاف منك یا عمر (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۰)

اے عمر شیطان تم سے ڈرتا ہے

مفکر اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مد ظلہ لکھتے ہیں

بعض روایات کی رو سے شیطان آپ سے ایسا بھاگتا ہے جیسے گدھا شیر سے بھاگتا
ہے تو ظاہر ہے کہ آپ میں اور شیطان میں دوری اور بعد ایک فطری اور دائمی

صورت رکھتے تھے یہ گناہوں سے بچاؤ کی کتنی عظیم خبر ہے یہ معصومیت تو نہیں معصومیت خاصہ انبیاء ہے لیکن عصمت خداوندی کے رنگ میں رنگین ہونا یہ بھی کچھ کم فضیلت نہیں ہے (خلفائے راشدین ص ۳۳۰)

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبروں کو شیطان کی دسترس سے محفوظ فرمایا ہے تاکہ اللہ تعالی کی وحی میں وہ کسی قسم کا التباس نہ کرسکے یہ شان صرف پیغمبروں کو ملتی ہے کہ کسی وقت بھی شیطان ان پر اپنا اثر نہیں ڈال سکتا تاہم کبھی اللہ تعالی غیر انبیاء کو بھی شیطان کی دسترس سے دور رکھتے ہیں اور اسے ان کے قریب نہیں آنے دیتے اس جہت سے شیطان صفت انسان آپ کے نام سے بھی لرزہ بر اندام ہو جاتے تھے حضرت عمر فاروق اس صفت میں یوں سمجھئے ملحق الانبیاء تھے نبی نہ تھے مگر مقام نبوت سے زیادہ دور بھی نہ تھے۔

☆......ایک شبہ اور اسکا ازالہ

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ مذکورہ بالا روایت پر فرماتے ہیں

شبہ یہ ہوتا ہے کہ اگر یہ غناء اور دف ناجائز تھا تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں منع نہ فرمایا اور جائز تھا تو آپ نے ان کے قطع غناء پر یہ کیوں فرمایا کہ شیطان عمر سے بھاگتا ہے؟

اسکا جواب بھی اسی قاعدہ سے نکلتا ہے کہ ہر شئی کی ایک حد ہے۔ مباح کی بھی ایک حد ہے اور یہ غناء حد مباح کے اندر تھا مگر اس وقت مباح کی حد ختم ہو چکی تھی کہ حضرت عمر اتفاقا تشریف لے آئے اور ان کو دیکھتے ہی گانے والیاں خاموش ہو گئیں اگر وہ خاموش نہ ہوتیں تو رسول اللہ ﷺ خود انہیں

منع فرما دیتے مگر حضور ﷺ کو تعجب و تبسم اس پر ہوا کہ حضرت عمر کی صورت سے ہی بدوں ان کے کچھ کہے گانے والیاں خود ہی چپ ہو گئیں۔ اس پر حضور ﷺ نے حضرت عمر کو بشارت دی کہ شیطان تم سے بھاگتا ہے (وعظ۔ الاجر النبیل ص ۳۳)

حضرت ایک اور وعظ میں فرماتے ہیں

بات یہ ہے کہ تھا تو یہ فعل مباح لیکن بوسائط اس کی کثرت مضر ہے حضرت ابوبکر کے تشریف لانے تک تو کثرت نہ تھی اور حضرت عمر ایسے وقت میں آئے کہ اس وقت کثرت ہو گئی شیطان کا دخل ہو گیا اور اس کا وقت آپہونچا کہ اس فعل سے شیطان اپنا کچھ کام نکال لے حتی کہ اگر حضرت عمر بھی نہ آتے تو خود حضور ﷺ بھی اس وقت اس کو روک دیتے مگر پھر بھی یوں نہ کہیں گے کہ اس حالت میں یہ فعل مباح نہیں رہا تھا لیکن یہ مباح ایسا ہے کہ احیانا رابطہ ہو جاتا ہے کسی امر ناجائز کا۔ اب (اس پر) کوئی اشکال نہیں ہے (وعظ۔ المباح ص ۲۹)

(نوٹ) یہاں ایک مسئلہ پر تنبیہ ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اس حدیث تغنی سے بعض اہل سماع تمسک کرتے ہین اور قوالی کو فعل مسنون قرار دیتے ہیں لیکن ان کا یہ تمسک صحیح نہیں کیونکہ اول تو تغنی اور قوالی میں بہت بڑا فرق ہے کہ یہاں گھر کی نابالغ لڑکی ناواقف فن بلا اہتمام بلا تصنع بلا ساز و سامان وغیرہ کے ہے دوسرے اگر کسی خاص مقتضاء کی بناء پر حضور ﷺ سے احیانا کوئی فعل صادر ہوا ہو تو اس سے اس فعل کا مسنون ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ فعل

مسنون اس کو کہیں گے کہ جو حضور ﷺ کی عادت غالبہ ہو اس فرق کے معلوم نہ ہونے سے لوگ بہت غلطیاں کرتے ہیں اسی غلطی کے رفع کرنے کے واسطے میں نے ایک وعظ کہا ہے جس کا نام ﴿ الغالب للطالب ﴾ ہے (افاضات ج ۱۰ ص ۲۰۰)

آپ ایک اور وعظ میں فرماتے ہیں

حدیث شریف میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نسبت وارد ہے کہ ﴿ماسلکت فجا قط الا سلك الشيطان فجا غير فجك ﴾ اے عمر تم کسی راہ پر نہیں چلتے مگر شیطان دوسری راہ پر تمہاری راہ چھوڑ کے چلنے لگتا ہے یعنی وہ راستہ چھوڑ دیتا ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ

ہیبت حق است ایں از خلق نیست ہیبت از صاحب ایں دلق نیست

آخر حضرت عمر کے اندر کیا بات تھی جو شیطان ان سے ڈرتا تھا یہی تھا کہ وہ انسان کامل تھے آپ بھی انسان کامل بن جائیے وہی شان ہو جائے گی گو حضرت عمر کے برابر نہ ہو گے لیکن اپنے مرتبہ کے موافق کمال نصیب ہو جائے گا یاد رکھو نبوت ختم ہو گئی ہے ولایت ختم نہیں ہوئی (وعظ۔ عمل الذرۃ ص ۱۳)

شارح مشکوۃ مولانا نواب قطب الدین محدث دہلوی نے ایک اور نکتہ بیان فرمایا ہے اس سے بھی حضرت عمر فاروق کی عجیب شان واضح ہوتی ہے آپ لکھتے ہیں

مجھے اس کی ایک اور وجہ سوجھی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت عمر اس چیز کو دوست نہیں رکھتے کہ اس کی صورت باطل کے مشابہ ہو اگرچہ وہ من وجہ حق ہو اور اس کی تائید میں بعض روایات بھی ہیں (دیکھئے مظاہر حق ج ۵ ص ۱۰۳)

Scanned with CamScanner

(۹)...... حضرت عمرؓ فاروقؓ سے شیطان فطرت انسانوں کا فرار

حضرت عمر سے صرف شیاطین ہی نہیں شیطان صفت انسان اور جنات بھی مارے خوف کے راستہ بدل لیتے اور بھاگ جاتے تھے ان میں اتنی جرات ہی نہ تھی کہ وہ آپ کا سامنا کر پائیں اس بات کی خبر حضور ﷺ نے دی حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

انی لأنظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمرؓ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۰ درالسحابہ ص ۱۵۸ ریاض ص ۳۰۰ مشکوۃ)

البتہ میں نے انسانوں جنوں اور شیطانوں کو دیکھا کہ وہ عمر کے خوف سے بھاگ گئے

آپ کا یہ فرمانا کہ وہ بھاگ گئے بتلاتا ہے کہ یہ صرف ایک پیشگوئی نہیں بلکہ امر واقعہ ہے اور آنحضرت ﷺ نے خود دیکھا کہ شیاطین الانس والجن حضرت عمرؓ سے بھاگے تھے یہ نہیں کہ حضرت عمرؓ شیطان سے بچتے تھے خود شیطان آپ سے بھاگتا تھا اسے اس طرح سمجھئے جیسے قرآن کریم میں ہے کہ اللہ تعالی نے برائی اور بے حیائی کو حضرت یوسف علیہ السلام سے دور رکھا یہ نہیں کہ حضرت یوسف کو اس سے بچایا تا کوئی گمان نہ کر سکیں کہ شاید آپ کا ادھر دھیان ہوا اور آپ کو اللہ نے بچالیا قرآن کریم میں ہے

كذلك لنصرف عنه السوء والفحشاء انه من عبادنا المخلصين (پ ۱۲ یوسف ۲۴)

اللہ تعالی نے حضرت عمرؓ کو بڑا اونچا مقام عطا فرمایا تھا اور آپ کی روحانیت اتنی صاف و شفاف تھی کہ باطل کبھی آپ کے سامنے سر اٹھا کر نہ چل سکتا تھا اور نہ شیطان آپ کو اپنے داؤ میں لا سکتا تھا حضرت علی مرتضی فرماتے ہیں کہ شیطان حضرت عمرؓ کو اللہ کی معصیت میں لانے کی اپنے اندر ہمت ہی نہ پاتا تھا اس میں بتایا گیا کہ آپ کے مقابل وہ اپنی کوشش

Scanned with CamScanner

میں ہمیشہ ناکام ہی رہے گا

کنا نری ان شیطان عمر یخافه ان یجره الی معصیة الله تعالی (ریاض ص ۳۰۱)

والله ان کنا لنری ان شیطان عمر یهابه ان یامره بالخطیئة (ص ۳۰۰)

یہ شیطان کی مداخلت سے محفوظ ہونے کی مرتضوی گواہی آب زر سے لکھنے کے لائق ہے؟

(۷) ...... حضرت عمر فاروقؓ پر دین کس طرح چھایا ہوا تھا

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ

میں ایک رات سو رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے لائے جا رہے ہیں جن پر قمیص ہیں ان میں سے بعض کی قمیص چھاتی تک ہے بعض اس سے بھی کم اتنے میں حضرت عمرؓ میرے سامنے لائے گئے تو میں نے دیکھا کہ ان پر ایسی قمیص ہے جو زمین پر گھسٹتی جا رہی ہے صحابہ نے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا یہ دین ہے جو مجھ پر قمیص کی شکل میں دکھایا گیا ہے

قالوا فما أولت ذلك یارسول الله قال الدین (صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۷۴)

حضور ﷺ کے اس ارشاد میں حضرت عمر فاروق کے دینی رتبہ کو بیان کیا گیا ہے جس طرح چادر اور قمیص انسانی بدن کو چاروں طرف سے بچائے رکھتی ہے اسی طرح قبائے دین نے حضرت عمر فاروق کے بدن کو پوری طرح گھیر رکھا تھا آپ سراپا دین تھے حضرت الاستاذ حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ اس پر لکھتے ہیں

آپ کے علم کی شان حضور ﷺ کو آپ کے بچے دودھ کی سیرابی سے دکھائی گئی علم میں روایت ضروری ہے اس لئے آپ نے حضور ﷺ کے بچے دودھ کو

Scanned with CamScanner

نوش جان فرمایا عمل اپنی ذات سے قائم ہوتا ہے سو آپ نے ایک مستقل قمیص زیب تن فرمائی عمل میں زبان اور قلب خصوصی درجہ رکھتے ہیں حضور علیہ السلام نے حضرت عمر کے ان مقامات کی خصوصی تصدیق فرمائی

وہ قمیص زمین پر گھسٹتی کیوں جارہی تھی ؟ یہ اسلئے کہ آپ کے عمل کی پیروی اس امت میں جاری ہوگی حضور علیہ السلام کو دکھایا گیا کہ آپ کے عمل کے پیرائے آپ کی امت میں اقتداء پائیں گے اور حضور علیہ السلام نے یہ بھی حکم دیا تھا کہ میرے خلفائے راشدین کی اقتداء میں چلنا (خلفاء راشدین ٣٣٣)

شارح مسلم حضرت امام نووی (٦٧٦ھ) لکھتے ہیں

القمیص الدین وجره یدل علی بقاء آثاره الجمیلة وسننه الحسنة فی المسلمین بعد وفاته لیقتدی به (شرح صحیح مسلم ج ٢ ص ٢٧٤ ۔ مرقات ج ٩ ص ٣٨٩٦)

ملا محب طبری لکھتے ہیں

وفسر الثوب بالدین والله اعلم لان الدین یشمل الانسان ویحفظه ویقیه المخالفات کوقایة الثوب وشموله (ریاض ص ٣٠٤)

مولانا نواب قطب الدین محدث دہلوی (١٢٨٩ھ) لکھتے ہیں

معنی یہ ہیں کہ قوی ہوگا دین ایام خلافت میں ان کے ۔باوجود دراز ہونے زمانہ دراز امارت ان کی ۔اور فتوحات خوب آتے رہیں گے ان کی حالت حیات میں ......یا اس لئے دین کو تشبیہ دی کرتے کے ساتھ کہ دین شامل ہے انسان کو اور محافظ ہے اس کا اور بچاتا ہے انسان کو آفات دارین سے مانند بچانے کپڑے کے

Scanned with CamScanner

اور شمول اس کے کہ اس کو (مظاہر حق ج ۵ ص ۹۹)

حافظ ابن حجر مکی (۹۷۳ھ) اس حدیث پر محدث ابن العربی کے حوالہ سے لکھتے ہیں

اس تعبیر کی وجہ یہ ہے کہ دین جہالت کی کمزوری کو چھپاتا ہے جیسے قمیص بدن کی کمزوری کو چھپاتی ہے اور یہ جو آپ نے دیکھا کہ حضرت عمر کے علاوہ دوسروں کی قمیص سینے تک پہنچتی ہیں اس کا معنی یہ ہے کہ دین ان کے دل کو نافرمانی کے باوجود کفر سے محفوظ رکھتا ہے محدث ابن ابی جمرہ کہتے ہیں کہ حدیث میں لوگوں سے مراد اس امت کے مؤمنین ہیں اور دین سے مراد اوامر پر عمل پیرا ہونا اور نواہی سے اجتناب کرنا ہے اور حضرت عمر کو اس معاملہ میں بلند مقام حاصل ہے (صواعق محرقہ ص ۳۳۴)

حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) نے اس حدیث پر یہ عنوان باندھا ہے

آنحضرت ﷺ کا فاروق میں دین کی زیادتی دیکھنا (ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۳۹۲)

یہ زیادتی وہی ہے جو حضرت عمر فاروق نے حضور ﷺ کی مصلحۃ چھوڑی ہوئی سنتوں کو پھر سے قائم فرمایا جیسے نماز تراویح وغیرہ...... واللہ اعلم

(۸) ☆...... حضرت عمر فاروقؓ سے دین کا بول بالا ہونا

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے اپنا ایک خواب بیان فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ میں ایک کنویں سے پانی نکال رہا تھا کہ ابو بکر اور عمر آئے اور ابو بکر نے ڈول لیا ایک دو ڈول کھینچے وہ بھی کمزوری کے ساتھ۔ اللہ تعالی ان کو بخشے۔ پھر عمر بن خطاب نے ابو بکر کے ہاتھ سے ڈول لے لیا وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑا ہو کر چرسہ سا بن گیا پھر میں

Scanned with CamScanner

نے تو ایسا طاقت ور آدمی لوگوں میں نہیں دیکھا جو ان کا سا کام کرے (یعنی اتنا پانی کھینچ کر لوگوں کو پلایا) کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو خوب پلا کر بٹھلانے کی جگہ میں لے گئے

ثم اخذها ابن الخطاب من يد ابى بكر فاستحالت فى يده غربا فلم ار عبقريامن الناس يفرى فريه فنزع حتى ضرب الناس بعطن قال وهب مبرك الابل يقول حتى رويت الابل فاناخت (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۳۹)

اس حدیث میں حضور ﷺ کے ہاتھوں حضرت ابوبکر کا ڈول لینے اور ان کے ہاتھوں پھر حضرت عمر فاروق کا ڈول لینا اور اس سے ایک بڑی مخلوق خدا کا نفع پانا میں بھی اس جانب اشارہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق حضور اکرم ﷺ کے پہلے جانشین ہوں گے اور ان کے بعد حضرت عمر مسلمانوں کے خلیفہ ہوں گے۔ حضرت عمر کا حضرت ابوبکر کے ہاتھوں ڈول لینا حضور ﷺ نے بتایا ظاہر ہے کہ اس میں حضرت عمر کی خلافت کا ہی اشارہ نہیں بلکہ حضرت ابوبکر کی خلافت اور خلافت بلا فصل کا بھی اشارہ پایا جاتا ہے پیش نظر رہے حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق سے افضل ہیں شارح صحیح بخاری محدث شہیر حضرت علامہ بدر الدین عینیؒ (۸۵۵ھ) اس پر لکھتے ہیں

فيه اشارة الى ان الخلافة بعده ﷺ لابى بكر رضى الله عنه وتقديمه على عمر وغيره يدل على انه افضل منه (عمدۃ القاری ج ۱۶ ص ۱۹۱)

آپ ایک اور جگہ لکھتے ہیں

فيه اشارة الى ان عمر ولى الخلافة بعهد من ابى بكر بخلاف ابى بكر فان خلافته لم تكن بعهد صريح من النبى ﷺ ولكن وقعت عدت

اشارات الی ذلك فیها مایقرب من الصریح قوله فاستحالت ای تحولت فی ید عمر رضی الله عنه (عمدۃ القاری ج ۲۴ ص ۱۵۶)

ضرت مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی قدس سرہ اس پر لکھتے ہیں

اس حدیث میں صریح اشارہ شیخین کے خلافت کی طرف ہے اور حضرت عمر کی خلافت کی قوت اور کثرت فتوحات کا بھی بیان ہے (تفسیر ایت استخلاف ص ۱۷)

ارح مشکوۃ نواب قطب الدین محدث دہلوی (۱۲۸۹ھ) اس پر لکھتے ہیں

اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان کے ایام خلافت میں دین کی تعظیم ہو گی اور ان کے دور خلافت میں اسلام کا بول بالا ہو گا اور قوت سے کھینچنے میں اس جانب اشارہ ہے کہ وہ دین کی ترقی اور اس کو مشرق و مغرب میں پھیلانے کی کوشش کریں گے کہ ایسی کوشش اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد کسی نے کی ہو گی (دیکھئے مظاہر حق ج ۵ ص ۱۰۱)

رب کے عالم شیخ عبدالمنعم الہاشمی لکھتے ہیں

حضرت عمر کی ولایت بھی حضرت ابو بکر کی ایک عظیم نیکی تھی انہوں نے یہ ذمہ داری احسن طریقے سے دس سال سے زائد نبھائی اور شام و عراق خراسان و مصر جیسے بڑے بڑے ملک فتح کئے اللہ نے ان کے ذریعے کافروں کو ذلیل کیا اور انہوں نے بڑے اہم مور سر انجام دئے جس کی وجہ سے ان کا نام تاریخ کا ایک اہم حصہ بن گیا ان کا عدل تقوی اور حسن سیرت بے مثال تھا جس کی بناء پر لوگ اتحاد کے ساتھ چلنے لگے

علماء نے کہا ہے کہ یہ خواب حضرات شیخین کی خلافت کی واضح مثال اور دلیل

Scanned with CamScanner

ہے اور ان کی خلافت حسن سیرت اور ان کے آثار کے ظاہر ہونے لوگوں کے نفع اندوز ہونے سے عبارت ہے اور یہ سب نبی کریم ﷺ کی برکت اور آثار اور آپ کی صحبت سے ماخوذ تھا

پہلے نبی کریم ﷺ نے دین کی ذمہ داری نبھائی اور اسلام کی بنیاد کو مضبوط کیا اصول و فروع کو واضح کیا اور لوگ دین میں جوق در جوق داخل ہو گئے اور دین کے کامل کر دیئے جانے کا اعلان الہی ہو گیا پھر حضرت ابو بکر نے کم و بیش سوا دو سال خلافت کی جس میں مرتدین کی بیخ کنی فرمائی اور اسلام کو وسعت دی اور پھر حضرت عمر نے انتہائی طاقت اور رعب کے ساتھ حکومت کی جتنا دین ان کے مضبوط ہوا اس کی مثال نہیں ملتی

اس لئے خواب کے کنوئیں کو مسلمانوں کے معاملات اور اس کے پانی کو ان کی زندگی اور اصلاح اور ان کے امیر کو پانی نکالنے اور سیراب کرنے والے سے تعبیر کیا گیا اور سیراب کرنا مسلمانوں کے امور کی دیکھ بھال اور ان کی انجام دہی سے تعبیر کیا گیا

علماء نے لکھا ہے کہ اس پورے خواب میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کی خلافت کا اعلان ہے اور ان کی ولایت کے صحیح ہونے اور ان کی خلافت کے اوصاف اور مسلمانوں کو ان کی خلافت سے فائدہ ملنے کا اعلان ہے نبی کریم ﷺ نے جو حضرت عمر کو طاقتور فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے ایسا سردار نہیں دیکھا جو اپنا کام اور حکم اتنی خوش اسلوبی (اور نفاذ حکم) کے ساتھ کرتا ہو

Scanned with CamScanner

لوگوں کا اپنے ریوڑ کے ساتھ چلنے کا مطلب بظاہر حضرت عمر کی خلافت سے متعلق ہے مگر بعض علماء نے دونوں حضرات شیخین سے متعلق کہا ہے کیونکہ تدبیر مور فتوحات مرتدین کے استحصال اور مصالح مسلمین کی ابتداء حضرت ابوبکر نے فرمادی تھی اور اس کے ثمرات کامل و مکمل حضرت عمر کے زمانے میں ہوئے (الحازمی عن النووی فی من رای رویا ص ۳۳)

(۹)...... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فتنوں سے مامون ہیں

حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر فاروق سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے میرا ہاتھ بڑی مضبوطی سے پکڑا آپ سخت قوت والے شخص تھے میں نے کہا کہ میرے ہاتھ چھوڑ دیجئے اے فتنہ کے تالے (أرسل يدي يا قفل الفتنة) حضرت عمر نے سنا تو پوچھا کہ مجھے فتنہ کا تالا کیوں کہا؟ حضرت ابوذر نے بتایا کہ میں ایک دن حضور ﷺ کے پاس تھا اور حضور ﷺ ایک مجمع میں تشریف فرما تھے آپ نے اس مجلس میں فرمایا جب تک تم میں یہ آدمی (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) ہیں وہاں تک تم فتنہ سے بچے رہو گے

لاتصيبكم فتنة ما دام هذا فيكم خرجه المخلص الذهبي والرازي۔ (رياض ص ۳۰۶۔ اخرجه الطبراني في الاوسط)

اور واقعی ایسا ہی ہوا جب تک حضرت عمر حیات رہے فتنوں کو سر اٹھانے کا موقع نہ ملا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ آنے والے فتنے کی راہ روک رکھی تھی اور جونہی آپ نے سفر آخرت اختیار کیا فتنوں کا بند دروازہ کچھ اس طرح کھلا کہ وہ پھر کبھی بند نہ ہو سکا

ایک مرتبہ آپ کی اہلیہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات جب حضرت کعب احبار کی زبانی سنی

Scanned with CamScanner

تو وہ پڑیں اور حضرت عمرؓ کے پوچھنے پر انہوں نے کعب احبار کی بات بتادی آپ نے
حضرت کعب کو بلایا تو پھر انہوں نے اس کی تفصیل بتائی اور کہا کہ ہم نے سابقہ کتابوں میں
آپ کے بارے میں یہ پڑھا کہ آپ دوزخ کے دروازے پر کھڑے لوگوں کو اس میں گرنے
سے روک رہے ہیں جب آپ نہ رہیں گے تو پھر لوگ قیامت تک اس میں گرتے رہیں
گے (کنز العمال ج۱۲ص۵۷۱)

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے حضور ﷺ کی باتوں کے رازداں حضرت حذیفہ سے پوچھا کہ
مجھے اس فتنہ کے بارے بتائیں جو سمندروں کی موجوں کی طرح لہریں مارتا آئے گا حضرت
حذیفہ نے جواب دیا کہ امیر المؤمنین اس فتنہ سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا کہ اس
کے اور آپ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے آپ نے پوچھا یہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا
جائے گا حضرت حذیفہ نے جواب دیا کہ توڑا جائے گا آپ نے فرمایا کہ پھر یہ دروازہ کبھی بند
نہیں ہو سکے گا؟ حضرت حذیفہ نے کہا ہاں ایسا ہی ہے

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ سے کہا کہ کیا حضرت عمر کو معلوم تھا کہ وہ دروازہ
کون ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہاں بیشک ان کو اس بات کا اسی طرح علم تھا جس طرح وہ یہ
جانتے تھے کہ آج کے بعد کل آئے گا

راوی کہتے ہیں کہ میں لحاظ کرتے ہوئے یہ نہ پوچھ سکا کہ وہ دروازہ کون ہے اس لئے میں نے
امام مسروق تابعی سے کہا کہ وہ حضرت حذیفہ سے اس دروازے کے بارے میں معلوم
کریں حضرت مسروق نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ دروازہ خود حضرت عمر کا وجود ہے (
صحیح بخاری ج۲ص۱۰۵۱)

حضرت امام مجاہد تابعی (۱۰۰ھ) کہتے ہیں

Scanned with CamScanner

ہم لوگ آپس میں کہا کرتے تھے کہ حضرت عمر کے عہد خلافت میں شیاطین مقید رہے اور ان کے بعد روئے زمین پر پھیل گئے (تاریخ عمر ص۲۸۱ تاریخ الخلفاء ص ۱۲۴)

کون نہیں جانتا کہ جس دن سے یہ دروازہ ٹوٹا اور حضرت عمر فاروق اس جہان فانی سے گئے مسلمان روزانہ کسی نہ کسی فتنہ اور آزمائش میں مبتلا ہوتے گئے ہیں جناب عصمہ بن مالک کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ جب عمر دنیا سے گزر جائے تو اگر تم بھی اس دنیا سے گزر سکتے ہو تو گذر جانا کیونکہ پھر اس کے بعد آنے والا وقت بہت کڑی آزمائش کا ہوگا

اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت (در السحابۃ ص ۱۶۳)

جب عمر فوت ہو جائیں تو اگر تم سے ہو سکے کہ تم بھی مر جاؤ تو مر جانا

(۱۰)...... حضرت عمر فاروقؓ کی حضور ﷺ کا وزیر ہونے کی سعادت

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ

مامن نبی الا وله وزیران من اهل السماء ووزیران من اهل الارض فاما وزیرای من اهل السماء فجبرئیل ومیکائیل واماوزیرای من اهل الارض فابوبکر وعمر (جامع ترمذی ج۲ ص ۲۰۸)

ہر نبی کے دو وزیر آسمان میں اور دو وزیر زمین پر ہوتے ہیں سو آسمانوں میں میرے وزیر حضرت جبرئیل ومیکائیل ہیں اور زمین میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

Scanned with CamScanner

ان لکل نبی خاصۃ فی اصحابہ وان خاصتی من اصحابی ابوبکر وعمر

(رواہ الطبرانی۔ صواعق محرقہ ص۲۷۹)

ہر نبی کے ساتھیوں میں اس کے کچھ مخصوص ساتھی ہوتے ہیں میرے ساتھیوں میں وہ مخصوص ساتھی ابوبکر و عمر ہیں

وزیر کسے کہتے ہیں ؟ جو بادشاہ کا بوجھ اٹھائے اس کا نائب ہو...... اور وزیر کسے بنایا جاتا ہے ؟ جس پر اعتماد ہوتا ہے کہ وہ اس کی پالیسی اور مشن کے مطابق کام کرے گا اور اس کے قوانین کو نافذ کرنے اور اس کا دفاع کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھے گا حضور ﷺ جس دین کو لے کر تشریف لائے اور آپ جس مشن پر چلے اس میں آپ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو اپنے ساتھ ساتھ اس طرح رکھا جیسے دو وزیر ہوتے ہیں آپ ﷺ ان سے مختلف امور میں مشورہ لیتے تھے حضور ﷺ کو پتہ تھا کہ آپ جو دین لے کر آئے ہیں یہ دونوں اس دین کے امین رہیں گے آپ کے مشن کو آگے بڑھائیں گے اور پوری جانفشانی اور تندہی کے ساتھ اسلام کی خدمت کریں گے اگر آپ کے دل میں ذرا سا بھی خدشہ ہوتا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اس دین کے ساتھ مخلص نہیں تو آپ ہی بتائیں کیا حضور ﷺ ان کو اپنا وزیر بناتے خدا کے فرشتے جس طرح بغیر کسی غرض و مفادات کے آپ کے ساتھ چلے اس زمین پر دو اونچے درجہ کے فرشتہ صفت بزرگوں نے اس سے بھی بڑھ کر اس دین اور حضور ﷺ کے ساتھ خلوص کا مظاہرہ کیا اور حضور ﷺ نے ان پر جس اعتماد کا اظہار فرمایا یہ دونوں حضرات ٹھیک ٹھیک اس اعتماد پر پورا اترے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ آسمان میں دو فرشتے ہیں جن میں سے ایک سخت جبکہ دوسرے میں نرمی ہے اور دونوں اپنی جگہ درست ہیں ایک حضرت

جبرئیل دوسرے حضرت میکائیل ہیں اسی طرح دو نبی ہیں ایک حضرت نوح علیہ السلام اور دوسرے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اسی طرح میرے دو صاحبان ہیں اور دونوں اپنی اپنی جگہ درست ہیں اور وہ ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں

ولی صاحبان أحدهما يأمر باللين والآخر يأمر بالشدة وكل مصيب ابوبكر وعمر (کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶۳)

حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں

جاننا چاہیئے کہ حضرات شیخین بالیقین حضرت خیر الرسل کے شرف وزارت سے مشرف ہوئے بموجب حدیث اما وزیرای...... زمین والوں میں میرے وزیر ابو بکر وعمر ہیں اور بموجب حدیث الحمد لله الذی ایدنی بکما (کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶۶) اللہ کا شکر کہ اس نے مجھے ان دونوں سے مدد پہنچائی اور بموجب نقل متواتر کہ وزارت سے جو مقاصد مطلوبہ ہیں وہ ان کے وزارت سے متحقق ہو گئے تو اب بھی تمہارے لئے ان کے شرف سے انکار کی کوئی گنجائش ہے ؟ (ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۱۶۳)

حضرت امام ملا علی القاری اس حدیث پر لکھتے ہیں

فيه دلالة ظاهرة على فضلهما على غيرهما من الصحابة وهم افضل الامة وعلى ان ابابكر افضل من عمر (مرقات ج ۹ ص ۳۹۱۵)

ایک مرتبہ حضور علیہ السلام نے چاہا کہ دور دراز علاقوں میں کسی کو اس مقصد کے لئے بھیجیں کہ وہ انہیں حضور علیہ السلام کی سنت سکھائیں ﴿ قوما فی الناس معلمين يعلمونهم السنة (کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶۵ ﴾ حضرت علی مرتضی نے کہا آپ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ میں سے کسی کو بھیج دیں کہ وہ آپ کی سنت لوگوں کو سکھائیں آپ نے فرمایا کہ میں ان کو کیسے بھیج سکتا

Scanned with CamScanner

ہوں کہ یہ دونوں تو میری آنکھ اور کان کے برابر ہیں کہ ان دونوں کی مجھے ہر وقت ضرور
رہتی ہے عبداللہ بن حنطب کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا
هذان السمع والبصر (جامع ترمذی ج۲ ص۲۰۸ کنزالعمال ج۱۳ ص۱۶)......ابوبکر و ع
منی بمنزلة السمع والبصر من الرأس (صواعق محرقہ ص۲.۷۸ عن ابن عباس و جابر)
اس میں آپ نے ان دونوں کے ساتھ اپنا قرب بتایا کہ جس طرح آنکھ اور کان سر کے با
قریب ہیں اور ان کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں اسی طرح ان دونوں کا حضور ﷺ
بہت قریب کا رشتہ ہے اور پھر یہ دونوں بھی ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں دور نہ
ـ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ کی مجلس کا نقشہ کس طرح کا ہوتا
اور اس مجلس میں حضرت ابوبکر و عمر کہاں بیٹھا کرتے تھے آپ کہتے ہیں

كان لأبي بكر وعمر مع النبي ﷺ يجلس هذا عن يمينه وهذا عن شماله فاذا غابا لم يجلس ذلك المجلس احد (کنزالعمال ج۱۳ ص۱۳)

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر حضور ﷺ کے دائیں بائیں بیٹھا کرتے تھے اور جب وہ دونوں کسی مجلس میں نہ ہوتے تو ان کی جگہ کوئی نہ بیٹھتا تھا

(۱۱)......حضور ﷺ کی نظر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نیکیاں

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ چاندنی رات میں اپنا سر مبارک میری گود میں رکھے ہوئے آرام فرما تھے (اس وقت آسمانوں میں بے حساب تارے چمک رہے تھے ان کو دیکھتے ہوئے) میں نے کہا

هل تكون لاحد من الحسنات عدد نجوم السماء قال نعم عمر

Scanned with CamScanner

قلت فاین حسنات ابی بکر قال انما جمیع حسنات عمر کحسنة واحدة من حسنات ابی بکر (رواہ رزین مشکوۃ ص ۵۶۰)

کیا کسی کی نیکیاں آسمان میں چمکتے تاروں کے برابر ہوں گی آپ نے کہا ہاں وہ حضرت عمر کی ہیں میں نے کہا پھر ابو بکر کی نیکیاں کہاں گئیں آپ نے فرمایا کہ عمر کی ساری نیکیاں ابو بکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کی طرح ہیں

اس حدیث میں حضور ﷺ نے حضرت عمر فاروق کی نیکیوں اور ان کے صالح اعمال کے بارے میں بتایا کہ جس طرح آسمان پر چمکنے والے تاروں کو کوئی شمار نہیں کر سکتا اسی طرح حضرت عمر فاروق کی نیکیوں اور ان کے اعمال صالحہ کا شمار بھی نہیں ہو سکتا

رہی بات حضرت ابو بکر صدیق کی نیکیوں کی تو حضور ﷺ نے واضح فرمادیا کہ ان کا مقام تو ان سے بہت بلند وبالا ہے جب حضرت عمر فاروق کی ساری نیکیاں (جس کے بارے میں پیغمبر بتا چکے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ حضرت عمر ہوتے) حضرت ابو بکر کی ایک نیکی کی طرح ہیں تو آپ خود ہی سوچیں کہ خود حضرت ابو بکر صدیق کی نیکیاں کس قدر اور کس کمال درجہ کی ہوں گی خود حضرت عمر فاروق کہہ چکے ہیں کہ اگر میری زندگی کی تمام نیکیاں ابو بکر لے لیں اور بدلے میں اپنی وہ ایک نیکی جو انہوں نے ہجرت کے وقت کمائی مجھے دے دیں تو میں سمجھوں گا کہ میں نے بڑا اچھا اور نفع بخش سودا کیا ہے۔

حضرت عمر فاروق بیشک حضرت ابو بکر صدیق کے مقام کو نہ پا سکے لیکن اسے پوری طرح سمجھ ضرور پائے تاہم اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ حضور ﷺ کی امت میں حضرت ابو بکر کے بعد حضرت عمر فاروقؓ کا ہی مقام ہے اور آپ یہ شرف پا چکے ہیں کوئی دوسرا اس میں آپ کا شریک نہیں ہے

Scanned with CamScanner

(۱۲)...... حضرت عمر فاروقؓ حضور علیہ السلام کی نظر محبت میں

ام المؤمنین حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ کو سب لوگوں میں سب سے زیادہ پیارا کون ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا

قال ابو هاابو بكر قلت ثم من ؟ قال ثم عمر بن الخطاب ثم عد رجالا (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج ۹ ص ۱۸)

تیرے والد ابو بکر میں نے پوچھا ان کے بعد فرمایا عمرؓ بن خطاب پھر آپ نے دوسروں کے نام لئے

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

حب ابى بكر و عمر من الايمان وبغضهما من الكفر ومن سب اصحابی فعليه لعنة الله (تاریخ عمر ص ۲۸۴)

حضرت ابو بکر و عمر کی محبت ایمان میں سے ہے اور ان دونوں سے بغض رکھنا کفر میں سے ہے اور جس نے میرے صحابہ کو برا کہا اس پر اللہ کی لعنت۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو اپنے تمام صحابہ میں سب سے زیادہ حضرت ابو بکر محبوب تھے ان کے بعد آپ کی نظر محبت حضرت عمرؓ پر پڑتی تھی حضرت ابو بکر کی اسلام اور پیغمبر اسلام کے لئے مالی اور جانی خدمات کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا ان کے بعد اگر کوئی حضور علیہ السلام کی نظر مبارک میں سمایا ہے تو وہ حضرت عمر فاروق ہیں اور یہ آپ ہیں جن کے لئے حضور علیہ السلام نے اللہ سے دعا مانگی تھی اور آپ کے ذریعہ اسلام کی عزت چاہی تھی حضرت عمر آخر مراد رسول ہی تو ہیں حضرت امام مسروق تابعی (۶۳ھ) فرماتے ہیں

حب ابى بكر و عمر ومعرفة فضلهما من السنة (ازالۃ ج ۲ ص ۵۳۶)

Scanned with CamScanner

حضرت ابوبکر اور عمر کی محبت اور فضیلت کو پہچاننا سنت میں سے ہے

کیونکہ حضور ﷺ حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر کو سب سے زیادہ چاہتے تھے علامہ امیر الدین علی بن بلبان (۷۳۹ھ) لکھتے ہیں

ان عمر بن الخطاب كان من أحب اصحاب رسول الله ﷺ اليه بعد أبي بكر (الاحسان ج۹ ص۱۸)

معروف روسی عالم اور مفکر علامہ موسی جار اللہ مرحوم لکھتے ہیں

ابوبکر صدیق کے بعد حضور ﷺ کی نگاہوں میں ثانی صحابہ فاروق اعظم ہیں (الوشیعہ ص۱۲۸)

جب حضرت ابوبکر اور حضرت عمر حضور ﷺ کے محبوب ٹھہرے تو حضور ﷺ کی محبت کا تقاضا ہوا کہ آپ کے امتی بھی ان سے محبت رکھیں اور ان کا ادب و احترام کریں یہ محبت عقلی بھی ہے اور ایمانی بھی۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

انی لأرجوا لأمتي في حبهم لأبي بكر وعمر ماارجوا لهم في قول لااله الا الله (صواعق محرقہ ص ۲۷۸)

میں اپنے امت سے امید کرتا ہوں کہ کہ وہ جیسے لاالہ الا اللہ سے محبت رکھتے ہیں ابوبکر و عمر سے بھی ایسی محبت رکھیں گے

بلکہ ایک حدیث میں خلفائے راشدین کی محبت کو فرض بھی بتایا گیا ہے

ان الله افترض عليكن حب ابي بكر وعمر وعثمان وعلي (ایضا ص ۲۹۲)

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ سلف صالحین اپنی اولاد کو شیخین کی محبت اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے تھے (تاریخ عمر ص ۲۸۴)

Scanned with CamScanner

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ کو اپنے سارے خلفاء سے محبت تھی اور یہ محبت اس لئے تھی کہ انہوں نے اس دین کے لئے کسی قسم کی قربانیوں سے کبھی دریغ نہیں کیا تھا ان کے پاس جو کچھ اور جتنا کچھ تھا سب اسلام اور آپ ﷺ پر نثار کر دیا تھا ان حقائق کے ہوتے ہوئے اب اگر کوئی شخص حضرت ابو بکر اور حضرت عمر فاروق کو نشانہ طعن بناتا ہے تو اس کا حاصل اس کے سوا اور کیا ہے کہ اسکے دل میں حضور ﷺ کی محبت ہی نہیں ہے اگر وہ حضور ﷺ سے محبت رکھتا تو لازماً حضرات شیخین کریمین سے بھی محبت رکھتا حضرت امام محمد بن سیرین (۱۱۰ھ) کہتے ہیں کہ

ماأظن رجلا ینتقص أبابکر وعمر یحب النبی ﷺ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۰۹)

جو شخص حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے بارے میں عیب لگاتا ہے میں نہیں سمجھتا کہ وہ نبی ﷺ سے محبت رکھتا ہے

(۱۳)...... حضرت عمر فاروقؓ اسلام کی کنجی رہے

حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ کی جانب دیکھتے ہوئے تبسم فرمایا اور فرمایا کہ اے ابن الخطاب تمہیں پتہ ہے میں نے کیوں تبسم کیا؟ حضرت عمرؓ نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے تم پر نظر رحمت وشفقت فرمائی ہے اور تجھے اسلام کی کنجی بنایا

ان اللہ عزوجل نظر الیک بالشفقة والرحمة لیلة عرفة وجعلك مفتاح الاسلام (ریاض ج ا ص ۳۰۸)

Scanned with CamScanner

اس بات سے کسے انکار ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت عمر کے ذریعہ اسلام کو عزت اور غلبہ عطا فرمایا اور مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوئے ان کے اسلام لانے پر لوگوں میں اسلام کی عقیدت اور اس کی طرف رغبت پیدا ہوئی اور کافروں کا وہ خوف جاتا رہا جو اس سے پہلے ان کے دلوں میں پایا جاتا تھا حضرت عبداللہ بن مسعود نے سچ کہا ہے کہ حضرت عمر کا اسلام ہمارے لئے ایک فتح تھی ایک ایسی فتح جس کے بعد لوگ صف اسلام میں داخل ہوتے چلے گئے اور اللہ کا کلمہ پھر ہر جگہ بلند ہوتا رہا

(۱۴)...... حضور ﷺ کا حضرت عمر فاروق ؓ کو بھائی کہنا

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق نے عمرہ ادا کرنے کا ارادہ کیا تو آپ حضور ﷺ کے پاس آئے تا کہ آپ سے اجازت حاصل کریں حضور ﷺ نے حضرت عمر فاروق سے فرمایا کہ

يا أخي لا تنسانا من دعائك (مسند احمد ج ۱ ص ۴۹ درالسحابۃ ص ۶۲)

اے میرے بھائی مجھے اپنی دعا میں نہ بھولنا

حضرت عبداللہ بن عمر راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت عمر سے کہا

يا أخي أشركنا في صالح دعائك ولا تنسانا (درالسحابۃ ص ۱۶۳)

اے میرے بھائی مجھے بھی اپنی دعا میں شریک رکھنا بھولنا نہیں

حضور ﷺ نے حضرت عمر فاروق کو اپنا بھائی اس لئے نہیں کہا حضرت عمر آپ کے حقیقی بھائی تھے اور نہ اس لئے کہا کہ آپ اور حضرت عمرؓ ایک درجہ کے تھے ہر گز نہیں۔ در حقیقت حضور ﷺ نے یہاں حضرت عمرؓ کے ساتھ اپنے خاص تعلق کی خبر دی ہے اور بتایا کہ حضور ﷺ کی نگاہ میں حضرت عمر کا بڑا مقام ومرتبہ ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت

Scanned with CamScanner

عمر کو جب بھائی کہہ کر بلایا تو حضرت عمر پر اس وقت کیا کیفیت طاری ہوئی اسے خود آپ کی زبانی سنئے آپ فرماتے ہیں کہ

ما أحب ان یکون لی بها ماطلعت الشمس لقوله یا أخی (مسند احمد ج ا ص ۳۹۔ ریاض ص ۳۲۰)

میرے لئے سب سے زیادہ محبوب ترین وہ وقت تھا جب آپ نے مجھے کہا اے میرے بھائی

حضرت جبرئیل امین نے بھی ایک مرتبہ حضور ﷺ کو حضرت عمرؓ کا بھائی کہہ کر بلایا تھا

حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک دن جبرئیل امین کے ساتھ مسجد میں محو گفتگو تھا کہ عمر بن الخطاب داخل ہوئے اس وقت حضرت جبرئیل نے مجھ سے کہا

الیس هذا أخوك عمر بن الخطاب فقلت بلی یا أخی (ریاض ص ۳۱۸)

کیا یہ آپ کے بھائی عمر بن خطاب نہیں آپ نے کہا جی ہاں اے میرے بھائی

اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت عمر اپنے محبوب حضور ﷺ کے کس قدر قریب تھے

(۱۵) ...... أشدهم فی أمر الله عمرؓ

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

أشد أمتی فی أمر الله عمر (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۲۲۰ مشکوۃ ص ۵۶۶)

میری امت میں اللہ کے اوامر ونواہی کے بارے میں سخت عمر ہیں

ایک روایت میں وأشدهم فی دین الله عمر بھی آیا ہے (صواعق محرقہ ص ۲۸۳)

Scanned with CamScanner

حضور علیہ السلام اکرم کے شان جمال پر حضرت ابو بکر کو دیکھا گیا تو شان جلال پر حضرت عمر فاروق آئے حضرت عمر فاروق برداشت نہ کر سکتے تھے کہ کوئی اللہ اور اس کے رسول اور اس کے دین کے بارے میں کسی طرح کی کوئی غلط بات کہے آپ کی دینی غیرت جوش میں آجاتی تھی......اشداء علی الکفار اپنی پوری شان کے ساتھ آپ میں جلوہ گر تھی آپ کی یہ شان سابقہ صحائف میں بھی بیان ہوئی ہے حضرت علی مرتضی کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

وان تؤمروا عمر رضی الله عنه تجدوه قويا امينا لايخاف فی الله لومة لائم ......الحدیث (مسند احمد۔ الفتح الربانی ج ۲۳ ص ۵)

اور اگر تم عمر کو اپنا امیر بناؤ گے تو تم اس کو قوی اور امانت دار پاؤ گے وہ احکام خدا میں کسی ملامت کرنے والے سے نہیں ڈرتا

حضرت حسن بصری تابعیؒ (۱۱۰ھ) فرماتے ہیں

حضرت عمر گو اول اسلام لانے والوں میں نہ تھے لیکن دنیا سے بے رغبتی اور اللہ کے کام میں جری اور اشد ہونے کی وجہ سے وہ سب پر سبقت لے گئے حضرت عمر کسی ملامت کرنے والے کا خوف نہیں کرتے تھے (رواہ ابن ابی شیبہ ازالۃ ج ۲ ص ۵۳۶)

(۱)......حضرت عمر فاروقؓ کی زبان پر سکینت بولتی تھی

حضرت علی مرتضیٰؓ کہتے ہیں

ماكنا نبعد ان السكينة تنطق على لسان عمر (المصنف لابن ابی شیبہ

Scanned with CamScanner

ج ۶ ص ۳۵۷ مشکوٰۃ ص ۵۵۷)

ہم صحابہ اس بات میں کوئی شک نہ کرتے تھے کہ حضرت عمر کی زبان پر سکینت جاری ہو جاتی ہے (المصنف لعبد الرزاق ج ۱۱ ص ۲۲۲ حلیۃ ج ۴ ص ۱۵۲ تاریخ الخلفاء ص ۸۴ ریاض ص ۲۷۰)

سکینہ سکون قلب کو کہتے ہیں بعض حضرات نے اس کا معنی رحمت الہی کیا ہے بعض اسے متانت اور سنجیدگی کے معنی میں لیتے ہیں ان سب کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق کے ساتھ تائید ایزدی تھی آپ جب بھی بولتے لوگ اس سے سکون قلب کی دولت پاتے اور اس بات کی سچائی ہر ایک پر روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی تھی اور ان میں سے کسی کو آپ کی بات میں شک و شبہ نہیں رہتا تھا اور لوگوں میں یہ بات بہت معروف تھی کہ حضرت عمر فاروق صاحب الہام بزرگ ہیں اور اللہ تعالی اپنی بات ان کے دل پر اتارتا ہے شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ (۱۰۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ سکینہ ایک فرشتہ کا نام ہے جو حضرت عمر کی زبان پر بولتا تھا (لمعات شرح مشکوٰۃ) ظاہر ہے کہ فرشتہ کی بات غلط نہیں ہوتی اور نہ اس میں کوئی ہیر پھیر جھوٹ اور داؤ پیچ ہوتا ہے اور نہ کبھی کسی فرشتہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ اعتقادا منافق تھا حضرت طارق بن شہاب تابعیؒ (۸۳ھ) کہتے ہیں

ہم آپس میں یہ کہتے تھے کہ حضرت عمر کی زبان پر فرشتہ بولتا ہے (تاریخ عمر ص ۲۸۲)

مولانا نواب قطب الدین محدث دہلویؒ (۱۲۸۹ھ) لکھتے ہیں

حضرت عمرؓ ایسی بات بولتے ہیں جس سے نفوس آرام پکڑتے ہیں اور دل اس سے مطمئن ہو جاتے ہیں اور یہ ایک ایسا امر غیبی تھا جو حضرت عمر کی زبان پر ڈالا گیا تھا اور ہو سکتا ہے کہ یہاں سکینت سے مراد فرشتہ ہو وہ حق الہام کرتا ہو

Scanned with CamScanner

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے عمر فاروق کو دیکھا ہے کہ ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہوتا ہے جو سیدھی راہ بتاتا ہے (دیکھئے مظاہر حق ج ۵ ص ۱۰۱ المصنف لابن ابی شیبہ ج ۶ ص ۳۵۷)

حضرت علی مرتضیٰ کے اس بیان سے وہی لوگ اختلاف کر سکتے ہیں جن کے دل حلاوت ایمان سے خالی ہیں پھر یہ بیان صرف حضرت علی کا نہیں خود حضور ﷺ نے بھی حضرت عمر فاروق کے دل وزبان سے حق بات جاری رہنے کی خبر دی ہے اور دنیا نے یہ بات دیکھی ہے کہ آپ نے جب بھی کہا حق کہا اور جو کچھ کیا وہ حق میں دائر رہا

حضرت عمر فاروق کا مقام سکینت پر ہونا شیعہ علماء نے بھی تسلیم کیا ہے ان کے علامہ طبرسی لکھتے ہیں...... ان السکینة تنطق علی لسان عمر (احتجاج ج ۲ ص ۲۴۷)

احتجاج کے اسی صفحہ پر حاشیہ میں یہ بات بھی درج ہے

ان الحق تنطق علی لسان عمر وان ملکا ینطق علی لسانہ وغیرہ ذلک (ایضا)

(۱۷)...... حضرت عمرؓ کے غصہ میں اللہ کا جلال

حضرت علی مرتضیٰؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

اتقوا غضب عمر فان اللہ یغضب لغضبہ...... وفی روایة لاتغضبوا عمر فان اللہ یغصب اذا غضب (ریاض ۳۲۰)

عمر کے غصہ سے بچو جب وہ ناراض ہوتا ہے تو اللہ بھی ناراض ہو جاتے ہیں

انبیاء ومرسلین کے بعد اللہ کی مخلوق میں بعض بندے ایسے بھی ہیں جن کی خوشی میں اللہ کی خوشی اور جن کی ناراضگی سے اللہ بھی ناراض ہو جاتا ہے یہ حضرات جب بولتے ہیں تو اللہ

Scanned with CamScanner

تعالیٰ ان کے اس بول کی لاج رکھتا ہے اور ان کے منہ سے نکلی ہوئی بات پوری کر دکھاتا ہے
حضرت عمر فاروق ان حضرات میں سے تھے جن کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ
اگر وہ کسی بات میں اللہ پر قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی بات کی لاج رکھ کر ان کا کہا پورا کر دیتا
ہے حضرت علی مرتضیٰؓ نے چونکہ آپ کے ساتھ ایک طویل وقت گذارا تھا اور آپ
حضرت عمر فاروق کی جلوت و خلوت سے خوب واقف تھے نیز حضرت عمر فاروق کی زندگی
ایک کھلی کتاب کی طرح آپ کے سامنے تھی اسلئے آپ جانتے تھے کہ حضرت عمر فاروق کا
اللہ کے ہاں کیا مقام و مرتبہ ہے آپ اگر جلالی شان پر آجائیں تو یہ صرف آپ کا جلال نہیں
اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی خاطر جلال میں آتے ہیں اور آپ کسی بات پر راضی ہو جائیں تو
آپ کی یہ خوشی رحمت الٰہی اترنے کا باعث بھی بن جاتی ہے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق
اور ابو جحش کے درمیان کسی بات پر تنازعہ ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا عمر کو ناراض نہ کرو
رضاء عمر رحمة (ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۴۸۷) عمر کی خوشی رحمت کا باعث ہے

(۱۸)...... حضور ﷺ کے قریب دفن ہونے کی پیشگوئی

حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ حضرت ابوبکر صدیق
اور حضرت عمر فاروق کے ساتھ اس طرح مسجد میں داخل ہوئے کہ دونوں آپ کے
دائیں بائیں تھے اور حضور ﷺ نے ان دونوں کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اس وقت آپ ﷺ نے
ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن بھی ہم اکٹھے اٹھیں گے

هكذا نبعث يوم القيامة (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۰۸)

حضور ﷺ نے جب اکٹھے اٹھنے کی خبر دی تو اس میں یہ بات خود بخود سمجھا دی گئی کہ

Scanned with CamScanner

حضرت عمر فاروقؓ حضور ﷺ کے بالکل قریب دفن کئے جائیں گے حضور ﷺ نے اپنی عین حیات اس کی پیشگوئی کی تھی اور دنیا نے دیکھا کہ حضور ﷺ کی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کے حق میں یہ پیشگوئی کس شان سے پوری ہوئی حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا

هكذا نموت وهكذا ندفن وهكذا ندخل الجنة (کنزالعمال ج ۱۳ ص ۱۸)

اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ کے نزدیک حضرت عمر فاروقؓ کامل درجہ کے مؤمن تھے اور آپ اس باب میں جس مقام پر کھڑے تھے اس سے اوپر اگر کسی کو دیکھا گیا تو وہ صرف حضرت ابوبکر صدیق ہیں

غور فرماویں کہ خدانخواستہ حضور ﷺ کے نزدیک حضرت عمر فاروق کے ایمان میں ذرا بھی سا بھی شک ہوتا تو آپ ہی بتائیں کہ کیا آپ ﷺ حضرت عمر فاروق کے اس طرح اپنے قریب ہونے کی پیش گوئی فرماتے ؟ اور کیا اس طرح آپ کو جنت کے حجرے میں آرام کرنے کی بشارت سناتے ؟ حضور ﷺ نے اس پیشگوئی میں بتایا کہ حضرت عمرؓ اپنے ایمان و عمل میں اس اونچے مقام پر ہیں کہ انہیں حضور ﷺ کے قریب آرام کرنے کی سعادت نصیب ہوگی

(۱۹)...... حضرت عمر فاروقؓ بروز قیامت حضور کے ساتھ اٹھیں گے

حضرت عمر فاروق کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

انا اول من تنشق عنه الارض ثم ابوبكر ثم عمر ثم اتى اهل البقيع فيحشرون معى (جامع ترمذی ج ۳ ص ۵۶۶)

میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کھلے گی پھر ابو بکر کی پھر عمر کی۔ پھر اہل بقیع
کے پاس آؤں گا اور یہ سب میرے ساتھ جمع کئے جائیں گے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی تین انگلیوں کو ملا
ملا کر فرمایا کہ ہم تینوں اس طرح اکٹھے اٹھیں گے

أحشر أنا وابوبكر وعمر يوم القيامة هكذا وأخرج السبابة والوسطى
والبنصر (کنزالعمال ج ۱۱ ص ۵۷۰)

حضور ﷺ جب اپنے روضہ مبارک سے اٹھیں گے تو آپ کے ساتھ اٹھنے والوں میں
کون ہوں گے؟ حضرت ابو بکر ان کے بعد حضرت عمر...... اس سے بڑی سعادت حضرت
عمر کے لئے اور کیا ہو سکتی ہے کہ حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر آپ کے ہمراہ اٹھیں گے
علامہ امیر الدین علی بن بلبان (۷۳۹ھ) لکھتے ہیں

ان عمر بن الخطاب أول من تنشق عنه الارض بعد أبى بكر الصديقؓ
(الاحسان ج ۹ ص ۱۷)

حضور ﷺ نے اس ارشاد میں یہ بھی بتادیا کہ حضرت عمرؓ میرے ساتھ دفن بھی ہوں گے
جس کا ذکر ہم اوپر کر آئے ہیں۔ اکٹھے اٹھنا اسی وقت ہو سکتا ہے جب کسی مقام پر اکٹھے دفن
بھی ہوں چنانچہ مسجد نبوی میں روضہ مطہرہ اس کا گواہ ہے

(۲۰)...... حضرت عمرؓ فاروق کی میدان آخرت میں شان

حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا
قیامت کے دن جب سارے لوگ میدان حشر میں جمع ہوں گے اور حضرت عمر بھی اپنی

Scanned with CamScanner

جگہ ہوں گے اس وقت وہاں ایک ایسی چیز آئے گی جو ان سے بہت مشابہ ہوگی اور کہے گی
اللہ تجھے میری طرف سے بہترین بدلہ عطا کرے آپ اس سے پوچھیں گے کہ تو کون ہے
وہ کہے گا میں اسلام ہوں اے عمرؓ...... اللہ تجھے اچھا بدلہ عطا کرے

أنا الاسلام جزاك الله يا عمر عني خيرا

پھر حضرت عمر کے دائیں ہاتھ میں ان کی کتاب دی جائے گی اور انہیں جنت میں جانے کے لئے کہا جائے گا۔

حضرت عمر نے جب یہ بات سنی تو آپ رو پڑے اور اس وقت آپ کے پاس صرف نو (درہم یا دینار) تھے آپ نے وہ سب اللہ کے راستے میں دے دئے (ریاض ص ۳۰۸)

اس سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ اس دن اسلام جو ایک معنوی حقیقت ہے جسدی پیرائے میں حضرت عمر کی صورت میں متمثل ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

قیامت کے دن حق حضرت عمر سے سب سے پہلے معانقہ اور مصافحہ کرے گا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں جنت میں داخل فرمائے گا

أول من يعانقه الحق يوم القيامة عمر وأول من يصافحه الحق يوم القيامة عمر وأول من يؤخذ بيده فينطلق به الى الجنة عمر بن الخطاب (مستدرک ج ۳ ص ۹۰ ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۴۹۵)

علامہ شوکانی نے درالسحابۃ میں ﴿وأول من يسلم عليه﴾ کے الفاظ بھی نقل کئے ہیں (دیکھئے ص ۱۶۲)

حق کا معانقہ اور مصافحہ کرنا کس طرح ہوگا ہمیں اس کا علم نہیں نہ ہمیں اس کی کوئی کیفیت

Scanned with CamScanner

بتائی اور سمجھائی گئی ہے حافظ ابن حجر مکی شافعی (۹۷۳ھ) نے لکھا ہے کہ یہاں مصافحے سے مراد مزید انعام واقبال ہے (دیکھیے صواعق محرقہ ص ۳۳۸)

یہاں حق سے اگر مراد اسلام ہے تو اس کا حاصل یہ ہے کہ اسلام کو حضرت عمر پر ناز ہے حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ کو اللہ سے مانگا تھا کہ وہ اسلام کی عزت بنیں چنانچہ آپ کے آنے پر اسلام کو عزت اور دبدبہ ملا قیامت کے دن اسلام بھی چاہے گا کہ ساری کائنات کے روبرو حضرت عمر فاروق کا مقام و مرتبہ بتایا جائے آپ کو سب کے سامنے سلام کرے گا، آپ سے مصافحہ و معانقہ کرے گا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر جنت لے جائے گا جس طرح حضرت عمرؓ اسے دنیا میں اللہ کے گھر عزت کے ساتھ لائے تھا اور اس کو اعزاز بخشا تھا اس بات کی تائید حضرت حسن بصری کے اس بیان سے بھی ہوتی ہے آپ کہتے ہیں قیامت کے دن اسلام آئے گا اور لوگوں سے مصافحہ کرے گا یہاں تک کہ وہ حضرت عمر کے پاس پہنچے گا پھر وہ حضرت عمر کا ہاتھ پکڑ کر عرش کے پاس آئے گا اور کہے گا قسم پروردگار کی میں چھپا ہوا اور کمزور تھا اس نے (یعنی حضرت عمرؓ نے) مجھے سب کے سامنے ظاہر کیا چنانچہ اللہ کے فرشتے آپ کی طرف بڑھیں گے اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جائیں گے اس وقت دوسرے لوگ ابھی حساب کتاب میں مشغول ہوں گے

یجئی الاسلام یوم القیامة فیتصفح الخلق حتی یجئی الی عمر فیأخذ بیده فیصعد به الی بطنان العرش فیقول ای رب انی کنت خفیا وأهان وهذا اظهرنی فکافئه فتجئی ملائکة من عندالله فتأخذ بیده فتدخله الجنان والناس فی الحساب (تاریخ عمر ص ۲۰)

☆...... حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن

آواز دی جائے گی کہ عمر فاروقؓ کہاں ہیں؟ چنانچہ آپ کھڑے ہو جائیں گے اللہ تعالی فرمائیں گے مرحبا یا اباحفص یہ تمہارا نامہ اعمال ہے اگر تم چاہو تو اسے دیکھو نہ چاہو نہ دیکھو میں نے تو تمہاری مغفرت کر دی ہے

ھذا کتابك فان شئت فاقراہ وان شئت فلا فقد غفرت لك (ریاض ص ۲۷۲)

حضرت عمر فاروق کے جنتی ہونے کی شہادت قرآن کریم اور خاتم النبیین ﷺ دے چکے ہیں تاہم میدان محشر کا عالم سوائے انبیاء کے باقی سب لوگوں کے لئے بڑا ہولناک ہوگا اس وقت اللہ تعالی حضرت عمر فاروقؓ پر نظر لطف وکرم اور عفوورحم فرمائیں گے اور ساری کائنات کے سامنے حضرت عمرؓ کے لئے اللہ کی عطاو بخشش کا اعلان ہوگا اور انہیں بڑی عزت دی جائے گی

(۲۱)...... حضرت عمر فاروقؓ کے جنتی ہونے کی شہادت

قرآن کریم نے حضور ﷺ کے سب صحابہ کے لئے (وہ مہاجرین ہوں یا انصار) حسنی کی بشارت سنائی ہے ﴿وکلا وعد اللہ الحسنی﴾ حضور ﷺ نے اپنے تمام صحابہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ جہنم کی آگ سے دور رکھے جائیں گے پھر آپ نے ان میں سے بعض صحابہ کا نام لے کر ان کے جنتی ہونے کو موقع بموقع بیان فرمایا پھر ان میں سے بھی خاص دس آدمیوں کے جنتی ہونے شہادت دی ان دس خوش نصیبوں میں حضرت عمر فاروق بھی ہیں

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

ابوبکر فی الجنة وعمر فی الجنة (جامع ترمذی ج۲ص ۲۱۶ مشکوۃ ص ۵۶۶)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں

Scanned with CamScanner

قال رسول الله ﷺ عمر بن الخطاب من اهل الجنة (الاحسان ج ۹ ص ۱۸)

سو حضرت عمرؓ کے جنتی ہونے میں اب جو شخص شک کرے وہ اس لائق ہے کہ خود اس کے جنتی ہونے میں شک کیا جائے آنحضرت ﷺ کے انہی ارشادات کی روشنی میں مسلمانوں پر یہ عقیدہ رکھنا ضروری ٹھہرا کہ حضرت عمر فاروق جنتی ہیں اور ان کے لئے جنت کا وعدہ ثابت ہے علامہ امیر الدین علی بن بلبان (۷۳۹ھ) لکھتے ہیں

اثبات الجنة لعمر بن الخطاب (الاحسان ج ۹ ص ۱۸)

حضرت انس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے صحابہ سے پوچھا کہ تم میں سے آج کس نے نماز جنازہ میں شرکت کی؟ حضرت عمر نے کہا میں نے۔ آپ نے پوچھا کس نے آج کسی مریض کی عیادت کی؟ حضرت عمر نے کہا میں نے۔ آپ نے پوچھا کہ کس نے آج صدقہ خیرات کیا حضرت عمر نے کہا میں نے۔ آپ نے فرمایا آج کون روزہ سے ہے حضرت عمر نے کہا میں۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عمر کے لئے جنت واجب ہو گئی جنت واجب ہو گئی

قال رسول الله ﷺ وجبت وجبت (المصنف لابن أبی شیبہ ج ۶ ص ۳۶۱)

(نوٹ) صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اسی طرح کے ایک اور موقع پر حضور ﷺ نے جب یہ پوچھا تو وہاں حضرت ابو بکر صدیق موجود تھے آپ نے ان سوالات کے اثبات میں جب جوابات دئے تو حضور ﷺ نے ان کے جنتی ہونے کی خبر دی تھی (دیکھئے صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۷۴)

حضرت جابر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا کہ ابھی تھوڑی دیر میں کھجوروں کے ان گھنے درختوں میں سے ایک جنتی

Scanned with CamScanner

آدمی تمہارے پاس آئے گا (حضرت جابر کہتے ہیں کہ) ہم نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق تشریف لائے تو ہم نے انہیں آپ ﷺ کے فرمانے کے مطابق جنت کی مبارک باددی تھوڑی دیر کے بعد پھر حضور ﷺ نے اسی طرح فرمایا تو ہم نے دیکھا کہ حضرت عمر فاروق تشریف لائے تو ہم نے انہیں بھی جنت کی مبارکبادد ی

فاطلع عمر رضی الله عنه قال فهنأ ناه بما قال رسول الله ﷺ الحدیث (رواہ احمد)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ کے صحابہ کو بھی معلوم تھا کہ حضور ﷺ نے حضرت عمر کو جنتی ہونے کی بشارت دی ہے اور آپ کو اس اعزاز پر صحابہ مبارکباد دیتے تھے۔

(۲۲)...... حضرت عمر جنت میں اڈھیر عمر لوگوں کے سردار ہوں گے

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرات شیخینؓ کے متعلق فرمایا

هذان سیدا کهول اهل الجنة من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین (جامع ترمذی ج۲ص ۲۰۷)

ابوبکر و عمر جنت میں اڈھیر عمر کے لوگوں کے سردار ہیں سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔

حضور ﷺ نے اس ارشاد میں بھی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے جنتی ہونے کی صراحت فرمائی ہے حضرت علی مرتضٰی کہتے ہیں کہ ان کو بھی آپ ﷺ نے یہ بات بتائی تھی (ایضا)

اس حدیث سے اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ انبیاء ومرسلین کے بعد حضرت ابوبکر صدیق

Scanned with CamScanner

کا مقام و مرتبہ ہے اور ان کے بعد حضرت عمر فاروق باقی تمام لوگوں سے افضل ہیں
شارح مشکوۃ حضرت ملا علی قاری محدث لکھتے ہیں کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر پچھلی
امتوں کے تمام لوگوں سے اور اس امت کے بھی تمام اولیاء و اتقیاء سے افضل ہیں۔

من اولیاء الامم المتقدمین فیکونان افضل من اصحاب الکھف ومؤمن آل فرعون ومن الخضر ایضا علی القول بانه ولی ...... من اولیاء ھذه الامة وعلمائھم وشھدائھم (مرقات ج۹ ص ۳۹۱۳)

(۲۳)...... حضرت عمر فاروقؓ مقام علیین میں ہوں گے

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ

انّ اھل الجنة لیترآأون اھل علیین کما ترون الکوکب الدری فی افق السماء وان ابابکر وعمر منھم وانعماء (شرح السنۃ مشکوۃ ص ۵۵۹)

اہل جنت علیین میں رہنے والوں کو دیکھیں اور دکھائیں گے جیسے تم آسمان کے کناروں میں چمکدار تاروں کو دیکھتے ہو اور ابو بکر و عمر انہیں سے ہیں اور یہ دونوں بہت اچھے ہیں

علیین روحانیت سے معمور ایک خاص جگہ ہے یہ اللہ کے ان مقبولین کا مقام ہے جن سے اللہ محبت کرتا ہے نیک روحیں سب سے پہلے اسی مقام پر لائی جاتی ہیں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق بلا شبہ محبوبان الٰہی اور مقربان ایزدی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاص فضل و کرم سے نوازے گا اور جنات النعیم میں وہ انعامات الٰہیہ سے لطف اندوز ہوں گے

(۲۴) ☆☆...... حضرت عمر فاروقؓ کا جنت میں محل بن چکا ہے

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

رأيتني دخلت الجنة فاذا انابالرميصاء امراة أبي طلحة وسمعت خشفة فقلت من هذا فقال هذا بلال ورايت قصرا بفنائه فقلت لمن هذا فقالوا لعمر بن الخطاب، فأردت أن أدخله فا نظر الى فذكرت غيرتك فقال عمر بأبي وأمي يارسول الله أعليك أغار (صحیح بخاری ج۱ص ۵۲۰ صحیح مسلم ج۲ص ۲۷۵)

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں اور وہاں میں نے حضرت ابو طلحہ کی بیوی رمیصاء کو دیکھا اور میں نے کسی کے قدموں کی آواز سنی میں نے پوچھا کون ہے تو مجھے بتایا گیا کہ وہ بلال ہیں اور میں نے ایک محل دیکھا جس کے سامنے ایک باندی کھڑی ہے میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے اس نے کہا عمر بن خطاب کا ہے میں نے چاہا کہ اندر جا کر دیکھوں مگر اے عمر مجھے تیری غیرت کا خیال آگیا حضرت عمر نے سن کر عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں

انبیاء کرام کا خواب سچ اور حجت ہوتا ہے حضور ﷺ نے جنت میں حضرت عمر کے جس محل کو دیکھا وہ کوئی فرضی اور خیالی محل نہ تھا حقیقی محل تھا اور آپ نے اس محل کو جنت میں ہی دیکھا ہے اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت عمرؓ کامل الایمان صحابی رسول ہیں اور اللہ تعالی نے آپ کے لئے جنت میں محل تیار کر دیا ہے اگر حضرت عمر فاروق کا ایمان مخدوش و مشکوک ہوتا تو آپ ہی بتائیں کہ کیا حضرت عمر کے لئے جنت میں محل تیار کیا

Scanned with CamScanner

جاتا اور حضور ﷺ کو جنت میں یہ محل دکھایا جاتا حضور ﷺ کا ارشاد حضرت عمر کے جنتی ہونے کی گواہی نہیں تو اور کیا ہے ؟ ایک روایت میں ہے کہ وہ سونے کا محل تھا (الاحسان ج۹ ص۱۹)

حضرت عمر فاروق اس مقام اور شان کو بھی اپنی محنت کا نتیجہ نہیں سمجھتے اسے بھی حضور ﷺ کا صدقہ اور برکت بتاتے ہیں امام سیوطی (۹۱۱ھ) نے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول یہ سب کچھ آپ ہی کا صدقہ ہے اور آپ ہی کی وجہ سے تو مجھے ہدایت ملی اور اس پر یہ نعمت نصیب ہوئی حضرت ملا علی قاری (۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں

هل رفعني الله الا بك وهل هداني الله الا بك...... ذكره السيوطي (مرقات ج۹ ص ۳۸۹۵)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے یہ بات بتائی تو ہم نے دیکھا کہ جب حضرت عمر رونے لگے (الاحسان ج۹ ص۱۹)

(نوٹ) ایک روایت میں ہے کہ میں جنت میں گیا تو وہاں حضرت عمر کا محل دیکھا اس سے مراد معراج کی رات ہے جب آپ ﷺ آسمانوں کی سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے یہ بات خواب میں بھی دیکھی تھی پیش نظر رہے کہ یہ دو الگ الگ واقعات ہیں اور دونوں کا موقع الگ الگ ہے

فدل على انهما خبران في وقتين متباينين من غير ان يكون تضاد ولا تهاتر (الاحسان ج۹ ص۱۹)

ایک مرتبہ آپ نے حضرت کعب احبار سے جنت عدن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ جنت کے وہ محلات ہیں جن میں سوائے انبیاء اور صدیق اور شہید اور عادل حکمراں

سے اس میں کوئی نہ رہے گا حضرت عمر نے یہ سن کر فرمایا کہ جہاں تک نبوت کی بات ہے اس کا تو اب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں اور جہاں تک صدیقوں کا تعلق ہے تو اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ صدیق اور کون ہوگا اور جہاں تک عادل حکمران کا تعلق ہے تو میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ میں نے ہمیشہ عدل وانصاف سے کام لیا ہے اور جہاں تک شہادت کی بات ہے تو یہ عمر کے نصیب میں کہاں

اما النبوة فقد مضت لأهلها واما الصديقون فقد صدقت الله ورسوله واما الحكم العدل فانى أرجوالله تعالى ان لا احكم بشيء الا لم آل فيه عدلا واما الشهادة فأنى لعمر بالشهادة (کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۶۱)

حضرت علی مرتضیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق نے ایک مرتبہ کہا کہ انہوں نے حضور ﷺ سے معراج اور ملاء اعلیٰ کی سیر کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں بتلایا کہ میں نے وہاں ایک بہت بڑا محل دیکھا جس کی لمبائی اور چوڑائی کی کوئی انتہا نہ تھی آپ نے حضرت جبرئیل سے پوچھا کہ اس محل میں کون رہے گا حضرت جبرئیل نے بتایا کہ اس میں وہ رہے گا جو حق کہتا ہے اور حق پر چلتا ہے اور جب اس سے کوئی بات حق کی کہی جائے تو وہ غصہ میں نہیں آتا اور اس کا انتقال بھی حق پر ہو حضور ﷺ نے پوچھا کہ کیا تو ان میں سے کسی ایک کا نام بتا سکتا ہے جبرئیل امین نے فرمایا کہ ہاں ایک شخص کا نام بتا سکتا ہوں حضور ﷺ نے پوچھا وہ کون ہے عرض کیا وہ عمر بن الخطاب ہیں

قلت يا جبرئيل هل تسمى احدا قال نعم رجلا واحدا قلت من ذاك الواحد قال عمر بن الخطاب (کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۹۱)

حضرت عمر فاروق نے یہ بات سنی تو آپ بے خود سے ہو گئے اور غشی کھا کر گر پڑے عبداللہ

Scanned with CamScanner

بن الحسن کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عمر فاروق کو موت تک کبھی ہنستے نہیں دیکھا گیا
ایضا)

(۲۵)...... حضرت عمرؓ جنت میں حضور ﷺ کے ساتھ ہوں گے

حضرت زید بن ابی اوفی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا تو میرے ساتھ جنت میں ہے اور تین میں سے ایک ہے

قال لعمر بن الخطاب انت معی فی الجنة ثالث ثلاثة (ریاض ص ۳۱۰)

اس حدیث میں حضور ﷺ نے حضرت عمر فاروق کو جنت میں آپ کی معیت کی بشارت دی ہے آپ اور حضرت عمر فاروق دو ہوئے یہ تیسرے کون ہیں ؟ اس کے لئے امین الامت حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کا یہ بیان دیکھیں

حضور ﷺ کے وصال کے بعد کچھ لوگ حضرت ابو عبیدہ کے پاس آئے اور چاہا کہ وہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں تو آپ نے منع کر دیا اور ان سے کہا کہ

فقال تاتونی وفیکم ثالث ثلاثة یعنی ابابکر (اخرجه ابن ابی شیبه (ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۵۰۴)

تم لوگ میرے پاس کیوں آئے ہو حالانکہ تم میں تیسرا یعنی ابو بکر موجود ہے

حضرت ابو عبیدہ نے انہیں اس وقت کی بات یاد دلائی جب حضرت ابو بکر حضور ﷺ کے ہمراہ غار ثور میں تھے اور حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ لاتحزن ان اللہ معنا اللہ ہم دونوں کے ساتھ ہے اس واقعہ کے پیش نظر حضرت ابو عبیدہ نے آپ کو ثالث ثلاثة کہا

معلوم ہوا کہ جنت میں حضور ﷺ کے قرب و معیت کی دولت حضرت ابو بکر اور حضرت

Scanned with CamScanner

عمر کو سب سے زیادہ نصیب ہو گی۔

زید ابن ابی اوفی کہتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ نے لوگوں کو مسجد میں آنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ کہاں ہیں فلاں بن فلاں اور آپ ان کو تلاش کرتے رہے اور ان کے انتظار میں خاموش رہے یہاں تک کہ وہ سب آپ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ میں تم کو ایک بات کہنے والا ہوں اس کو یاد رکھو اور اچھی طرح محفوظ کر لو اور اپنے بعد والوں سے یہ بات کہہ دو کہ اللہ تعالی نے منتخب کیا اپنی مخلوق میں سے ایک مخلوق پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی

الله يصطفى من الملائكة رسلا ومن الناس (پ ١٧ الحج ٧٥)

اللہ تعالی منتخب کرلیتا ہے فرشتوں میں سے احکام پہنچانے والا (مقرر فرمادیتا ہے) اور آدمیوں میں سے

یعنی ایک مخلوق جنہیں اللہ جنت میں داخل کرے گا اور میں تم میں سے جس کو منتخب کرنا چاہتا ہوں منتخب کرنے والا ہوں اور میں تم میں مؤاخات کرنا چاہتا ہوں جس طرح اللہ نے فرشتوں میں مواخات کرائی ہے اٹھو اے ابوبکر۔ تو ابوبکر اٹھے اور آپ کے سامنے دوزانو بیٹھ گئے پھر آپ نے فرمایا تمہارا مجھ پر حق ہے اللہ تعالی تم کو اس کی جزا دے گا اگر میں اللہ کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو تمہیں بناتا اور تم مجھ سے بمنزلہ قمیص کے ہو میرے جسم کے ساتھ (راوی کہتے ہیں کہ یہ فرماتے ہوئے) آپ نے اپنی قمیص کو ہاتھ سے حرکت دی۔ پھر آپ نے حضرت عمر سے فرمایا قریب آؤ تو وہ قریب آگئے تو ارشاد فرمایا کہ

قد كنت شديد الشغب علينا ابا حفص فدعوت الله ان يعز الدين بك او بابى جهل ففعل الله ذلك بك و كنت احبهما الى فانت معى

Scanned with CamScanner

فی الجنۃ ثالث ثلاثۃ من ھذہ الامۃ (ازالۃ ج ۲ ص ۱۷۳)

اے ابو حفص تم کو ہم سے شدید خصومت تھی پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ دین کو غلبہ دے تمہاری ذات سے یا ابو جہل سے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو تمہارے حق میں قبول کیا اور دونوں میں سے تم میرے محب بن گئے تو تم میرے ساتھ جنت میں ہو گے اس امت میں سے تم ثالث ثلاثۃ ہو گے (یعنی تین میں کا تیسرا)

جو لوگ تعصب اور عداوت کی آگ میں جل رہے ہیں وہ اس حقیقت کو کس طرح سمجھ سکتے ہیں کیا انہیں اتنی سی بات بھی سمجھ نہیں آتی کہ اللہ تعالیٰ نے جب انہیں روضۃ من ریاض الجنۃ میں ثالث ثلاثۃ ہونے کی سعادت عطا فرمائی اور عظیم الشان نعمت سے نوازا ہے تو انشاء اللہ بروز محشر تمام کائنات یہ روح پرور نظارہ کرے گی کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر جنت میں کس شان سے حضور ﷺ کی معیت و قرب کا شرف پائے ہوئے ہیں

(۲۶)...... حضرت عمرؓ اہل جنت کا چراغ ہیں

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

عمر بن الخطاب سراج أهل الجنة (در السحابۃ ص ۱۶۱ معرفۃ الصحابۃ ج ۱ ص ۷۴)

حضرت عمر اہل جنت کا چراغ ہیں

علامہ جار اللہ زمخشری نے حضرت علیؓ سے یہ روایت نقل کی ہے آپ یہ بھی لکھتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروقؓ کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ کچھ صحابہ کو لے کر حضرت علی کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ بات سنی ہے کہ عمر بن خطاب اہل جنت کا چراغ

Scanned with CamScanner

ہے حضرت علی نے فرمایا کہ ہاں میں نے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ آپ مجھے یہ بات ایک کاغذ پر لکھ دیں حضرت علی مرتضیٰ نے آپ کو یہ لکھ کر دیا

بسم الله الرحمن الرحيم هذا ماضمن علي بن أبي طالب لعمر بن الخطاب عن رسول الله ﷺ عن جبرئيل عن الله تعالى أن عمر بن الخطاب سراج أهل الجنة في الجنة

یہ وہ معاہدہ ہے جو حضرت علی بن ابی طالب نے عمر بن خطاب سے کیا ہے کہ حضور ﷺ نے بواسطہ حضرت جبرئیل رب العزت سے یہ بات نقل کی ہے کہ عمر بن خطاب اہل جنت کا چراغ ہے

حضرت عمر فاروق نے حضرت علیؓ سے وہ پرچہ لیا اور اپنے ایک بیٹے کو دے دیا اور کہا کہ میرے مرنے کے بعد جب غسل کفن وغیرہ ہو جائے تو اس کو میرے کفن میں رکھ دینا تاکہ میں اپنے پروردگار کے پاس یہ لے کر حاضر ہو سکوں چنانچہ آپ کی خواہش پر اسی طرح عمل کیا گیا (ریاض ج ۱ ص ۳۱۲ الموافقہ بین اہل البیت والصحابۃ ص ۱۱)

حضور ﷺ کے ارشادات اور علماء امت کی تشریحات کی روشنی میں حضرت عمرؓ کے ایمان اور آپ کے مرتبہ کی ایک ہلکی سی جھلک ہم نے دکھانے کی سعادت حاصل کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ حضور اکرم ﷺ کے جلیل المرتبت صحابی اور قریبی ساتھی آپ کے وزیر اور مشیر ایمان واخلاق کے بہت بلند مقام پر فائز تھے اور حضور ﷺ نے بھی حضرت عمر کو بڑی محبت کی نظر سے دیکھا ہے اور فرمایا کہ آپ کی امت حضرت عمرؓ کو بھی اسی ادب واحترام اور عزت عظمت اور عقیدت ومحبت کی نظر سے دیکھے

Scanned with CamScanner

☆...... حضرات شیخین کریمینؓ باقی تمام صحابہ کرام سے افضل ہیں

اہل سنت والجماعت کا اس عقیدہ پر اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کی امت میں سب سے افضل وبہتر آپ کے دوست آپ کے زندگی بھر کے ساتھی اور آپ کے جانشین حضرت ابوبکر صدیق ہیں اور آپ کے بعد پوری امت میں حضرت عمر فاروق سب سے افضل ہوئے اس عقیدہ کی تائید میں آنحضرت ﷺ کے متعدد ارشادات صحابہ کرام ائمہ اور علماء اسلام کے بیانات ہیں صحیح مسلم کے شارح حضرت امام نووی (۶۷۶ھ) لکھتے ہیں

أفضلهم على الاطلاق أبوبكر ثم عمر رضى الله عنهما باجماع أهل السنة (تقریب النواوی ج ۲ ص ۲۲۲)

حافظ جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ) اس پر لکھتے ہیں

كذلك حكى الشافعي اجماع الصحابة والتابعين على ذلك رواه البيهقي فى الاعتقاد (تدریب الراوی ص ۲۲۲)

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں کہ متقدمین شیعہ کو بھی اس بات میں اختلاف نہیں تھا کہ حضرت ابوبکر سب سے افضل ہیں اور ان کے بعد عمر بن خطاب ہیں راقم الحروف نے کتاب "حضرت ابوبکر صدیقؓ" کے مقدمہ میں اس پر تفصیل سے بحث کی ہے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ (۱۰۳۴ھ) لکھتے ہیں

سلف کا اجماع اس بات پر منعقد ہوا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد حضرت ابوبکر صدیق تمام انسانوں سے افضل ہیں وہ شخص بڑا ہی احمق ہے جو اس اجماع کے بر خلاف کرے (مکتوبات دفتر اول ص ۳۳۲ مکتوب نمبر ۲۰۲)

Scanned with CamScanner

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) نے یہ سوال کہ ﴿حضرات شیخین کو تمام صحابہ بشمول سیدنا حضرت علی مرتضی پر کیوں فضیلت حاصل ہے ؟﴾ کے جواب میں اپنا ایک مشاہدہ بیان کیا ہے یہ وقت کے ایک مجدد اور محدث کا مشاہدہ ہے حضرت شاہ صاحب قدس سرہ لکھتے ہیں

هل تعرف لم كان الشيخان رضى الله عنهما أفضل من على كرم الله وجهه مع أنه أول صوفى وأول مجذوب وأول عارف فى هذه الامة ولاترى هذه الكمالات فى غيره الا قليلا من قبل التطفل على النبى ﷺ تبينت هذه المسئلة على النبى ﷺ فاظهر لى وذلك أن الفضل الكلى عند النبى ﷺ مايرجع الى تمام أمر النبوة كاشاعة العلم وتسخير الناس على الدين ومايناسبه وأما الفضل الراجع الى الولاية كالجذب والفناء فليس الا فضلا جزئيا من وجه ضعيف والشيخان كانا من المجردين الاول حتى انى أراهما بمنزلة فوارة ينبع منه الماء فالعناية التى حلت بالنبى ﷺ ظهرت بعينها فيهما فهما بحسب كمالهما بمنزلة العرض الذى ليس هوالا قائما بالجوهر ومتمما لتحققه فعلى كرم الله وجهه وان كان أقرب بحسب النسب والحياة والفطرة المحبوبة منهما وأقوى جذبا وأشد معرفة لكن النبى ﷺ حسب كمال النبوة أميل اليهما ولذلك لم يزل العلماء الجملة لمعارف النبوة يفضلونهما ولم يزل العلماء الجملة لمعارف الولاية يفضلونه ولذلك كان مدفنهما بعينه مدفن النبى ﷺ (فیوض الحرمین ص ۱۴۶)

تمہیں معلوم ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کو حضرت علی

حضرت علی اس امت میں کرم اللہ وجہہ پر کیوں فضیلت حاصل ہے باوجودیکہ سب سے پہلے صوفی سب سے پہلے مجذوب اور اول عارف ہیں اور یہ کمالات دیگر صحابہ میں بجز چند کے نہیں ہیں اور وہ بھی صرف نبی کریم ﷺ کے طفیل میں تھوڑے بہت موجود ہیں غرضیکہ یہ مسئلہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا تو یہ چیز مجھ پر ظاہر ہوئی کہ فضل کلی نبی اکرم ﷺ کے نزدیک وہ ہے جو تمام امر نبوت کی طرف راجع ہو جیسا کہ اشاعت علم اور دین کے لئے لوگوں کی تسخیر اور جو چیزیں اس کی مناسب ہوں اور رہا وہ فضل جو ولایت کی طرف راجع ہو جیسا کہ جذب اور فناء تو یہ تو ایک فضل جزئی ہے اور اس میں ایک وجہ سے ضعف ہے اور حضرات شیخین اول قسم کے ساتھ مخصوص تھے حتی کہ میں انہیں ایک فوارہ کے طریقہ پر دیکھتا ہوں کہ اس میں سے پانی پھوٹ رہا ہے تو جو عنایات اللہ تعالی کی نبی اکرم ﷺ پر ہوئیں وہی بعینہ حضرات شیخین پر ظاہر ہوئیں تو یہ دونوں حضرات کمالات کے اعتبار سے ایسے عرض کے مرتبہ میں ہیں جو بنیاد کے ساتھ قائم ہیں اور اس کی تحقیق کو پورا کرنے والا ہے لہذا حضرت علیؓ اگرچہ آپ کے بہت قریب ہیں نسب وحیات اور فطرت محبوبہ میں حضرات شیخین سے اور جذب میں بہت قوی اور معرفت میں بہت زائد ہیں مگر نبی اکرم ﷺ باعتبار کمال نبوت حضرات شیخین کی طرف بہت زیادہ مائل ہیں اور اسی بناء پر جو علماء معارف نبوت سے باخبر ہیں وہ حضرات شیخین کو فضیلت دیتے ہیں اور جو علماء معارف ولایت سے واقف ہیں وہ حضرت علی کو فضیلت دیتے ہیں اور اسی بناء پر شیخین کریمین کا

Scanned with CamScanner

مدفن بعینہ نبی اکرم ﷺ کا مدفن ہے

حضرات شیخین کریمین کا باقی تمام صحابہ سے ممتاز اور افضل ہونا اس لئے ہے کہ انہوں نے نہ صرف یہ کہ معارف نبوت سے بھرپور استفادہ کیا بلکہ بار نبوت اٹھایا ہے ایک صاحب کشف بزرگ فرماتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ کے تمام صحابہ کرام اور اولیاء عظام ایک جگہ جمع ہیں آپ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی مرتضیٰ کو دیکھا کہ آپ ان میں ایک تخت پر تشریف رکھتے ہیں اس مجمع میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق مجھے کہیں نظر نہ آئے تو مجھے یہ خیال ہوا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے صحابہ میں افضل حضرت علیؓ ہیں کہیں ان کا موقف درست نہ ہو ابھی اسی سوچ میں تھا کہ میں نے دیکھا کہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کے سارے انبیاء کرام جمع ہیں اور حضور اکرم ﷺ ایک تخت پر تشریف رکھتے ہیں اس مجمع میں سوائے دو کے باقی سب انبیاء و رسل ہیں اور وہ دو غیر نبی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہیں اور یہ دونوں حضور اکرم ﷺ کا تخت مبارک اس طرح اٹھائے ہوئے ہیں جیسے کوئی خادم ہوتا ہے اس سے اس صاحب کشف بزرگ کو اور یقین کامل ہو گیا کہ حضرات شیخین کو افضلیت اسی لئے ملی ہے کہ انہوں نے بار نبوت اٹھایا ہے مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندیؒ (۱۰۳۴ھ) لکھتے ہیں

حضرت صدیقؓ اور حضرت فاروقؓ مراتب کے اختلاف کے موافق نبوت محمدی ﷺ کے بوجھ کو اٹھانے والے ہیں اور حضرت علی مرتضیٰؓ حضرت عیسی علیہ السلام کی مناسبت اور جانب ولایت کے غلبہ کے باعث ولایت محمدی کے بوجھ کو اٹھانے والے ہیں اور حضرت عثمان ذوالنورین کو برزخیت کے اعتبار سے ہر دو طرف کے بوجھ اٹھانے والا فرمایا ہے ہو سکتا ہے کہ اس اعتبار سے بھی ان کو ذو

النورین کہیں اور چونکہ حضرت شیخین بار نبوت کے اٹھانے والے ہیں اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ مناسبت رکھتے ہیں ......اور جاننا چاہئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولایت ولایت محمدی علیہ ﷺ کے دائیں طرف واقع ہوئی ہے اور ولایت عیسوی اس ولایت کے بائیں طرف اور چونکہ حضرت امیر علی مرتضیٰ ولایت محمدی کے حامل ہیں اسلئے مشائخ واولیاء کے اکثر سلسلے ان سے منتسب ہوئے ہیں اور حضرت علیؓ کے کمالات حضرات شیخین کے کمالات کی نسبت اکثر اولیاء عظام پر کمالات ولایت سے مخصوص ہیں زیادہ تر ظاہر ہوئے ہیں اگر شیخین کی افضلیت پر اہل سنت کا اجماع نہ ہوتا تو اکثر اولیائے عظام کا کشف حضرت علیؓ کی افضلیت کا حکم کر دیتا کیونکہ حضرات شیخین کے کمالات انبیاء علیہم السلام کے کمالات کے مشابہ ہیں اور صاحبان ولایت کا ہاتھ ان کے کمالات کے دامن سے کوتاہ ہے اور اہل کشف کا کشف ان کے کمالات کے درجوں کی بلندی کے باعث نصف راہ میں ہے ولایت کے کمالات ان کے کمالات کے مقابلہ میں مطروح الطریق (راہ میں پھینکے ہوئے) کی طرح ہیں کمالات ولایت کمالات نبوت پر چڑھنے کے لئے زینہ کی طرح ہیں پس مقدمات کو مقاصد کی خبر ہے اور مطالب کو مبادی سے کیا شعور آج یہ بات عہد نبوت کے بعد کے باعث اکثر لوگوں کو ناگوار اور قبول سے دور معلوم ہوتی ہے لیکن کیا کیا جائے ۔

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند   ہر چہ استاذ ازل گفت ہماں می گویم

لیکن اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا احسان ہے کہ اس گفتگو میں علماء اہل سنت شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کے ساتھ موافق ہوں اور ان کے اجماع سے متفق ہوں اور ان

Scanned with CamScanner

کے استدلالی علم کو مجھ پر کشفی اور ان کے اجمالی علم کو مجھ پر تفصیلی کر دیا ہے

اس فقیر کو جب تک کہ مقام نبوت کے کمالات تک نہ پہنچایا اور ان کمالات سے کامل حصہ نہ دیا تب تک شیخین کے فضائل پر کشف کے طور پر اطلاع نہ بخشی تھی اور تقلید کے سوا کوئی رستہ نہ دکھایا تھا

ایک دن ایک شخص نے بیان کیا کہ کیا دیکھا کہ حضرت امیر (علی مرتضیٰ) کا نام بہشت کے دروازہ پر لکھا ہوا ہے دل میں گذرا کہ حضرات شیخین کے لئے اس مقام کی کیا خصوصیتیں ہوں گی توجہ تام کے بعد ظاہر ہوا کہ بہشت میں اس امت کا داخل ہونا ان دو بزرگواروں کی رائے اور تجویز سے ہوگا گویا حضرت صدیق بہشت کے دروازے پر کھڑے ہیں اور لوگوں کو داخل ہونے کی تجویز فرماتے ہیں اور حضرت فاروق ہاتھ پکڑ کر اندر لے جاتے ہیں اور ایسا مشہود ہوتا ہے کہ گویا تمام بہشت حضرت صدیق کے نور سے بھرا ہوا ہے

اس حقیر کی نظر میں حضرات شیخین کے لئے تمام صحابہ کے درمیان علیحدہ شان اور الگ درجہ ہے گویا یہ دونوں کسی کے ساتھ مشارکت نہیں رکھتے حضرت صدیق حضرت پیغمبر ﷺ کے ساتھ گویا ہم خانہ ہیں اگر فرق ہے تو علو و سفل یعنی بلندی و پستی کا ہے اور حضرت فاروق بھی حضرت صدیق کی طفیل اس دولت سے مشرف ہیں.......... پھر اولیاء امت کا وہاں کیا دخل ہے یہ لوگ کمالات شیخین سے کیا حاصل کریں یہ دونوں بزرگوار اپنی بزرگی و کلانی کی وجہ سے انبیاء علیہم السلام میں معدود اور ان کے فضائل کے ساتھ موصوف ہیں...... حضرات شیخین موت کے بعد بھی پیغمبر خدا ﷺ سے جدا نہ ہوئے اور ان کا حشر بھی یکجا ہوگا جیسے کہ فرمایا پس ان کی فضیلت قربیت کے باعث ہوگی یہ قلیل البضاعت

ان کے کمالات کو کیا بیان کرے اور ان کے فضائل کیا ظاہر کرے ذرہ کی کیا طاقت کہ آسمان کی نسبت گفتگو کرے اور قطرہ کی کیا مجال کہ بحر عمان کی بات زبان پر لائے

ان اولیاء نے جو دعوت خلق کی طرف راجع ہیں اور ولایت ودعوت کی دونوں طرفوں سے حصہ رکھتے ہیں اور تابعین وتبع تابعین میں سے علمائے مجتہدین نے کشف صحیح کے نور اور اخبار صادقہ اور آثار متتابعہ سے شیخین کے کمالات کو دریافت کیا ہے اور ان کے فضائل کو پہچان کرا ان کے افضل ہونے کا حکم دیا ہے اور اس پر اجماع کیا ہے اور اس کشف کو جو اس اجماع کے بر خلاف ظاہر ہو غلط خیال کر کے اس کا کچھ اعتبار نہیں کیا ہے اور کس طرح ایسے کشف کا اعتبار کیا جائے جبکہ صدر اول میں ان کی افضلیت صحیح ہو چکی ہے (مکتوبات دفتر اول ص ۴۳۷ مکتوب نمبر ۲۵۱)

حضرت مجدد الف ثانی کے اس مکتوب سے یہ بات واضح ہے کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر فاروق انبیاء علیہم السلام کے بعد سب انسانوں سے افضل و برتر ہیں کیونکہ انہوں نے نبوت محمدی ﷺ کے بوجھ کو پورے اخلاص کے ساتھ اٹھایا ہے اور انہیں کمالات نبوت سے وافر حصہ نصیب ہوا ہے یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ ان دونوں بزرگوں کی افضلیت فروعی نہیں قطعی ہے اور اس پر اہل حق کا اجماع ہے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ اپنے ایک اور مکتوب میں لکھتے ہیں

حضرت خاتم الرسل علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد امام برحق اور خلیفہ مطلق حضرت ابوبکر صدیق ہیں ان کے بعد عمر فاروق ان کے بعد عثمان ذوالنورین بعد ازاں حضرت علی ہیں اور ان کی افضلیت ان کی خلافت کی ترتیب پر ہے

حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی افضلیت صحابہ و تابعین کے اجماع سے ثابت ہو چکی ہے چنانچہ اس کو ائمہ بزرگواران کی ایک بڑی جماعت نے نقل کیا ہے جن میں سے ایک امام شافعی ہیں شیخ ابوالحسن اشعری جو اہل سنت کے رئیس ہے فرماتے ہیں کہ شیخین کی افضلیت باقی امت پر قطعی ہے سوائے جاہل یا متعصب کے اس کا کوئی منکر نہیں حضرت علی مرتضٰی فرماتے ہیں کہ جو کوئی مجھ کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر پر فضیلت دے وہ مفتری ہے میں اس کو اسی طرح کوڑے لگاؤں گا جس طرح مفتری کو لگاتے ہیں (مکتوبات دفتر دوم ص ۳۲۶ مکتوب نمبر ۶۷)

اس سے حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے اس مشاہدہ کی بھی تائید ہو جاتی ہے جس میں آپ کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی افضلیت بتائی گئی اور حضور ﷺ کو ان کی طرف زیادہ مائل اس لئے دکھایا گیا کہ وہ باعتبار کمال نبوت آپ کے بہت قریب ہیں

الحاصل حضور ﷺ کے متعدد ارشادات کی رو سے کہ آپ ﷺ کا ہر صحابی یہ سمجھتا تھا اس امت میں سب سے پہلا درجہ اور مقام حضرت ابوبکر صدیق کا ہے آپ کے بعد پھر حضرت عمر فاروق کا۔ اور یہ بات دور نبوی میں بھی کہی جاتی رہی مگر آنحضرت ﷺ نے کبھی اس سے نہیں روکا تھا اسی لئے حضور ﷺ کا ہر صحابی ان دونوں بزرگواروں کی عظمت اپنے دل میں رکھتا اور ان سے محبت کرتا تھا اور ان سب کے دل میں ان دونوں کا حد درجہ ادب واحترام تھا نیز حضرت علی مرتضٰی بھی آپ کو اسی نگاہ سے دیکھتے تھے جس نگاہ سے دیکھنے کی حضور ﷺ نے انہیں (اور اپنی امت کو) تعلیم وہدایت دی تھی

آیئے ہم اکابر صحابہ کرام کی زبانی حضرت عمر فاروق کی کچھ منقبت دیکھیں

أمير المؤمنين حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں

(۱)...... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نظر میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی سب مخلوقات میں سب سے اعلی اور سب سے افضل ہیں آپ سید الانبیاء اور خاتم النبیین ہیں بنی نوع انسان میں پیغمبروں کا بعد سب سے اونچا درجہ حضرت صدیق اکبر کا ہے آپ قصر امت کی پہلی اینٹ ہیں حضرت صدیق اکبر حضرت عمر کو کس نظر سے دیکھتے تھے اسے حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی سے سنئے جب حضرت صدیق اکبر نے حضرت عمر کو خلیفہ بنایا تو ایک شخص نے کہا کہ اے ابو بکر تم نے مسلمانوں پر ایک سخت مزاج شخص کو خلیفہ بنا دیا خدا کو اس کا کیا جواب دو گے تو حضرت صدیق اکبر نے فخر کے ساتھ فرمایا کہ کیا تو مجھے ڈراتا ہے اگر مجھ سے سوال ہوا تو میں حق تعالی سے عرض کر دوں گا کہ میں نے ایسے شخص کو خلیفہ بنایا تھا کہ روئے زمین پر اس سے بہتر کوئی نہ تھا (وعظ خیر الارشاد ص ۱۱۵) أللهم استخلف عليهم خير خلقك (ازالۃ الخفاء ج ا ص ۲۲۴)

جب حضرت عمر فاروق کو حضرت صدیق اکبر نے خلافت سپرد کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہیں کہ مجھے خلافت کی حاجت نہیں حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ یہ سچ ہے کہ آپ کو خلافت کی ضرورت نہیں مگر خلافت کو آپ کی ضرورت ہے (مزید المجید ص ۹۴)

حضرت ابو بکر صدیق آپ کے بارے میں فرماتے ہیں

ماطلعت الشمس علی رجل خیر من عمر (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۹۶)

آفتاب نے عمر سے بہتر کسی شخص پر طلوع نہیں کیا

یعنی اس روئے زمین پر حضرت عمر سے اچھا اور کوئی نہ ملے گا

ام المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق نے ایک مرتبہ فرمایا

واللہ...... حضرت عمر روئے زمین پر سب سے زیادہ مجھے عزیز ہیں (ریاض ج ۱ ص ۳۹۹ تاریخ الخلفاء ص ۱۲۲) پھر فرمایا اے عائشہ بتاؤ میں نے کس طرح کہا تھا حضرت عائشہ نے حضرت ابو بکر کا قول دہرایا تو حضرت ابو بکر نے اس پر فرمایا

أللهم أعز الولد الالوط (کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۴۵)

اے اللہ میرے دل کے اس لڑکے کو اور عزت عطا فرما

ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق نے کسی کے لئے کوئی بات لکھ کر دے دی حضرت طلحہ نے اس شخص سے کہا کہ قبل اس کے کہ تم وہ چیز لو حضرت عمر سے بھی یہ خط پڑھوالو وہ شخص جب حضرت عمر کے پاس آیا اور آپ نے وہ تحریر پڑھی تو اسے پھاڑ دیا اور مٹا دیا (فشق الکتاب ومحاہ) وہ شخص حضرت ابو بکر کے پاس آیا اور کہا کہ آپ مجھے دوبارہ وہ تحریر لکھ دیں آپ نے فرمایا جس بات کو عمر نے رد کر دیا ہے میں اب اس کی تجدید کیسے کروں

والله لا أجدد شيئا رده عمر (کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۴۶)

(۲)...... سیدنا حضرت عثمان غنیؓ (۳۵ھ) کا بیان

ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ کے سامنے کچھ سامان پڑا تھا اتنے میں ان کا ایک بچہ آیا اور اس میں سے چاندی کا ایک سکہ لے کر جانے لگا کسی نے بچہ کو نہ روکا یہ دیکھ کر حضرت زیاد رو پڑے

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان نے رونے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ کے سامنے ایک دن اسی طرح مال رکھا تھا وہاں ایک بچہ نے جب اس طرح مال کو لیا تو حضرت عمر نے اس سے وہ چھین لیا تھا اور بچہ روتا رہا مگر آج کسی نے بھی اس بچہ کو نہیں روکا اس پر حضرت عثمان نے فرمایا

ان عمر كان يمنع أهله وأقاربه ابتغاء وجه الله واني اعطى اهلى واقربائى ابتغاء وجه الله ولن نلقى مثل عمرولن نلقى مثل عمرولن نلقى مثل عمر (تاریخ عمر ص ۲۷۲)

حضرت عمر اپنے گھر والوں کو اللہ کی خوشی پانے کے لئے روکتے تھے اور میں اپنے گھر والوں کو اللہ ہی کی رضا پانے کے لئے دیتا ہوں حضرت عمر کو کون پہنچ سکتا ہے حضرت عمر کا کون مقابلہ کر سکتا ہے حضرت عمر جیسا کون بن سکتا ہے

ایک مرتبہ آپ سے کسی نے کہا کہ آپ حضرت عمر جیسے کیوں نہیں ہو جاتے آپ نے فرمایا کہ میں لقمان حکیم جیسا کس طرح بن سکتا ہوں۔ لا استطيع أن أكون مثل لقمان الحكيم (تاریخ عمر ص ۲۷۲) اس سے حضرت عمر فاروق کی فہم ودانش پر غور کیجئے

(۳)...... سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ (۴۰ھ) کا بیان

حضرت علی مرتضیٰ حضرت عمر فاروقؓ کو بہت عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے آپ کے دل میں ان کی بڑی قدر تھی حضرت عمر کے عہد خلافت میں آپ ان کے وزیر ومشیر رہے اور آپ جب سفر پر جاتے تو حضرت علی کو اپنا نائب بنا کر جاتے اور حضرت علی آپ کے بنائے خطوط کے مطابق خلافت کی ذمہ داریاں نبھاتے تھے حضرت عمر اور حضرت علی

Scanned with CamScanner

مرتضٰی کے تعلقات کس قدر دوستانہ اور خیر خواہانہ تھے اسے ہم ایک مستقل عنوان کے تحت بیان کریں گے سردست حضرت علی مرتضٰی کے عقیدت سے بھرے یہ بیانات ملاحظہ کیجئے اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ حضرت علی کے دل میں آپ کی کتنی عزت وعظمت تھی۔ آپ نے حضرت عمر کے متعلق فرمایا

☆......رجل مبارک......(حضرت عمر بابرکت شخص ہیں) (طبری ج ۵ ص ۱۵۶)

☆......نجیب امت ......(آپ شریف و مخلص ہیں) (مسند احمد ج ۱ ص ۱۴۱ ۵ حلیہ ج ۱)

☆......فاروق آپ حق وباطل میں فرق کرنے والے ہیں (ریاض ج ۱ ص ۲۴۶)

☆...... خلیل وصدیق آپ سچے اور پیارے دوست ہیں (المصنف لابن ابی شیبہ ج ۶ ص ۳۶۰)

☆......القوی الامین آپ زبردست اور امانتدار ہیں (تاریخ الامم طبری ج ۵ ص ۱۸)

☆......رشید الامر آپ صحیح الرائے تھے (مصنف لابن ابی شیبہ ج ۶ ص ۳۶۰)

☆......آپ امام ہدایت راشد مصلح اور مرشد ہیں (طبقات ج ۳ ص ۱۴۹)

آپ ان القابات سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ حضرت عمر حضرت علی کی نظر میں گوناگوں فضائل ومناقب عظمتوں اور کمالات کے مالک اور بے شمار مدائح ومحامد کے حامل شخص تھے حضرت عمر فاروق کے کامل الایمان اور مقبولان الٰہی اور ظاہر وباطن کے پاک ہونے کی اس سے بڑی شہادت اور کیا ہوگی کہ آپ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے داماد تھے حضور ﷺ کی نواسی حضرت ام کلثومؓ حضرت عمرؓ کے عقد میں تھیں

(۴)......حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ (۱۸ھ) کا بیان

حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ (عامر بن عبداللہ) حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی اور سابقین

Scanned with CamScanner

اولین میں سے ہیں حضور ﷺ نے آپ کو امین الامت فرمایا ہے آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں آپ کا حضرت عمرؓ کے بارے میں ارشاد دیکھئے

ان مات عمر رق الاسلام ماأحب ان لی ماتطلع علیه الشمس أو تغرب وانی أبقی بعد عمر (طبقات)

حضرت عمر کی شہادت سے اسلام پر سخت وقت آپڑا ہے حضرت عمر فاروق کے بعد اب مجھے زندہ رہنے کی کوئی خواہش نہیں

(۵)...... حضرت معاذ بن جبلؓ (۱۸ھ) کا بیان

یہ کون بزرگ ہیں ؟ جنہیں حضور ﷺ نے مجتہد ہونے کی سند عطا فرمائی اور آپ کو رسول رسول اللہ کہا (رواہ الترمذی مشکوۃ ص ۳۲۴) اور حضور ﷺ نے انہیں حلال وحرام اور فقہ کا سب سے بڑا عالم بتایا (تذکرہ ج ۱ ص ۲۰) آپ حضرت عمر فاروق کے بارے میں فرماتے ہیں

ان عمر فی الجنة (المصنف ج۶ ص ۳۵۸) حضرت عمر فاروق جنتی ہیں

(۶)...... حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ (۳۲ھ) کی نظر میں

صحابہ کرام میں سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو ایک خاص مقام حاصل ہے آپ کو حضرت عمر فاروق سے بہت محبت اور بے حد عقیدت تھی حضرت عمر فاروق کی شہادت پر آپ بہت روئے تھے اور آپ ان کی شہادت سے بہت زیادہ متاثر تھے آپ حضرت عمر کے علم اور فقہ کے بارے میں فرماتے ہیں

Scanned with CamScanner

☆...... حضرت عمر کے علم کو ایک ترازو میں رکھا جائے اور دوسرے میں سب لوگوں کا علم رکھ دیا جائے تو بھی حضرت عمر کے علم کا پلڑا دوسروں سے وزن میں بھاری ہو جائے گا (تاریخ الخلفاء ص ۱۲۲)

☆...... آپ فرماتے ہیں کہ

اللہ نے حضرت عمر کو چار باتوں پر برتری عطا فرمائی ہے (۱) جنگ بدر کے قیدیوں کو قتل کرنے پر آپ نے مشورہ دیا تو وحی نے آپ کی موافقت کی (۲) ازواج مطہرات کو پردہ کرانے کی خواہش کی تو اللہ نے اس پر وحی بھیجی اور انہیں پردہ کرنے کا حکم دیا (۳) حضور علیہ السلام نے ان کے لئے خاص دعا کی اے اللہ حضرت عمر کے ذریعہ سے اسلام کو مضبوطی اور قوت عطا فرمادے (۴) خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق کی بیعت کرنے میں سب سے پہلے آپ ہی نے ہاتھ بڑھائے ہیں (ریاض ص ۲۹۱ تاریخ ص ۱۲۴)

☆...... آپ فرماتے ہیں کہ

جس دن سے حضرت عمر فاروق نے اسلام قبول کیا ہے ہم مسلمانوں کو عزت ووقار کی زندگی نصیب ہوئی

مازلنا أعزة منذ أسلم عمر (المصنف لابن ابی شیبہ ج ۶ ص ۳۵۷ مستدرک ج ۳ ص ۹۰)

☆...... آپ کہتے ہیں کہ حضرت عمر سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے اور اللہ کی کتاب کو پڑھنے (اور سمجھنے) والے تھے

كان عمر أتقانا للرب وأقرانا لكتاب الله (مستدرک ص ۹۲)

آپ فرماتے ہیں کہ

Scanned with CamScanner

لان اجلس مع عمر ساعة خیر عندی من عبادة سنة (ازالۃ ج ا ص ۲۶۴)

۲۸۴ استیعاب ج ۲ ص ۴۶۴)

میرا حضرت عمر کی صحبت میں ایک گھڑی بیٹھنا میرے نزدیک ایک سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے

☆......آپ فرماتے ہیں کہ

حضرت عمر ایک مضبوط قلعہ کی طرح تھے اسلام اس میں اس طرح داخل ہوا کہ اس میں سے نہیں نکلا اور جب آپ مقام شہادت پر فائز ہو گئے تو گویا اس قلعہ میں شگاف پڑ گیا اور اسلام پر سخت وقت آپڑا جب تم لوگ نیک لوگوں کا تذکرہ کرو تو عمر کو یاد کرتے رہنا

ان کان عمر حصنا حصينا يدخل الاسلام فيه ولا يخرج منه فلما اصيب عمر أنثلم الحصن فالاسلام يخرج منه ولايدخل فيه اذا ذكر الصالحون فحيهلا بعمر (المصنف لابن ابی شیبہ ج ۶ ص ۳۵۷ مستدرک ج ۳ ص ۹۹ ازالۃ ج ا ص ۲۸۴)

☆......آپ فرماتے تھے کہ

حضرت عمر کا مسلمان ہونا ہمارے لئے ایک فتح کی طرح تھا آپ کی ہجرت ہمارے لئے ایک بڑی مدد تھی اور آپ کی خلافت ہمارے لئے اللہ کی رحمت تھی قسم خدا کی ہم خانہ کعبہ میں نماز نہیں پڑھ سکتے تھے جب حضرت عمرؓ اسلام لائے تو ہم نے پھر کافروں سے مقابلہ کیا اور ہم نے پھر اللہ کے گھر نماز ادا کی (در السحابۃ ص ۱۶۵)

☆......آپ فرماتے تھے کہ

حضرت عمر نے جو طریقہ جاری کیا ہم نے اسے ہمیشہ آسان ہی پایا ہے (ازالۃ ج ۲ ص ۵۴۰)

Scanned with CamScanner

(۷)...... حضرت حذیفہ بن یمانؓ (۳۵) کا بیان

آپ حضور ﷺ کے رازداں صحابی کے طور پر معروف تھے حضرت عمرؓ حضرت علیؓ جیسے صحابہ آپ سے حدیث کی روایت کرتے ہیں آپ حضرت عمرؓ کے بارے میں فرماتے ہیں

ما کان الاسلام فی زمان عمر الا کالرجل المقبل مایزداد الا قربا فلما قتل عمر کان کالرجل المدبر لا یزداد الا بعدا (مصنف لابن ابی شیبہ ج ۶ ص ۳۶۲ در السحابۃ ص ۹۰)

اسلام حضرت عمر کے دور میں آنے والے شخص کی طرح تھا کہ اس کا قرب بڑھتا ہی رہتا ہے اور جب حضرت عمرؓ ہم سے رخصت ہوگئے تو اسلام اس شخص کی طرح ہوگیا جو پیٹھ پھیر کر جانے والا ہو کہ اس کی دوری برابر بڑھتی ہی رہتی ہے (تاریخ عمر ص ۲۷۶ لابن جوزی در السحابۃ ص ۹۰ ازالۃ ج ا ص ۳۳۵)

☆...... آپ فرماتے ہیں کہ

تمام آدمیوں کا علم حضرت عمر کے علم میں پنہاں ہے آپ کہتے ہیں کہ حضرت عمر ہی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں مشرکین کی ملامت کی کوئی پرواہ نہیں کی تھی (تاریخ الخلفاء ص ۱۲۳)

(۸)...... حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ (۳۶ھ) کا بیان

حضرت طلحہ بن عبید اللہ حضور ﷺ کے جلیل المرتبت صحابی ہیں اور آپ بھی عشرہ مبشرہ میں سے ہیں بارہا حضور ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے آپ حضرت عمر کا ذکر خیر

Scanned with CamScanner

اس طرح فرماتے ہیں

ماکان عمر باولنا اسلاما و لا أقدمنا هجرة ولكنه كان أزهدنا في الدنيا وأرغبنا في الاخرة (ریاض ص ۳۶۵)

حضرت عمر ہم سے اسلام اور ہجرت کی وجہ سے آگے نہیں ہوئے بلکہ وہ زہد اور آخرت کی رغبت کی بناء پر ہم پر سبقت لے گئے

حضرت عمرؓ نے جب نہاوند کی جنگ کے سلسلے میں مشورہ مانگا تو حضرت طلحہ نے فرمایا اے امیر المؤمنین آپ کو امور (اور واقعات زمانہ) نے پختہ کر دیا اور محنت وجفاکشی آپ کے خمیر میں داخل ہوگئی ہے اور تجربات نے آپ کو مضبوط کر دیا ہے آپ خود اپنے کام کو سمجھ سکتے ہیں آپ ہمیں حکم دیں ہم آپ کی اطاعت کریں گے آپ ہمیں جہاں بھیجیں گے جانے کے لئے ابھی تیار ہیں (ازالۃ الخفاء ج ا ص ۲۷۶)

(۹)...... حضرت سعید بن زیدؓ (۵۱ھ) کا بیان

حضرت سعید بن زید عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور آپ حضرت عمر سے پہلے ایمان لائے تھے آپ حضرت عمر کے بہنوئی بھی ہیں جب حضرت عمرؓ کا انتقال ہوا تو آپ کو لوگوں نے دیکھا کہ بہت رو رہے ہیں ان میں سے کسی نے آپ سے اس قدر رونے کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں تو اسلام پر رو رہا ہوں پھر فرمایا

ان موت عمر ثلم الاسلام ثلمة لاترتق إلى يوم القيامة (طبقات ج ۳ ص ۲۸۴)

حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت سے اسلام میں ایسا شگاف پڑ گیا ہے جو قیامت تک بند ہوتا نظر نہیں آتا

Scanned with CamScanner

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم حضرت عمر ہمارے بعد اسلام لائے لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ کس بنیاد پر ہم سب پر فضیلت لے گئے

كان أزهدنا في الدنيا يعني عمر بن الخطاب (المصنف لابن ابی شیبہ ج۶ ص۳۶۱)

حضرت عمر دنیا سے بہت دور اور لاتعلق رہے تھے

(۱۰)...... حضرت سعد بن ابی وقاصؓ (۵۵ھ) کا بیان

حضرت سعد بن ابی وقاص ان دس صحابہ میں سے ہیں جن کا جنتی ہونا حضور ﷺ نے بتایا ہے آپ حضرت عمر کے بارے میں کہتے ہیں

خدا کی قسم حضرت عمرؓ اسلام لانے میں گو ہم سے پہلے نہیں اور نہ ہی ہجرت کرنے میں ہم پر مقدم ہوئے مگر میں خوب جانتا ہوں کہ کس چیز کے سبب وہ ہم سے افضل ہیں وہ ہم سے آگے اس لئے بڑھ گئے کہ وہ سب سے زیادہ دنیا سے بے تعلق تھے (ازالہ ج۱ ص۲۷۸)

(۱۱)...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ (۶۳ھ) کا بیان

☆...... آپ آنحضرت ﷺ کے جلیل القدر صحابی ہیں حضور ﷺ کی احادیث لکھنے کی سب سے زیادہ سعادت آپ کو نصیب ہوئی ہے آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں کہتے ہیں

واللہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر دونوں نے اس مال ومتاع کو چھوڑ دیا تھا

Scanned with CamScanner

حالانکہ وہ ان کے لئے حلال تھا شاید لوگ کہیں گے کہ دونوں کو فریب دیا گیا اور دونوں کی سمجھ ناقص تھی خدا کی قسم نہ وہ دونوں فریب خوردہ تھے اور نہ ناقص الرائے تھے اور واللہ اگر وہ دونوں ایسے شخص ہوتے کہ ان پر حرام ہوتا اس مال میں سے لینا جو ان کے بعد ہمارے ہاتھ لگا تو ہم یقیناً ہلاک ہو گئے ہوتے (ازالۃ ج ۲ ص ۵۳۴)

☆......آپ حضرت عمر فاروق کو فولادی شخصیت قرار دیتے تھے (معرفۃ الصحابۃ ج ۱ ص ۷۱)

☆......آپ فرماتے تھے کہ

حضرت عمر بہت بڑے آدمی تھے (تاریخ عمر ص ۲۷۷)

ایک مرتبہ آپ نے حضرت عمر کے لئے دعائے رحمت کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق کے بعد حضرت عمر سے زیادہ خوف خدا رکھنے والا کسی کو نہیں پایا (کنز العمال ج ۱۲ ص ۶۶۲)

(۱۲)...... حضرت خالد بن ولیدؓ (۲۱ھ) کا بیان

یہ کون بزرگ ہیں؟ آپ وہ ہیں جنہیں حضور ﷺ نے اللہ کی تلوار کا لقب دیا تھا کفار کے بڑے بڑے سورما آپ کے نام سے لرزتے تھے آپ جس میدان میں اترتے کامیابی آپ کے قدم چومتی تھی کسی میں اتنا حوصلہ نہ تھا کہ وہ اللہ کی تلوار کو کبھی نیچا دکھا سکے آپ حضرت عمر فاروق کے بارے میں کس طرح کی عقیدت رکھتے تھے اسے دیکھئے

ایک مرتبہ کسی نے حضرت خالد بن ولیدؓ کے سامنے کسی بات پر کہا کہ فتنے ظاہر ہو گئے

Scanned with CamScanner

حضرت خالد نے جواباً فرمایا وأبن الخطاب حی إنما ذلك بعده (تاریخ عمر ص ۲۷۷)
حضرت عمر کے ہوتے ہوئے ایسا نہیں ہو سکتا ہاں ان کے بعد ممکن ہے

(۱۳)...... حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ (۶۰ھ) کا بیان

آپ کو کاتب قرآن ہونے کا شرف ملا تھا حضور ﷺ نے آپ کو ہادی اور مہدی ہونے کی دعا دی تھی آپ کا شمار مجتہد صحابہ میں ہوتا ہے حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ آپ فقیہ درجے کے صحابی رسول ہیں آپ حضرت عمر کے بارے میں فرماتے ہیں

حضرت ابو بکر کے پاس دنیا آئی انہوں نے کبھی اسے طلب نہ کیا تھا اور حضرت عمر کے پاس آئی لیکن انہوں نے کبھی اس کی طرف التفات ہی نہ کی (تاریخ ص ۱۲۳)

☆...... آپ فرماتے تھے

تم پر ان احادیث کا جمع کرنا ضروری ہے جو حضرت عمر کے دور میں روایت کی جاتی تھیں کیونکہ وہ اللہ سے لوگوں کو ڈراتے تھے (ازالہ ج ۲ ص ۵۳۴)

(۱۴)...... حضرت عبداللہ بن عباسؓ (۶۸ھ) کا بیان

یہ کون بزرگ ہیں؟ حضور ﷺ نے آپ کے لئے فہم قرآن اور علم وفقہ کی خصوصی دعا فرمائی تھی آپ حضرت عمر فاروق کو کس نگاہ عقیدت سے دیکھتے تھے اسے دیکھئے آپ کہتے ہیں

حضرت عمر سراپا خیر تھے اور فرمایا کہ حضرت عمر کی مثال اس خوبصورت

Scanned with CamScanner

پرندے کی طرح ہے جسے دیکھنے والے کی تمنا یہ ہے کہ وہ جس طرح بھی ہو

اسے اپنے جال میں لے لے (تاریخ ص ۱۲۳)

آپ کہتے ہیں کہ

حضرت عمر بڑے ہوشیار اور محتاط تھے (ازالۃ ج ۲ ص ۵۴۳)

آپ نے فرمایا

حضرت عمر کا ذکر کثرت سے کیا کرو جب تم ان کا تذکرہ کرتے رہو گے تو تمہیں عدل زیادہ یاد آئے گا اور جب تم عدل کا ذکر کرو گے تو پھر تم کو اللہ کا زیادہ ذکر کرنے کی سعادت ملے گی

(اسد الغابہ ج ۴ ص ۱۵۳ کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۸۸)

جب حضرت عمر قاتلانہ حملہ میں زخمی ہوئے تو حضرت عبداللہ بن عباس آپ کے پاس آئے اور کہا آپ کو بشارت ہو حضور ﷺ نے آپ کے لئے دعا فرمائی کہ اللہ عمر کے ذریعہ سے اسلام کو عزت دے جبکہ اس وقت مسلمان مکہ میں چھپ چھپ کر رہتے تھے جب آپ مسلمان ہو گئے تو اسلام کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا (کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۹۵)

(۱۵)...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ (۷۴ھ) کا بیان

آپ حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی اور حضرت عمرؓ کے صاحبزادے ہیں یہ ایک بیٹے کی شہادت نہیں مدینہ منورہ کے حدیث کے سب سے بڑے عالم اور امام کا آپ کے حضور ایک احساس عقیدت ہے حضرت علی کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ آپ کو اس امت کے بڑے عالم کہا کرتے تھے آپ کہتے ہیں

حضرت عمرؓ حضور ﷺ کے بعد سب سے زیادہ عقل و شعور اور بزرگ و برتر

ثابت ہوئے ہیں (تاریخ ص ۱۲۲)

(۱۶)...... حضرت عبداللہ بن سلامؓ (۴۳ھ) کا بیان

حضرت عبداللہ بن سلام حضور ﷺ کے صحابی اور تورات کے جلیل القدر عالم تھے آپ پچھلی کتابوں میں حضرت عمرؓ کے فضائل و مناقب پڑھ آئے تھے اور آپ کے دل میں حضرت عمر کی عقیدت بہت زیادہ تھی۔ حضرت عمر فاروق کی نماز جنازہ میں آنے میں دیر ہوگئی اور جب پہنچے تو نماز ہو چکی تھی اس وقت آپ نے فرمایا کہ تم لوگ نماز میں تو مجھ پر سبقت لے گئے مگر حضرت عمر فاروقؓ کی تعریف و توصیف بیان کرنے میں تو مجھ پر آگے نہ بڑھو پھر آپ کھڑے ہوگئے اور کہا

اے عمر فاروقؓ آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کتنے اچھے تھے آپ حق بات کہنے سننے میں کس قدر فراخ دل اور باطل کے خلاف کس قدر تنگ دل تھے آپ راضی ہونے کی جگہ راضی اور ناراض ہونے کی جگہ ناراض ہوتے تھے آپ نہ کسی کی خوامخواہ تعریف کرنے والے تھے نہ کسی کی عیب جوئی کرنے والے آپ خوش مزاج اور فراخ طبیعت کے مالک تھے (طبقات ج ۳ ص ۲۸۲ تاریخ عمر ص ۲۷۷)

(۱۷)...... حضرت ابو طلحہؓ کا بیان

حضرت ابو طلحہ فرماتے ہیں

Scanned with CamScanner

مامن اهل بيت من العرب حاضر ولاباد الا قد دخل عليهم بقتل عمر نقص (طبقات ج ۳ ص ۲۸۵)

عرب کے شہر اور دیہات میں کوئی ایک گھر ایسا نہیں کہ حضرت عمر کی شہادت سے وہ متاثر نہ ہوا ہو

(۱۸)......ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ (۵۷ھ) کا بیان

اب آیئے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ سے بھی حضرت عمر فاروق کی منقبت سن لیجئے آپ فرماتی ہیں کہ

خدا کی قسم حضرت عمر جس وقت خلیفہ ہو گئے تو آپ اپنے دونوں صاحبوں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق کے قدم بہ قدم دین کے کاموں میں ہمیشہ آمادہ اور تیار رہے تکبر و غرور کو پاس تک نہیں پھٹکنے دیا آپ کو جو کی روٹی اور نمک نے جلا کر رکھ دیا تھا یعنی آپ بہت زیادہ ضعیف ہو گئے تھے زیت اور خشک چھوہاروں نے آپ کو بہت نقصان پہنچایا تھا کبھی کبھی آپ تھوڑا سا گھی بھی کھا لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو نمک اور زیت کا کھانا اور بھوکا رہنا اس سے آسان ہے کہ کل کو آگ میں ڈالا جائے جس میں نہ کبھی آدمی مرے گا اور نہ آرام پائے گا اور جس کی گہرائی بہت زیادہ عذاب سخت اور پانی پیپ ہے آپ حالانکہ طلب نہیں کرتے تھے نہ ہی اجازت دیتے تھے مگر پھر بھی لشکر کے لشکر آپ کے پاس آتے تھے آپ نے مختلف ملکوں اور علاقوں میں لشکروں کو بھیجا اور مسلمانوں کو فتوحات ملیں آپ نے شہروں کو آباد فرمایا آپ عذاب دوزخ سے بہت زیادہ ڈرتے تھے (فتوح الشام ص ۱۷۵)

☆......آپ فرماتی ہیں

خدا کی قسم حضرت عمر تیز فہم اور دور بین شخصیت تھے (تاریخ ص ۱۲۳)

☆...... آپ فرماتی ہیں

من رأى عمر بن الخطاب عرف أنه خلق غناء للاسلام كان والله أحوذيا نسيج وحده قد أعد للامور أقرانها (معرفۃ الصحابہ ج ۱ ص ۷۱ منہاج السنۃ ج ۶ ص ۶۲)

جو شخص حضرت عمر کو دیکھ لیتا وہ سمجھ لیتا کہ آپ اسلام کے لئے سرمایہ بے نیازی بنائے گئے ہیں خدا کی قسم آپ بڑے عقلمند اور یکتائے روزگار تھے ہر کام کے لئے انہوں نے اس کام کے قابل آدمی مقرر کر رکھے تھے

آپ ارشاد فرماتی ہیں کہ

تم اپنی مجلسوں کو حضور ﷺ پر صلوۃ وسلام اور حضرت عمر کے ذکر خیر سے سجاؤ۔ جب تم عمر کا ذکر کرو گے مجلس تازہ ہو جائے گی (تاریخ عمر ص ۲۷۸ کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۹۶)

یہ بات پیش نظر رہے کہ یہ صرف خلیفۃ الرسول اور عشرہ مبشرہ اور دیگر جلیل القدر اور عظیم المرتبت صحابہ کرام ہی نہیں جنہوں نے حضرت عمر کی عقیدت میں بیانات دیے ہیں حضور اکرم ﷺ کا کوئی ایک صحابی ایسا نہیں جس نے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کو زبردست خراج عقیدت نہ پیش کیا ہو اور ان کے دلوں میں ان دونوں بزرگوں کی عظمت ومحبت نہ پائی جاتی ہو اور یہ اس لئے تھا کہ انہوں نے حضور ﷺ سے بارہا ان زرگوں کی فضیلت سنی تھی اور حضور ﷺ نے قولا اور عملا بتایا تھا کہ آپ ان دونوں سے محبت رکھتے ہیں اور انہیں اپنے قرب سے نوازا ہوا ہے اور کس طرح آپ نے باقی سب اصحاب پر ان کو فضیلت دی ہے پھر یہ ایک دو دن یا ایک دو موقع کی بات نہ تھی حضور ﷺ

Scanned with CamScanner

نے اپنی زندگی کے ہر اہم موڑ پر ان دونوں بزرگوں کو یاد کیا انہیں اپنے ساتھ ساتھ رکھا اور صحابہ کو ان کے فضائل و مراتب بتائے اور ان سے محبت کرنے کی تعلیم و ترغیب دی حضرت علی مرتضٰی تو حضرت عمر فاروق کے بڑے مداحوں میں سے ایک ہیں آپ نے حضرت عمر کے ساتھ ایک بڑا وقت گزارا حضرت عمر فاروق جب ایمان لانے کے لئے حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اس وقت سے لے کر حضرت عمر فاروق کی شہادت تک حضرت علی مرتضٰی آپ کے شریک سفر رہے ہیں اور حضرت عمر فاروق کے دور خلافت میں آپ ان کے وزیر و مشیر بھی رہے اور ان کی غیر موجودگی میں نیابت کا فریضہ بھی سرانجام دیتے رہے یہی وجہ ہے کہ آپ کو حضرت عمر فاروق سے دلی عقیدت تھی اور آپ حضرت فاروق اعظم کے ایمان واخلاق اور زہد و تقوی سے بہت متاثر تھے حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت پر آپ بڑے غمزدہ ہوئے اور مجمع عام میں حضرت عمرؓ کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور بر سر منبر حضرت عمر کی عظمت کو بیان کرنا اپنا دینی اور اخلاقی فریضہ جانا اللہ تعالی ان سب بزرگوں سے راضی اور خوش ہوں

آیئے ہم حضرت علی مرتضٰی کی زبانی حضرت عمر فاروق کی عظمت و عقیدت دیکھیں

صحابہ کرام اس امت کے لئے دینی شخصیتیں ھیں

حضور ﷺ نے فرقہ ناجیہ کی یہ علامت بتلائی کہ وہ لوگ اس تسلسل میں رہیں گے جو میری اور میرے صحابہ کی راہ ہے محدثین نے جہاں اپنی کتابوں میں حضور اکرم ﷺ کے اقوال واعمال پر سندیں مہیا کی ہیں انہوں نے صحابہ کے اقوال واعمال بھی حدیث کی کتابوں میں پوری سندوں سے مہیا کئے ہیں اور جہاں انہوں نے اپنی کتابوں میں ایمان و عمل نماز روزہ اور زکوۃ اور حج کے ابواب باندھے صحابہ کے فضائل ومناقب کو بھی انہوں نے اپنی کتب حدیث میں بطور دین بیان کیا ہے جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ حضرات صحابہ کرام اس امت کی صرف تاریخی شخصیات نہیں وہ اس امت کے لئے دینی شخصیتیں ہیں

أمیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ حضرت علی مرتضیٰؓ کی نظر میں

☆......ایک مرتبہ حضرت علی مرتضیٰ نے حضرت سعید بن عامر سے بات کرتے ہوئے فرمایا کہ

اے سعید اپنے امام امیر المؤمنین کی وصیت دل کے کانوں سے سنو اور اسے خوب یاد رکھو یہ وہ شخص ہیں جن کے سبب اللہ نے مسلمانوں کی تعداد چالیس کی تھی انہی کے سبب امت کا نام مؤمنین ٹھہرا اور انہی کی شان میں حضور علیہ السلامﷺ نے فرمایا ﴿إن تطیعوہ تھتدوا ترشدوا﴾ اگر تم نے ان کی بات مانی تو تم ہدایت پا جاؤ گے اور سیدھے رستہ پر لگ جاؤ گے (فتوح الشام ص ۳۲۲)

واقعی آپ اس امت کے پہلے امیر المؤمنین قرار تھے حضرت ابو بکر صدیق کے لئے زیادہ موزوں لقب خلیفۃ الرسول علیہ السلامﷺ تھا

☆......ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق چادر اوڑھے ہوئے تشریف فرما تھے اتنے میں حضرت علی مرتضیٰ آ گئے اور کہا اللہ آپ پر رحم کرے حضور علیہ السلامﷺ کی احادیث کے بعد اس چادر اوڑھنے والے کے اقوال مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں (تاریخ الخلفاء ص ۱۲۳)

حضرت عمر فاروق کے اقوال کی اہمیت اس لئے تھی کہ آپ صاحب الہام بزرگ تھے اللہ نے آپ کی زبان پر حق جاری کیا تھا اس کی شہادت لسان نبوت نے دی ہے

☆......حضرت ابو عبیدہ بن جراح کے قاصد عبداللہ بن قرط جب مدینہ منورہ آئے اور

Scanned with CamScanner

حضرت عمر فاروق سے ملاقات کر کے واپس جانے لگے تو حضرت علی مرتضیٰ
ملاقات ہو گئی وہ کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے آواز دی میں آپ کے پاس آیا انہوں نے
تم جا رہے ہو؟ میں نے کہا کہ جی ہاں مگر مجھے خطرہ ہے کہ سفر لمبا ہے وقت پر
حضرت علی نے اس کے جواب میں فرمایا
کیا نہیں حضرت عمر کی خدمت میں دعا کیلئے کہنے سے کس نے روک رکھا ہے تجھے ان سے
تجھے گذارش کرنی چاہئیے تھی اے ابن قرط کیا تو نہیں جانتا کہ ان کی دعا باب اجابت سے کبھی
نہیں ہوتی اور نہ ان کے اور در مستجاب کے درمیان کبھی پردہ حائل ہے حضور ﷺ نے ان
کے بارے میں فرمایا ہے ﴿لو کان بعدی نبی لکان عمر﴾ کیا عمر وہ شخص نہیں کہ ان کے
حکم نے قرآن حکیم کے حکم کی موافقت کی نیز حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر آسمان سے
عذاب اترتا تو اس سے سوائے عمر کے اور کوئی نہ بچ پاتا۔ اے ابن قرط کیا تجھے علم نہیں کہ
اللہ نے ان کی شان میں آیات بینات نازل فرمائیں اور کیا تجھے علم نہیں کہ وہ نہایت عابد متقی
اور زاہد شخص ہیں اور عدوی قبیلہ کے نہایت پرہیزگار ہستی ہیں۔ اور کیا وہ نوح علیہ السلام
کے مشابہ نہیں؟ کیا وہ سلف صالحین کے متبع نہیں ہیں؟ کیا وہ مرتبہ قبولیت اور رضامندی
تک نہیں پہنچے؟ کیا تو نے ان کی صاحبزادی حضرت حفصہ کا قصہ نہیں سنا کہ جب اس نے
ان سے کہا تھا کہ ابا جان آپ اپنے اوپر ترس کھائیں اور اپنے اوپر رحم کریں کہ اللہ نے آپ
کو کشائش اور مال و منال دیا ہے غذا میں اب گیہوں کی روٹی کھانے لگیں تو حضرت عمر نے
فرمایا حفصہ اگر یہ بات تمہارے علاوہ کوئی اور کہتا تو میں اسے سخت غصہ اور ملامت کرتا پھر
انہوں نے حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر کا عسر و فقر بیان کر کے کہا کہ کیا یہ دونوں حضرات
میرے ساتھی نہ تھے وہ ایک صاف اور سیدھے راستہ کو تشریف لے گئے میں بھی چاہتا ہوں

کہ ان کے طریقہ کی موافقت کروں اور ان کا وہاں بھی رفیق رہوں اے ابن قرط اگر حضرت عمر نے تیرے لئے دعا کر دی ہے تو یاد رکھ انشاء اللہ وہ دراجابت تک ضرور پہنچے گی (فتوح الشام ص ۳۱۹)

(نوٹ) اللہ تعالی نے حضرت عمر فاروقؓ کی یہ تمنا کہ میں حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر کا رفیق بن جاؤں کو شرف قبولیت دی اور آپ کی آخری آرامگاہ گنبد خضری میں بنی اور آپ کو حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق کی رفاقت و معیت نصیب ہوئی ...... یہ رتبہ بلند ملا جسے مل گیا۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

☆...... حضرت علی مرتضیٰ نے اپنے دور خلافت میں بار بار سر عام کہا کہ اس امت میں سب سے بہتر حضرت ابو بکر ہیں پھر ان کے بعد حضرت عمرؓ ہیں آپ کے صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہ نے اپنے والد حضرت علی مرتضیٰؓ سے پوچھا کہ حضور ﷺ کے بعد تمام لوگوں میں کون سب سے بہتر ہے آپ نے فرمایا

أبو بکر قال ثم من قال عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت ثم أنت قال ماأنا الا رجل من المسلمین (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۱۸)

فرمایا ابو بکر ان کے بعد عمر سب سے بہتر ہیں مجھے خیال ہوا کہ عمر کے بعد عثمان کا نام لیں گے تو میں نے خود ہی کہہ دیا کہ پھر آپ سب سے بہترین ہیں فرمایا کہ میں تو مسلمانوں میں سے ایک مسلمان ہوں

ایک مرتبہ آپ نے بر سر منبر بھی یہ بات بیان کی تھی (سنن ابن ماجہ ص ۱۱ مسند احمد ج ۱ ص ۱۱۵)

☆...... حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت علی نے مجھ سے کہا کہ میں تمہیں حضور ﷺ کے بعد بہترین آدمی بتاؤں حاضرین نے کہا کہ جی ہاں آپ نے فرمایا کہ

Scanned with CamScanner

(الموافقہ ص ۵۴)
وہ حضرت ابوبکر ہیں پھر عمر ہیں
ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ اس امت میں سب سے بہتر حضرت ابوبکر ہیں ان کے بعد
حضرت عمر ہیں پھر اللہ ہی جانتا ہے کہ تم سب میں کون بہتر ہے
خیر ھذہ الامۃ ابوبکر و عمر ثم اللہ اعلم بخیارکم (کنز العمال ج ۱۲ ص ۸)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں
حضرت علی مرتضیٰ کا قول تین احتمال سے خالی نہیں (۱) یہ بات کہنے میں آپ کا دل اور آپ کی زبان ساتھ تھی اور یہی حق ہے اور اسی سے مطلوب ثابت ہے (۲) یا یہ بات صرف زبان سے تھی دل اندر سے اس کا قائل نہ تھا مگر وہ بلا ضرورت بھی تقیہ سب کے سامنے یہ بات کہہ دیتے تھے اور دوسروں کے پاس جاتے تو اس کے خلاف کہتے گویا آپ مدلس خائن اور امعہ (دو طرح کے مزاج رکھنے والے) تھے اور جو اس قسم کا شخص ہو وہ لائق امامت نہیں ہوگا یا یہ کہ آپ تقیہ کر رہے تھے اور تقیہ زمانہ خلافت میں کوئی وجہ نہیں رکھتا اور اسکے باوجود اگر کوئی اکراہ تھا تو مقدار اکراہ پر اکتفا کرتے اور اتنا مبالغہ نہ کرتے (ازالۃ ج ۲ ص ۳۱۱)

☆......اونی بن حکیم کہتے ہیں کہ جس دن حضرت عمر فاروق کا انتقال ہوا تو حضرت علی غسل کر کے باہر آئے آپ بہت غمزدہ تھے آپ نے اس وقت کہا

للہ در باکیۃ عمر واعمراہ قوم الاود وابرأ العمد واعمراہ مات نقی الثوب قلیل العیب واعمراہ ذھب السنۃ وابقی الفتنۃ (معرفۃ الصحابۃ ج ۱ ص ۷۴)

رونے والیوں نے کتنی اچھی بات کہی ہے کہ آہ عمر تم نے ٹیڑھے کو سیدھا کر دیا اور بیمار کو تندرست کر دیا (یعنی بہت اچھی خلافت کی) آہ عمر تم پاک صاف کم

Scanned with CamScanner

گناہ کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوئے آہ عمر اپنے ساتھ سنت لے گئے اور
ہمیں آزمائشوں میں چھوڑ گئے

☆...... حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق کی میت چارپائی پر رکھی ہوئی تھی اور آپ کے قریب لوگ کھڑے اظہار تاسف کر رہے تھے اس وقت میرے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا (یہ حضرت علی مرتضیٰ تھے) اور آپ کہہ رہے تھے

يرحمك الله ان كنت لأرجو أن يجعلك مع صاحبيك لانى كثير ما كنت اسمع رسول الله ﷺ يقول كنت وابوبكر وعمر وفعلت وابوبكر وعمر وانطلقت وابوبكر وعمر ان كنت لارجو ان يجعلك الله معهما
(صحیح بخاری ج ا ص ۵۱۹)

اللہ آپ کو اپنی رحمت میں لے۔ امید کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کر دے گا اور ان سے ملا دے گا میں نے بارہا حضور ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میں نے اور ابوبکر و عمر نے اس طرح کام کیا میں اور ابوبکر و عمر اس طرح گئے اور میں اور ابوبکر و عمر اس طرح آئے

☆...... حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروق کو کفن پہنا کر چارپائی پر رکھا گیا تو حضرت علی مرتضیٰ آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمانے لگے

ماأحد أحب الى أن ألقى الله تعالى بمثل صحيفته من هذا المسجى (کتاب الآثار ص ۲۱۵ از امام ابو یوسف)

مجھے اس کفن پہنے ہوئے شخص سے زیادہ کوئی اور شخص عزیز نہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور ان جیسا اعمال نامہ لے کر جاؤں

یعنی جس طرح حضرت عمر فاروق کا اعمال نامہ نیکیوں سے لبریز ہے میرا نامہ اعمال بھی اسی

Scanned with CamScanner

حضرت عمر فاروق کے عمل کو زبردست خراج
طرح نیکیوں سے لبریز ہو اس میں آپ نے
عقیدت پیش کیا ہے حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ حضرت علی اس بات کا
عقیدہ رکھتے تھے کہ اس زمانہ میں حضرت عمر کے عمل سے بڑھ کر کسی کا عمل نہیں ہے
ان علیا کان لا یعتقد ان لاحد عملا فی ذلك الوقت افضل من عمل
عمر (فتح الباری ج ۷ ص ۶۰)

حضرت علی مرتضٰی کا عقیدت بھرا یہ بیان شیعہ عالم شیخ صدوق ابن بابویہ قمی نے
معانی الاخبار میں نقل کیا ہے (دیکھئے کتاب مذکور ص ۱۱۷ باب ۲۴۵)
(نوٹ)

☆...... حضرت علی مرتضٰی فرماتے ہیں کہ
جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر کو ہمیشہ یاد رکھنا (حلیۃ ج ۴ ص ۱۵۲۔ صواعق محرقہ ص ۹۸)

☆...... حضرت علی مرتضٰی حضرت عمر فاروق کو مندرجہ ذیل پر عظمت الفاظ سے یاد
کرتے تھے

رجل مبارک ☆...... نجیب امت ☆...... فاروق ☆...... خلیل و صدیق ☆...... القوی
الامین ☆...... رشید الامر...... امام...... مصلح...... مرشد

یعنی حضرت عمر فاروق بابرکت شخص ہیں (طبری ج ۵ ص ۱۵۶) آپ شریف و مخلص ہیں
(مسند احمد ج ۱ ص ۱۴۱ ۵ حلیۃ ج ۱) آپ حق و باطل میں فرق کرنے والے تھے (ریاض ج ۱ ص
۲۴۶) آپ سچے اور پیارے دوست تھے (ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۱۷۹) آپ زبردست
اور امانتدار شخص تھے (تاریخ الامم طبری ج ۵ ص ۱۸) آپ صحیح الرائے تھے
(تاریخ کبیر ج ۲ ص ۱۴۵) آپ امام تھے ہدایت پر تھے، آپ خلیفہ راشد اور مصلح مرشد
درجے کی شخصیت تھے (طبقات ج ۳ ص ۱۴۹)

Scanned with CamScanner

☆......زید بن وھب کہتے ہیں کہ ایک دن سوید بن غفلۃ حضرت علی مرتضٰی کے پاس ان کے دور خلافت میں آئے اور کہا اے امیر المؤمنین میرا گذر ایک ایسے گروہ پر ہوا جو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے بارے میں انتہائی غلط باتیں کہہ رہے تھے حضرت علی مرتضٰی منبر پر آئے آپ میرے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ

خدا کی قسم ان دونوں سے سوائے مؤمن کے اور کوئی محبت نہیں رکھتا اور ان سے سوائے بدبخت اور دین سے نکل جانے والے کے اور کوئی بغض نہیں رکھتا ان دونوں کی محبت ثواب ہے اور ان کا بغض گمراہی ہے یہ دونوں حضور علیہ السلام کے بھائی آپ کے وزیر آپ کے دوست قریش کے سردار اور مسلمانوں کے مائی باپ ہیں میں اس شخص سے بری ہوں جو ان دونوں کو برا جانے اور ایسا آدمی قابل سزا ہے

أخوى رسول الله ووزيريه وصاحبيه وسيدى قريش وأبوى المسلمين فانا برى ء ممن يذكرهما بسوء وعليه معاقب (تاریخ عمر ص ۵۰ لابن جوزی)

☆...... حضرت امام زین العابدین کہتے ہیں کہ جب حضرت علی صفین سے لوٹے تو ایک نوجوان آپ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے آپ کو جمعہ کے خطبہ میں یہ دعا کرتے سنا ہے

أللهم أصلحنا بما أصلحت به الخلفاء الراشدين

اے اللہ جس طرح آپ نے خلفائے راشدین کے کاموں کو درست کر دیا ہمیں بھی یہ نعمت عطا فرما

تو آپ فرمائیں یہ کون تھے ؟ حضرت علی یہ سن کر رو پڑے اور کہا

هما حبيباى وعماك أبوبكر وعمر اماما الهدى وشيخاالاسلام ورجلا

Scanned with CamScanner

قریش والمقتدی بھما بعد رسول اللہ ﷺ من اقتدی بھما عصم ومن اتبع آثارھما ھدی الی صراط مستقیم ومن تمسک بھما فھو من حزب اللہ وحزب اللہ ھم المفلحون (تاریخ عمر ص ۴۹ کنز العمال ج ۱۱ص ۱۱ احوال فضائل الصدیق لابی طالب العشاری)

وہ دونوں میرے محبوب اور تمہارے چچا حضرت ابوبکر و عمر ہیں جو ہدایت کے امام اور مسلمانوں کے شیخ اور قریش کے دونوں بزرگ ہیں اور حضور ﷺ کے بعد یہ دونوں مسلمانوں کے رہبر ورہنما ہیں جس نے ان دونوں کی اتباع کی وہ محفوظ رہا اور جو ان دونوں کے نقش قدم پر چلا وہ صحیح راہ چلا اور جس نے ان دونوں کا دامن مضبوطی سے تھاما وہ اللہ کے گروہ میں سے ہوا اور اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہونے والی ہے

☆......ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ سے حضرات شیخین کریمین کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ دونوں امین ہادی مہدی مرشد فلاح یافتہ اور کامیاب ہونے والے لوگوں میں سے تھے دنیا سے سکڑے پیٹ رخصت ہوئے تھے (یعنی ان کو کوئی دنیوی لالچ وغیرہ نہ تھا)

کانا أمینین ھادیین مھدیین رشیدین مرشدین مفلحین منجحین خرجا من الدنیا خمیصین (کنز العمال ج ۱۳ص ۲۶)

☆......عبد خیر کہتے ہیں کہ حضرت علی مرتضٰی نے فرمایا کہ قیامت تک جس قدر حکام وسلاطین آئیں گے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو ان سب کے لئے رہبر اور حجت بنادیا ہے یہ حضرات بہت پہلے تشریف لے گئے اور آپ نے اپنے پیچھے آنے والوں کو

خوب تھکا دیا ہے (الموافقہ ص ۵۴)

☆..... ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر کے بعد حضرت عمر خلیفہ ہوئے اور انہوں نے حضور ﷺ اور ابو بکر کی اتباع کی اور ان کی سنت پر چلے اور انہوں نے سب سے اچھے طریق پر وفات پائی حضرت عمرؓ اس امت میں حضور ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کے بعد سب سے افضل ہیں (الموافقہ ص ۴۵)

☆..... شیعہ روایات کے مطابق صفین کے موقع پر کسی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ان کے والد حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں کچھ سخت کلمات کہے جو حضرت علیؓ نے سن لئے آپ نے اس سے کہا حضرت عمرؓ کے بارے میں برائی کے کوئی کلمات نہ کہو صرف اچھے کلمات سے انہیں یاد کرو اللہ ان پر رحمت نازل فرمائے

لا تذکر أباہ ولا تقل فیہ الا خیرا رحم اللہ أباہ (شرح نہج البلاغۃ لابن ابی الحدید ج ا ص ۴۴ ۶)

☆..... حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت علیؓ کو ایک کپڑا دیا تھا جسے حضرت علیؓ پہنا کرتے تھے حضرت عمرؓ کے انتقال کے بعد آپ وہ کپڑا پہنے باہر آئے تو کہنے لگے کہ

یہ میرے بھائی میرے دوست میرے ہمراز اور میرے مخلص امیر المؤمنین نے مجھے پہنایا ہے (الموافقہ ص ۶۴)

ان حقائق وواقعات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت علیؓ بڑے خلوص دل سے حضرت عمرؓ کا ادب واحترام کرتے تھے اور ان کے دل میں حضرت عمرؓ کی بڑی عظمت ومحبت موجود تھی فرضی اللہ تعالیٰ عنھما

Scanned with CamScanner

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ کے حضرت علی مرتضیٰؓ کے ساتھ اچھے تعلقات

حضرت علی مرتضیٰ حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی اور آپ کے
حضرت عمر فاروق اور حضرت علی مرتضیٰ حضور ﷺ نے ان دونوں کو بہت عزیز رکھا اور یہ دونوں بھی
خلفائے راشدین میں سے ہیں حضور ﷺ نے ان دونوں کو بہت عزیز رکھا اور یہ دونوں
ایک دوسرے کے گہرے دوست اور دکھ درد کے ساتھی رہے ہیں حضرت عمر فاروق کو
پتہ تھا کہ حضرت علی مرتضیٰ حضور ﷺ کو بہت عزیز ہیں اور آپ ان کا بہت خیال رکھتے
ہیں اور وہ بڑے کمالات کے مالک ہیں حضرت علی مرتضیٰ بھی اس بات سے بے خبر نہ تھے
کہ حضور ﷺ کے دل میں حضرت عمر فاروق کی بہت عزت ہے اور آپ نے اسلام اور
مسلمانوں کے لئے کتنی گرانقدر خدمات انجام دی ہیں حضور ﷺ نے انہیں اللہ سے مانگا
ہے اور آپ کی رائے کو اللہ کے ہاں عظیم قبولیت حاصل رہی ہے

حضور ﷺ کی حیات طیبہ میں بھی یہ دونوں آپس میں بہت اچھے ساتھی رہے اور
حضور ﷺ کی رحلت کے بعد بھی ان میں دوستی اور خیر خواہی کا رشتہ اسی طرح برقرار رہا
علمی اور سیاسی مسائل میں بعض امور میں اختلاف ہونے کا یہ معنی ہرگز نہیں کہ اب ان
دونوں میں دوستی بھی ختم ہو گئی تھی اور ایک دوسرے کے جانی دشمن ہو گئے تھے (معاذ اللہ)
جو لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں ان کی ذہنی سطح بہت پست ہوتی ہے اور جاہلوں کے سوا
کوئی اس طرح کی بے تکی نہیں ہانکتا

حضرت عمر فاروق کو حضرت علی مرتضیٰ اور ان کے گھر والے اس لئے بھی بہت عزیز تھے

کہ ان کا تعلق براہ راست حضور اکرم ﷺ سے ہے آپ نے اس گھر والوں کو ہمیشہ اسی نظر سے دیکھا ہے اور اسی جہت سے ہمیشہ ان کا خیال بھی رکھا آیئے ہم واقعات کی روشنی میں حضرت عمر فاروق اور حضرت علی مرتضٰی کے باہمی تعلق کو بھی دیکھیں

☆...... حضرت علی مرتضٰیؓ کو داماد رسول بنانے کی سعادت ان کے نام رہی

یہ بات کس سے مخفی ہوگی کہ حضرت علی مرتضٰیؓ کی حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کے ساتھ شادی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی مخلصانہ کوششوں کا نتیجہ تھی اور ان کی خواہش و کوشش تھی کہ خاتون جنت کا شریک حیات بننے کا شرف حضرت علی مرتضٰیؓ کو ہی ملنا چاہیئے

ایک مرتبہ حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت سعد بن معاذ نے آپس میں اس بات پر مشورہ کیا کہ حضرت فاطمہ کے لئے حضرت علی مرتضٰی بہترین انتخاب ہیں اس لئے ان کے پاس جایا جائے اور انہیں اس رشتہ کے لئے تیار کیا جائے اگر وہ اس سلسلے میں فقر و تنگدستی کی کوئی بات کریں تو ان کی بھرپور مدد کی جائے چنانچہ انہوں نے یکے بعد دیگرے حضرت علی مرتضٰی سے اس کا ذکر کیا اور آخر کار انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ حضرت فاطمہ کے ساتھ شادی کریں اور حضور ﷺ کی خدمت میں جا کر آپ سے یہ رشتہ طلب کریں یہ بات متعصب شیعہ عالم ملا باقر مجلسی نے بھی تسلیم کی ہے

روزے ابوبکر و عمر و سعد بن معاذ در مسجد حضرت رسول نشستہ بودند و سخن مزاوجت حضرت فاطمہ در میان آوردند...... پس ابوبکر با عمر و سعد گفت کہ برخیزید بنزد علی برویم واو را تکلیف نمائیم کہ خواستگاری فاطمہ بکند واگر

تنگدستی او را مانع شده ما اورا دریں باب مدد کنیم (جلاء العیون ص ۱۲۱ بحار الانوار ج ۱۰ ص ۳۷ـ۳۸ باب تزویج فاطمہ بعلی)

چنانچہ جب حضور علیہ السلام نے اس رشتہ کو قبول و منظور فرمالیا تو سب سے زیادہ خوشی کن کو ہوئی ؟ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو شیعہ عالم علامہ علی بن عیسی اردبیلی لکھتے ہیں

ففرحا بذلك فرحا شديدا ورجعا معي إلى المسجد (کشف الغمہ ج ۱ ص ۳۵۸)

حضرت فاطمہ کے نکاح کے گواہ بھی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رہے جنہیں حضور ﷺ نے بلایا تھا یہ حضرت علی کے ساتھ مسجد میں گئے تھے اور وہاں مہاجرین وانصار صحابہ کی موجودگی میں حضور ﷺ نے نکاح پڑھایا اور فرمایا کہ میں تم سب کو اس نکاح کا گواہ بناتا ہوں (دیکھئے کشف الغمہ ج ۱ ص ۴۳۸ وبحار الانوار)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر فاروق کی نگاہ میں حضرت علی مرتضی کا مقام و مرتبہ کیا تھا اگر ان حضرات کے دلوں میں حضرت علیؓ کے بارے میں کسی طرح کا کوئی بھی بوجھ ہوتا تو آپ ہی بتائیں کیا یہ حضرات حضرت علیؓ کے لئے اتنا بہترین رشتہ تلاش کرتے اور پھر اس پر انہیں آمادہ کرتے اور اس سلسلے میں ان کے لئے تعاون کا ہاتھ بڑھاتے ؟ ان کے آپس کی درمیان لڑائی کی داستانیں امت میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے وضع کی گئیں ہیں اور اس کا حقیقت سے کبھی کوئی تعلق نہیں رہا۔

حضرت عمر فاروقؓ حضرت علیؓ کو کس عظمت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اسے دیکھئے ایک مرتبہ دوران مجلس حضرت علی مرتضی کا ذکر ہوا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ حضرت علی حضور ﷺ کے داماد ہیں جبرئیل اللہ کے ہاں سے حکم لائے تھے کہ اپنی لڑکی فاطمہ کا نکاح ان سے کردیں

ذاك صهر رسول الله ﷺ نزل جبرئيل علیه السلام فقال ان الله یامرك ان تزوج فاطمة ابنتك من علی (ریاض النضرة ص ۲۴۲)

☆...... حضرت عمر فاروقؓ کا حضرت علی مرتضیٰؓ کو محبوب سمجھنا

ایک مرتبہ حضور علیہ السلام نے حضرت علی مرتضیٰ کے بارے میں فرمایا ﴿من کنت مولاہ فعلی مولاہ﴾ جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے (یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے (عبقات ص ۲۹۳) مگر فضائل میں اسے ذکر کیا جاسکتا ہے) حضرت عمر فاروق نے جب یہ بات سنی تو آپ نے حضرت علیؓ کو اس پر مبارک باد دی اور کہا کہ آپ تو ہمارے اور سب مسلمانوں کے دوست اور محبوب ہیں شیعہ عالم شیخ صدوق لکھتا ہے

فقال له عمر بخ بخ یاابن أبی طالب أصبحت مولای ومولا کل مسلم (امالی الشیخ الصدوق ص ۳)

حضرت عمر حضرت علی مرتضیٰ سے بہت محبت کرتے تھے اور آپ کے بغیر زندگی کو ایک بے مزہ زندگی کہتے تھے آپ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ حضرت علی کے بعد مجھے زندہ نہ رکھے

ان عمر قال لا أبقانی الله بعدك یا علی (مناقب ابن شہر آشوب ج ۲ ص ۳۶۰)

اگر حضرت علی نہ رہے تو خدا مجھے بھی موت دے دے کیونکہ ان کے بغیر زندگی کا لطف نہیں

☆...... حضرت عمر فاروقؓ کی نیابت سر انجام دینا

حضرت عمر فاروق کو جب بھی کسی کام کے سلسلے میں مدینہ منورہ سے باہر جانا پڑا تو آپ نے

Scanned with CamScanner

اپنے پیچھے حضرت علی مرتضیٰ کو اپنا نائب بنایا اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ حضرت
مرتضیٰ پر پورا اعتماد کرتے تھے اور حضرت علی مرتضیٰ پوری دیانت داری سے آپ
کاموں میں آپ کا ہاتھ بٹاتے تھے مؤرخ طبری سن ۱۷ ہجری کے واقعات میں لکھتے ہیں

خرج عمر وخلف عليا على المدينة وخرج معه بالصحابة (تاریخ طبری ج ۴ ص ۲۰۳)

حضرت عمر جب سفر پر نکلے تو پیچھے حضرت علی کو اپنا نائب چھوڑا حضرت عمر کے ساتھ اور بہت صحابہ کرام بھی نکلے تھے

حافظ ابن جوزی (۵۹۷ھ) لکھتے ہیں

إستخلف عليا بالمدينة (تاریخ عمر ص ۱۱۰ لابن جوزی)

سن ۱۴ ہجری میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ سے باہر پانی کے چشمہ احرار
تشریف لائے اور تمام احباب کو لے کر بہ نفسِ نفیس غزوۂ عراق کی طرف جانے کا عزم کیا
تو مدینہ میں اپنا نائب اور قائم مقام سیدنا علی المرتضیٰؓ کو مقرر کرنے کا فیصلہ فرمایا تھا
(البدایہ جلد ۷ ص ۳۰، تاریخ طبری جلد ۴ ص ۸۳)

سن ۱۵ ہجری میں آپ نے جب سفر بیت المقدس کے لئے ایک طویل سفر کا قصد فرمایا
آپ نے اپنا نائب حضرت علی المرتضیٰؓ کو ہی بنایا تھا حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

واستخلف على المدينة علي بن أبي طالب (البدایہ ج ۷ ص ۵۵)

کسی روایت میں نہیں ملتا کہ حضرت علی نے حضرت عمر کی اس نیابت کا کبھی انکار کیا ہو اور
آپ نے کہا ہو کہ میں تو خلافت کا حقدار ہوں آپ کا نائب کیوں رہوں؟ تاریخ بتاتی ہے کہ
حضرت عمر فاروق کی غیر موجودگی میں حضرت علی نے اس ذمہ داری کو نہایت احسن

طریقہ پر نبھایا تھا اور کسی ایک واقعہ سے بھی پتہ نہیں چلتا کہ آپ نے کبھی حضرت عمرؓ فاروق کی خلافت کا تختہ الٹنے کی خواہش کی ہو اور اس کے لئے کسی گروپ بندی کا منصوبہ تیار کیا ہو۔

جب کسی ملک کا صدر کہیں جاتا ہے تو پیچھے اپنا قائم مقام بنا کر جاتا ہے اور قائم مقام اسی کو بنایا جاتا ہے جس پر صدر کو پورا اعتماد ہوتا ہے اسی لئے صدر اور بادشاہ اپنا قائم مقام بہت سوچ سمجھ کر بناتے ہیں تاکہ ان کے پیچھے ان کا تختہ نہ الٹ دیا جائے آپ غور کریں اور بتائیں کہ حضرت عمر فاروق جب کہیں سفر پر جاتے تو اپنے پیچھے کس کو قائم مقام بنا کر جاتے تھے؟ تاریخ گواہ ہے کہ حضرت علی مرتضٰی کو بناتے تھے اب آپ سوچیں کہ اگر حضرت عمر فاروق نے حضرت علی کی خلافت چھینی ہوتی تو کیا آپ کبھی انہیں اپنا نائب اور قائم مقام بناتے؟ کیا کوئی سوچ سکتا ہے کہ جب پاکستان کے موجودہ صدر اور آرمی چیف جنرل پرویز مشرف ملک سے باہر جائیں تو وہ اپنا نائب نواز شریف کو بنائیں؟ حضرت عمر نے اگر واقعی حضرت علی کا حق چھینا ہوتا تو کیا حضرت عمر اپنے پیچھے حضرت علی مرتضٰی کو کبھی اپنا نائب بناتے اور پھر کسی طویل سفر پر کبھی جاتے؟

پھر اس پر بھی غور کیجئے کہ حضرت علی مرتضٰی کے دل میں کہیں بھی یہ بات ہوتی کہ حضرت عمر نے ان کی خلافت چھینی ہے تو کیا آپ حضرت عمرؓ کے جاتے ہی تخت خلافت پر قابض نہ ہو جاتے؟ سب جانتے ہیں کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا اور نہ کبھی حضرت علی نے اس کا اشارہ تک دیا حضرت عمرؓ جب تک سفر پر رہتے حضرت علیؓ ان کی نیابت کا فریضہ انجام دیتے جب آپ واپس تشریف لے آتے آپ یہ امانت پھر ان کے حوالے کر دیا کرتے تھے اس سے جہاں حضرت عمر فاروق کے حضرت علی مرتضٰی پر اعتماد کا پتہ چلتا ہے وہیں حضرت علی

Scanned with CamScanner

مرتضٰی کی حضرت عمر فاروق کے ساتھ وفا شعاری کا حسین منظر بھی تاریخ اسلامی کا ایک روشن باب ہے

☆...... حضرت عمر فاروق نے حضرت علیؓ کو قاضی بنایا

حضرت عمر فاروق کے ہاں حضرت علی مرتضٰی علم اور فقہ دین کے اس اونچے مقام پر تھے کہ آپ نے جونہی امور خلافت سنبھالے آپ نے حضرت علی کو مدینہ منورہ کا قاضی بنایا کہ وہ لوگوں کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعات کا فیصلہ کریں اور مسائل کے سلسلے میں لوگ آپ کی طرف رجوع کریں

ولی عمر بن الخطاب یوم الثلثاء لثمان بقین من جمادی الاخرة منها فولی قضاء المدینة علی ابن ابی طالب (البدایہ لابن کثیر ج ۷ ص ۳۱)

حضرت عمر بر سر عام کہتے تھے کہ حضرت علی مرتضٰی ہمارے بہترین قاضی ہیں حضرت عبداللہ بن عباس نے یہ خطبہ سنا بھی ہے

خطبنا عمر فقال علی أقضانا وأبی أقرانا (المصنف لابن ابی شیبہ ج ۶ ص ۱۳۹)

حضرت ابوہریرہ نے بھی یہ بات نقل کی ہے (ایضا وطبقات ابن سعد ج ۲ ص ۲۵۸)

حضرت عمر نے جن لوگوں کو مسئلہ بتانے اور فتوی دینے کی اجازت دی تھی ان میں حضرت علیؓ بھی تھے آپ عہد فاروقی کے ان مفتیان کرام میں سے تھے جنہیں حضرت عمرؓ اہم مسائل کے لئے بلاتے تھے (دیکھئے طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۲۶۷)

حضرت امام محمد باقر (۱۱۴ھ) کی شہادت ملاحظہ فرمائیے۔!

ان أبابکر وعمر وعثمان کانوا یرفعون الحدود الی علی بن أبی

Scanned with CamScanner

طالب (جعفریات مطبوعہ تہران ص ۱۳۳)

"بے شک ابو بکر و عمر و عثمان نے حدود کے فیصلے حضرت علی کے سپرد کر رکھے تھے۔"

شیعہ عالم سید اکبر عبداللہ لکھتے ہیں

حضرت عمر نے اپنے دورِ خلافت میں یہ اعلان کر رکھا تھا کہ :"کوئی شخص مسجد میں حضرت علی کی موجودگی میں فتویٰ و فیصلہ نہ دے" (حق الیقین ج ۱ ص ۱۷۴)

کسی ایک روایت میں بھی یہ نہیں ملتا کہ آپ نے حضرت عمر فاروق کی یہ پیشکش رد کر دی ہو اور آپ سب چھوڑ چھاڑ کر گھر بیٹھ گئے ہوں یا آپ نے کبھی حضرت عمر فاروق کی خلافت پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہو کہ میں تو خلافت کا حقدار ہوں میں قضا اور افتاء کا عہدہ لے کر کیا کروں اور کیوں ایک ایسے شخص کے زیر انتظام رہوں جس نے میرے حق پر قبضہ کر رکھا ہے تاریخ گواہ ہے کہ آپ نے کبھی ایسا نہیں کہا

☆...... حضرت عمر فاروق کی سفارت کاری کا کام سرانجام دینا

حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو بہت سے مقامات پر اپنا سفیر اور نمائندہ بنا کر بھیجا تھا اور حضرت علی نے بھی پوری ذمہ داری کے ساتھ آپ کی نمائندگی کی تھی جب حضرت عمر نے آپ کو اہل نجران کی جانب بھیجا تو آپ کے ہاتھ ایک خط بھی دیا تھا حضرت امام ابن سیرین (۱۱۰ھ) کہتے ہیں

كتب عمر بن الخطاب الى أهل نجران انى قد استوصيت بعلى بمن اسلم خيرا (کنز العمال ج ۲ ص ۳۱۳)

Scanned with CamScanner

حضرت عمر نے لکھا کہ میں حضرت علی مرتضٰی کو آپ لوگوں کی طرف خاص وصیت کر کے بھیجتا ہوں کہ جو شخص تم میں سے اسلام لائے اس کے ساتھ اچھا معاملہ روا رکھا جائے

کسی بھی روایت میں یہ نہیں ملتا کہ حضرت علی نے حضرت عمر فاروق کی سفارت سے انکار کر دیا ہو اور آپ کا خط وہاں نہ پہنچایا ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت علی المرتضٰیؓ سیدنا حضرت عمرؓ کی خلافت کو برحق سمجھتے تھے اور آپ کی طرف سے مختلف مقامات پر بطور سفیر جایا کرتے تھے۔

غور کیجئے دنیا میں اگر کوئی کسی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا تو نہ اس کی مدد و نصرت کرتا ہے نہ اس کی طرف سے والی اور حاکم کا عہدہ قبول کرتا ہے اس لئے کہ وہ اس حکومت کو ہی برحق نہیں سمجھتا۔ جب ایک عام شخص کا یہ حال ہے تو کیا شیرِ خدا حضرت علی مرتضٰی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھا جا سکتا ہے کہ انہوں نے غصب کی ہوئی خلافت کو ہی برحق اور جائز سمجھ لیا تھا؟ جب ایسا نہیں ہو سکتا تو پھر یہ مانے بغیر چارہ نہیں کہ آپ کے نزدیک حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ برحق، عادل اور آپ کی خلافت خلافتِ راشدہ اور علی منہاجِ النبوۃ تھی

☆...... حضرت عمر فاروق کے مشیر کی حیثیت سے

ہم حضرت عمر فاروق کی خلافت کے ذیل میں یہ بات بتا آئے ہیں کہ حضرت علی مرتضٰی حضرت عمرؓ کے خصوصی مشیروں میں سے تھے حضرت عمرؓ اکثر اہم معاملات میں آپ سے مشورہ کرتے اور آپ کے مشوروں کو بڑی اہمیت بھی دیتے تھے آیئے چند ایک اہم معاملات پر حضرت علی مرتضٰی کو حضرت عمر فاروق کے خصوصی مشیر کی حیثیت سے دیکھیں

Scanned with CamScanner

(۱)..... عراق کی زمینیں تقسیم نہ کرنے کا مشورہ

حضرت عمر فاروق نے فتح عراق کے بعد ارادہ فرمایا کہ اس کی زمین تقسیم نہ کی جائے آپ نے صحابہ کرام سے مشورہ لیا صحابہ نے آپ کی رائے کی تائید فرمائی حضرت علی سے مشورہ لیا تو آپ نے بھی اس کی تائید کی اور کہا

اگر آپ آج اس سرزمین کو مجاہدین پر تقسیم کر دیتے ہیں تو بعد میں آنے والوں کے لئے کچھ باقی نہیں رہے گا اسلئے آپ اس زمین کو وہاں کے باشندوں کے پاس ہی رہنے دیں وہ اس میں کام کریں اس کے محصولات سے ہمیں بھی فائدہ ہوگا اور ہمارے بعد آنے والوں کو بھی چنانچہ حضرت عمر فاروق نے اس رائے اور مشورہ کو سنا تو فرمایا اللہ نے آپ کو اس رائے کی توفیق دی ہے (تاریخ یعقوبی ج۲ ص۱۵۱)

چنانچہ آپ کی رائے پر عمل کیا گیا اور یہی عمری نظام عراق میں جاری رہا

(۲)..... بیت المقدس پر فوج کشی کا مشورہ

حضرت ابو عبیدہ بن جراح جب دمشق گئے اور فتح حاصل کر لی تو آپ نے حضرت عمر فاروق کو لکھا کہ اب کیا حکم ہے؟ قیساریہ کی طرف جانا چاہئیے یا بیت المقدس کی جانب جائیں جب قاصد حضرت عمر فاروق کی خدمت میں وہ خط لایا تو آپ نے سب سے مشورہ لیا حضرت علی مرتضٰی نے اس وقت عرض کیا

یا أمیر المؤمنین مر صاحبك أن یسیر الی بیت المقدس فیدقوا بها ویقاتلوا أهلها فهو خیر الرأی وأكبره واذا فتحت بیت المقدس

Scanned with CamScanner

فاصرف الی قیساریة فانها تفتح بعدها انشاء الله تعالی کذا اخبرنی رسول الله ﷺ قال صدقت یا أبا الحسن (فتوح الشام ص ۱۴۴)

اے امیر المؤمنین سب سے بہتر اور عمدہ رائے یہ ہے کہ آپ حضرت ابو عبیدہ کو پہلے بیت المقدس پر فوج کشی کا حکم دیں کہ وہ وہاں اس کا محاصرہ کریں اور وہاں کے لوگوں سے لڑیں بیت المقدس کی فتح کے بعد قیساریہ کا رخ کریں فتح بیت المقدس کے بعد وہ خود ہی انشاء اللہ فتح ہو جائے گا مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ بات بتائی ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ اے ابو الحسن آپ نے سچ فرمایا ہے چنانچہ آپ نے حضرت علی کے مشورہ پر حضرت ابو عبیدہ کے نام اس طرح خط لکھا

فانی أحمد الله الذی لا اله الا هو وأصلی علی نبیه وقد ورد علی کتابك وفیه تستشیر فی أی ناحیة تتوجه الیه وقد أشار ابن عم رسول الله ﷺ بالمسیر الی بیت المقدس فان الله سبحانه وتعالی یفتحها علی یدیك والسلام علیك (فتوح الشام ص ۱۴۴)

حمد وصلاۃ کے بعد...... تمہارا خط ملا تم نے جو مشورہ طلب کیا ہے کہ میں کس جانب چلوں اس کے بارے میں ابن عم رسول اللہ ﷺ (یعنی حضرت علی مرتضی) نے بیت المقدس کی طرف جانے کا مشورہ دیا ہے اللہ تعالی اسے تمہارے ہاتھ پر ضرور فتح کرا دے گا۔ والسلام علیک

(۳)......کعبۃ اللہ کے زیورات کا مسئلہ

شیعہ مجتہد علامہ جزائری "مؤلف" "ابو تراب" لکھتے ہیں کہ :

"حضرت عمر کی خلافت کے زمانہ میں کعبہ کے زیوارات اور ان کی کثرت کا ذکر آیا۔ لوگوں نے مشورہ دیا کہ ان کو اتار کر مجاہدین کے انتظام پر صرف کیا جائے تو ثواب ہو گا بھلا کعبہ کو زیورات کی کیا ضرورت ؟ آپ نے حضرت علی سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ جس وقت قرآن محمد مصطفٰی ﷺ پر نازل ہوا تھا تو اس میں اموال کی چار قسمیں تھیں ان میں زیورات کعبہ کا ذکر نہیں۔ یہ اس زمانہ میں بھی تھے اور اللہ نے ان کو وہیں رکھا اللہ کا ان زیورات کو چھوڑ دینا نہ سہو ونسیان کی وجہ سے تھا اور نہ یہ اس وقت اس کی نظر سے پوشیدہ تھے لہذا ان کو اسی جگہ پر رہنے دیا جائے جہاں اللہ ورسول نے ان کو رکھا!

یہ سن کر خلیفہ (یعنی حضرت عمر) نے زیورات کو وہیں رہنے دیا" (دیکھئے ابوتراب ص)

(۴)......لواطت کی سزا میں مشورہ

معروف شیعہ محدث ملا محمد بن یعقوب کلینی اور شیخ ابو جعفر طوسی لکھتے ہیں

حضرت عمر کے عہدِ خلافت میں ایک آدمی پر لواطت کا الزام ثابت ہو گیا۔ حضرت عمر فاروق نے حضرت علی سے اس کی سزا کے بارے میں مشورہ کیا اور پوچھا کہ :"ماتقول یا اباالحسن! اے حسن کے والد !آپ کی کیا رائے ہے ؟آپ نے فرمایا اس کی گردن اڑادو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب اس پر سزا نافذ کردی گئی اور اس کی نعش اٹھانے کی باری آئی تو حضرت علی نے کہا ٹھہرو اس کی سزا میں ابھی کچھ باقی ہے حضرت عمر نے پوچھا وہ کیا ہے؟ حضرت علی نے فرمایا کہ (اس کو جلانے کے لئے) ایندھن منگوایئے چنانچہ ایندھن لایا گیا اور آپ کے حکم پر اس کو جلادیا گیا" (فروع کافی جلد ۳ ص ۱۰۹۔ کتاب الحدود جلد ۳ ص ۳۰۶)

Scanned with CamScanner

اس سے یہ واضح ہے کہ حضرت عمر حضرت علی سے مشورہ لیتے تھے اور آپ کے مشورہ پر عمل بھی کرتے تھے

(۵)......شراب نوشی کی سزا میں مشورہ

ایک مرتبہ شراب نوشی کی سزا کا مسئلہ زیر بحث آگیا حضرت عمر فاروق کے پاس حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضی بیٹھے تھے آپ نے ان سے مشورہ کیا اور پوچھا کہ اس پر کیا سزا دی جائے۔ حضرت علی نے فرمایا کہ ہماری رائے یہ ہے کہ جس وقت کوئی شراب پیتا ہے تو وہ پھر بدمست ہو جاتا ہے اور اس حالت میں وہ اول فول بکتا ہے اور لوگوں پر بہتان تراشی بھی کرتا ہے اسلام میں بہتان باندھنے کی سزا اسی درے لگانا ہے لہذا شراب نوشی کی سزا بھی اسی ۸۰ درے مقرر کرنی چاہئیے چنانچہ حضرت عمر نے اس کی سزا اسی ۸۰ درے مقرر فرمائی (مؤطا امام مالکؒ ص ۶۹۶)

معروف شیعہ عالم ابو جعفر محمد بن علی القمی (۳۸۱ھ) لکھتا ہے

(حضرت) عمر نے شراب کی حد کے سلسلہ میں بھی حضرت علی سے مشورہ فرمایا تھا (من لا یحضرہ الفقیہ ص ۲۴۶)

حضرت عمر فاروق کے اس فیصلے کو حضرت علی کس نگاہ سے دیکھتے تھے اسے دیکھئے آپ کہتے ہیں

جلد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین وابوبکر اربعین وعمر ثمانین وکل سنة (صحیح مسلم جلد ۲ ص ۷۲، مسند احمد جلد ۱ ص ۸۲ المصنف لعبد الرزاق جلد ۷ ص ۳۷۹)

Scanned with CamScanner

امام حکم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سیدنا عثمان غنی کے بارے میں بھی یہی لکھا ہے:

واتمها عثمان ثما نين و كل سنة (معرفۃ علوم الحدیث صہ ۱۸۱)

اس سے واضح ہے کہ حضرت علیؓ اپنے سب پیشرو حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور ان کے فیصلوں کو نہایت قدر و عظمت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور آپ کا عقیدہ تھا کہ ان کے فیصلے اور اعمال بھی سنت ہی کے دائرے میں ہیں دائرہ سنت سے باہر نہیں۔ آپ کو حضور اکرم ﷺ کا یہ مشہور ارشاد گرامی بھی یاد تھا کہ جس طرح تم پر میری سنتوں کو پکڑنا ضروری ہے اسی طرح میرے خلفائے راشدین مہدیین کی سنتوں کو تھامنا بھی لازمی ہے

عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين (جامع ترمذی ج ۲ ص ۹۲)

حضرت امام احمد بن حنبل (۲۴۱ھ) فرماتے ہیں

ماجاء عن الخلفاء الراشدين فهو من السنة (فتح الباری ج ۲ ص ۲۹۱)

یعنی خلفائے راشدین سے جو ہمیں پہنچے وہ بھی سنت ہی ہے

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) کہتے ہیں کہ خلفائے راشدین کا عمل گو لغۃ بدعت (نئے کام) کہلائے مگر شریعت کی نگاہ میں وہ عمل سنت ہی شمار ہو گا اسکی وجہ آپ یہ لکھتے ہیں

لانهم سنوه بامر الله ورسوله فهو سنة (فتاوی ج ۲۲ ص ۲۳۵)

اس لئے کہ انہوں نے جو عمل جاری کیا وہ اللہ اور اسکے رسول کے حکم سے جاری کیا اس لئے وہ سنت ہی ہے

آپ شیعہ عالم علامہ مطہر حلی کو جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں

وكلهم متفقون على اتباع عمر وعثمان فيما سناه (منهاج السنة)

اور پوری امت حضرت عمر اور حضرت عثمان کے مسنون و جاری کردہ عمل کو بالاتفاق قابل

Scanned with CamScanner

اتباع سمجھتی ہے (ماخوذاز مجلّہ زمزم ج ۳ ش ۳)

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں

فان کان من الخلفاء الراشدین فهو سنة متبعة (فتح الباری ج ۳ ص ۴۰۰)

وہ عمل جو حضور ﷺ کے زمانہ میں نہ تھا اور اسے خلفائے راشدین نے جاری کیا تو وہ سنت ہے اس کی اتباع کی جائے گی

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ) لکھتے ہیں

"جس چیز کے بارے میں خلفاء نے حکم دیا اگرچہ وہ حکم قیاس واجتہاد صادر سے ہوا ہو (مگر) وہ سنت ہے اور اس پر بدعت کا اطلاق ہرگز صحیح نہیں جیسا کہ گمراہ فرقہ اس کا عقیدہ رکھتا ہے (کہ وہ بدعت ہوتا ہے") (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۳۰)

دسویں صدی کے مجدد حضرت ملا علی القاری (۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں

فانهم لم يعملوا الا بسنتى فالاضافة اليهم اما لعملهم بها او لا ستنباطهم واختيارهم اياها (مرقات شرح مشکوۃ جلد ۱ ص ۲۴۲)

خلفاء راشدین کی طرف سنت کی نسبت یا تو اس لئے ہوئی کہ انہوں نے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کیا یا اس لئے کہ انہوں نے خود قیاس واستنباط سے کام لے کر اسکو اختیار کیا۔

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ کا فیصلہ بھی ملاحظہ کیجئے آپ کہتے ہیں کہ جس نے خلفائے راشدین کی سنت کو تھاما اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی

فمن تمسك بسنة الخلفاء الراشدين فقد اطاع الله ورسوله (فتاویٰ ج ۲۴ ص ۲۰۹)

Scanned with CamScanner

(۶)..... چوری کی سزا میں مشورہ

ایک مرتبہ چوری کی سزا کا مسئلہ درپیش ہوا حضرت عمر نے حضرت علی سے اس بارے میں مشورہ چاہا جب حضرت علی نے آپ کو مشورہ دیا تو آپ نے اس سے اتفاق کیا اور اس سزا کو برقرار رکھا (الجوهر النقی عن سنن البیهقی جلد ۸ ص ۲۷۵ از علامہ علاء الدین ابن ترکمانی)

(۷)..... اسلامی تاریخ کے سنہ آغاز پر مشورہ

ایک مرتبہ کسی تحریر کے سلسلے میں تاریخ اور سال کی بحث آگئی اور یہ طے نہ پایا کہ اسلامی سال کا آغاز کہاں سے کیا جائے حضرت عمر فاروق نے اجلہ صحابہ کو مشورہ کے لئے طلب فرمایا کسی نے کہا کہ حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت سے اس کی ابتداء کی جائے کہ اس سے بہتر دن کوئی نہیں۔ کسی نے کہا کہ اعلان نبوت والے دن سے شروع کیا جائے کسی نے دوسری رائے دی حضرت عمر نے حضرت علی سے پوچھا کہ آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہجرت نبوی سے اس کا آغاز کیا جائے اس لئے کہ سفر مولد نبوی اور بعثت نبوی سے زیادہ مشہور ہے اور یہ ہر ایک شخص کو اچھی طرح معلوم بھی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر نے اس مشورہ کو پسند فرمایا اور آپ نے اسی سال ہی ہجرت نبوی سے اسلامی تاریخ کا اجراء فرمایا (البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص ۷۴۔ تاریخ الخلفاء از امام سیوطی ص ۸۹)

یہ صرف سات واقعات نہیں حضرت عمر فاروق نے جب سے خلافت کا کام سنبھالا حضرت علی آپ کے برابر شریک کار رہے اور آپ اسلام اور مسلمانوں کی خیر و بھلائی جہاں دیکھتے حضرت عمر فاروق کو اس کا مشورہ دیتے اور آپ کے کاموں میں آپ کی مدد فرماتے

Scanned with CamScanner

تھے حضرت عمر فاروق کے ہاں بھی آپ کی رائے کا بڑا احترام تھا یہ صرف آپ کی بات نہ تھی حضرت علی کا پورا خاندان بھی ہمیشہ آپ کا معاون رہا ہے مشہور مورخ علامہ بلاذری (۲۷۹ھ) لکھتے ہیں کہ :

"حضرت علیؓ اور آپ کے خاندان کے دیگر اکابر حضرت عمر کے مشیران خاص تھے"۔(دیکھئے فتوح البلدان ص)

مشہور شیعی مجتہد شیخ الطائفہ علامہ طوسی (۴۶۰ھ) نے بھی اس کی توثیق کی ہے (دیکھئے الامالی جلد ۲ ص ۲۵۶)

معرکہ نہاوند کے موقع پر جب کوفہ کے گورنر حضرت عمار بن یاسر نے حضرت عمر فاروق کو وہاں کے حالات سے اطلاع دی تو حضرت عمر ان کا خط لے کر مسجد نبوی میں آئے اور سب کو سنا کے کہا کہ "اے گروہ عرب اس مرتبہ تمام ایران کمر بستہ ہو کر چلا ہے کہ مسلمانوں کو دنیا سے مٹا دے تم لوگوں کی کیا رائے ہے"؟ حضرت طلحہ نے کہا امیر المومنین واقعات نے آپ کو تجربہ کار بنا دیا ہے آپ جو حکم دیں گے ہم بجا لائیں گے حضرت عثمان نے کہا میری رائے ہے کہ یمن شام بصرہ کے افسروں کو لکھا جائے کہ اپنی اپنی فوجیں لے کر عراق کو روانہ ہوں اور آپ خود اہل حرم کو لے کر مدینہ سے نکلیں کوفہ میں تمام فوجیں آپ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوں اور پھر نہاوند کی طرف رخ کیا جائے حضرت عثمان کی رائے سب کو پسند آئی لیکن حضرت علی چپ تھے حضرت عمر نے ان کی طرف دیکھا تو وہ بولے کہ شام و بصرہ سے فوجیں ہٹیں تو ان مقامات پر سرحد کے دشمنوں کا قبضہ ہو جائے گا اور آپ نے مدینہ چھوڑا تو عرب میں قیامت برپا ہو جائے گی اور خود اپنے ملک کا تھامنا مشکل ہو جائے گا میری رائے ہے کہ آپ یہاں سے نہ جائیں حضرت عمر فاورق نے آپ

کی رائے پسند کی اور فرمایا کہ میری رائے بھی یہی تھی (الفاروق ص ۱۴۷) پیش نظر رہے کہ حضرت علی مرتضٰی حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں بھی انہی خدمات پر مامور تھے اور سچ یہ ہے کہ یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے بھی خواہ اور محبوب تو تھے ہی اسلام کے بھی سچے شیدائی اور اس کے فدائی تھے۔ مورخ سید امیر علی لکھتے ہیں کہ

خلیفہ اوّل ابوبکر کے عہدِ خلافت میں حضرت عمر قاضی القضاۃ اور مہتمم زکوٰۃ تھے جب کہ حضرت علی جو کہ عالم تھے خط و کتابت اور اسیران جنگ پر مامور تھے۔ وہاں کوئی کام بغیر صلح و مشورہ کے انجام نہ پاتا تھا (تاریخ اسلام ص ۵۷)

☆...... حضرت علی مرتضٰی نے دوستانہ ذمہ داری کا لحاظ رکھا

حضرت علی المرتضٰیؓ نے ہمیشہ حضرت عمرؓ کی بھلائی چاہی ہے۔ آپ حضرت عمر کی دنیوی اور اخروی زندگی کو بہتر اور ہمیشہ سے اچھی دیکھنے کے آرزومند رہتے تھے۔ حضرت امام ابو یوسفؒ (۱۸۲ھ) حضرت امام ابو حنیفہؒ (۱۵۰ھ) سے نقل فرماتے ہیں کہ :

جب حضرت عمرؓ خلیفہ بنائے گئے تو اس وقت حضرت علی نے ازراہِ ترغیب و تلقین حضرت عمر سے کہا کہ آپ اپنے سابق خلفاء کے ساتھ ملنا چاہتے ہیں تو اپنی قمیص کو پیوند لگایئے اپنے جوتے و موزے کو پیوند لگایئے۔ دنیوی امیدیں کم کر دیجئے اور سیر ہو کر نہ کھایئے (کتاب الخراج ص ۱۵ کنز العمال جلد ۸ ص ۲۱۹)

یہ ایک دوستانہ تعلق کا احساس تھا۔ آپ اس امر کو اپنی ذمہ داری سمجھتے تھے کہ اپنے دوستوں کی آخرت کو بہتر اور عمدہ بنانے کے لئے جو جو تجاویز ہوں وہ پیش کر دی جائے۔ اگر کوئی اپنے دوستوں کی بھلائی نہ چاہے تو گویا اس نے حق دوستی ہی ادا نہ کیا۔ تاریخ یعقوبی کا مصنف احمد

Scanned with CamScanner

بن ابی یعقوب بن جعفر الکاتب شیعی (۲۰۶) کا بیان ہے

حضرت علی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ تین چیزیں اگر آپ محفوظ کر لیں اور ان پر عمل کریں تو یہ آپ کے لئے دیگر اشیاء سے کفایت کریں گی اور دوسری چیزوں کی حاجت نہ رہے گی اور اگر آپ ان کو ترک کر دیں گے تو ان کے سوا آپ کو کوئی چیز نفع نہ دے گی حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا۔ بیان کیجئے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ایک تو قریب و بعید سب لوگوں پر اللہ کے حدود و قوانین جاری کیجئے دوسرا یہ کہ کتاب اللہ کے موافق رضا مندی اور ناراضگی دونوں حالتوں میں یکساں حکم لگائیے۔ تیسرا یہ کہ سیاہ و سفید ہر قسم کے آدمیوں میں حق و انصاف کے ساتھ تقسیم کیجئے۔ یہ کلام سننے کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے کہ آپ نے مختصر کلام کیا مگر ابلاغ تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے

(تاریخ یعقوبی شیعی جلد ۲ ص ۲۰۸ ماخوذ از رحماء بینہم حصہ دوم ص ۱۲۶)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت عمر فاروقؓ اور سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ کے مابین بے پناہ محبت و مودت تھی اور ایک دوسرے کی آخرت کو اچھی دیکھنے کے خواہش مند رہتے تھے ایک دوسرے کو نصیحت کیا کرتے تھے اگر خدانخواستہ ان کے درمیان ذرا سا بھی اختلاف ہوتا اور ایک دوسرے کے بارے میں تھوڑا سا بوجھ بھی اپنے دلوں میں رکھتے تو آپ ہی بتائیں کیا حضرت علی آپ کو کبھی اس قسم کا خیر خواہانہ اور ہمدردانہ مشورہ دیتے

حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے بے تکلفانہ روابط کی ایک روایت ملاحظہ فرمائیے

ایک مرتبہ قیس بن عباد حصول علم و اخلاق کے لئے مدینہ منورہ پہنچے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ دھاری دار حلہ میں ملبوس ہے جس کے سر کے دونوں جانب بال لٹکے ہوئے ہیں اور اس نے (دوستوں کی طرح) حضرت عمر کے کندھوں پر

Scanned with CamScanner

ہاتھ رکھا ہوا ہے اس نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں ؟ لوگوں نے بتلایا کہ یہ علی بن ابی طالب ہیں (تذکرۃ الحفاظ للذہبی جلد ا ص ۲۰۵)

جو حضرت عمرؓ کو پسند نہیں وہ مجھے بھی پسند نہیں

جناب ..... حضرت علی مرتضٰی کے دل میں حضرت عمر فاروق کی کتنی عظمت تھی اسے دیکھئے جناب ابو حنیفہ دینوری کہتے ہیں کہ جب حضرت علی مرتضٰی کوفہ تشریف لائے تو آپ سے کہا گیا کہ کیا آپ محل میں قیام فرمانا پسند کریں گے حضرت عمر فاروق نے اس کے جواب میں فرمایا مجھے اس میں ٹھہرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ حضرت عمر اسے ناپسند فرماتے تھے میں تو چبوترہ میں ہی قیام کروں گا

لاحاجة لی فی نزوله لان عمر بن الخطاب رضی الله عنه کان يبغضه ولكنی نازل الرحبة (الاخبار الطوال ص ۱۵۲)

کیا اس سے پتہ نہیں چلتا کہ حضرت علی کس طرح حضرت عمر کے طرز زندگی کو پسند کرتے تھے اگر آپ کے دل میں حضرت عمر کے بارے ذرا سا بھی بوجھ ہوتا تو آپ ہی بتائیں کیا آپ کبھی حضرت عمر کی کابینہ میں شامل ہوتے اور دس سال تک آپ کے چھوٹے بڑے کاموں میں آپ کی معاونت کرتے اور آپ کی سیرت اور طریقے سے کیا اس قدر محبت رکھتے کہ اسے چھوڑ کر کہیں اور جانا پسند نہ فرماتے ؟ آپ حضرت عمر فاروق کے صرف مشیر ہی نہیں تھے دوست اور خیر خواہ بھی تھے اور نیکی اور بھلائی کے حصول میں یہ دونوں ایک ساتھ آگے بڑھتے تھے حضرت اویس قرنی کی زیارت کے لئے کس طرح یہ دونوں اکٹھے چلے اسے دیکھیں

Scanned with CamScanner

حضرت عمر اور حضرت علی کا حضرت اویس قرنی کی زیارت کے لئے جانا

☆...... حضرت عمر فاروق کی زندگی کا آخری سال تھا آپ حج کے دنوں میں حضرت علی کے ساتھ حضرت اویس قرنی کی تلاش میں عرفات کی طرف نکلے تو دیکھا کہ وہاں ایک آدمی کھڑے ہو کر درخت کو رخ کئے ہوئے نماز میں مصروف ہے اور اونٹ اس کے آس پاس چر رہے ہیں یہ دونوں بزرگ اپنی سواری تیز کر کے وہاں پہنچے اور انہیں سلام کیا تو اس آدمی نے سلام کا جواب دیا ان دونوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں اس نے کہا کہ میں اپنی قوم کا اونٹوں کا چرواہا ہوں ...... پھر اس نے پوچھا کہ آپ کس کام سے میرے پاس یہاں آئے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ نے ایک اویس نامی ایک شخص کے چند اوصاف بیان فرمائے ہیں وہ ہمیں آپ میں معلوم ہوتے ہیں...... ہمیں یقین ہے کہ آپ وہی ہیں آپ ہمارے لئے اللہ سے مغفرت طلب کریں چنانچہ حضرت اویس نے دونوں بزرگوں کے لئے دعا فرمائی پھر انہوں نے پوچھا کہ آپ دونوں کون ہیں اس پر حضرت علی مرتضٰی نے فرمایا یہ امیر المؤمنین عمر بن خطاب ہیں اور میں علی بن ابی طالب ہوں یہ بات سن کر حضرت اویس کھڑے ہو گئے اور کہا اے امیر المؤمنین آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں نازل ہو اور اس کی برکتیں آئیں اے علی آپ پر بھی سلام ہو تم دونوں کو اس امت کی جانب سے اللہ تعالی بہترین جزاء عطا فرمائے (حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۹۸)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی مرتضٰی آپس میں بہت اچھے دوست تھے اور خیر کے حصول میں دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ رہے آپ حضرت عمر فاروق کو صرف ظاہراً نہیں دل سے امیر المؤمنین مانتے تھے اس سے ان دونوں کے تعلقات کی گہرائی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

☆…… حضرت عمر فاروق کا حضرت علی مرتضٰی کو قطعہ زمین دینا

سیدنا حضرت عمر فاروق نے حضرت علیؓ کے نام ینبع کے مقام پر ایک زمین کا قطعہ متعین کیا تھا (الاسعاف فی احکام الاوقاف ص ۸) کتاب الخراج لیحیی بن آدم سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی نے یہ قطعہ زمین آپ سے مانگا تھا تو آپ نے انہیں عطا فرمایا

ان علیا سأل عمر بن الخطاب فاقطعه ینبع (کتاب الخراج ص ۷۸)

چنانچہ بعد میں حضرت علی نے وہاں کچھ اور زمین خرید لی تھی اور پھر اس زمین میں پانی کا ایک بڑا چشمہ پھوٹ نکلا تھا اور بعد ازاں اس کی آمدنی ہزار وسق تک جا پہنچی تھی

شیعہ دوستوں کی کسی کتاب سے معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت علی نے حضرت عمر کی دی ہوئی اس زمین کو لینے سے انکار کیا ہو اور نہ کبھی حضرت حسن اور حضرت حسین نے آپ کے دئے وظائف لینے سے انکار کیا ہو اور کہا ہو کہ ہم چھینی ہوئی خلافت میں سے کوئی حصہ نہیں لیتے اگر آپ اس وقت کسی مجبوری کی بناء پر وہ قطعہ زمین واپس نہ لوٹا سکے تھے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب آپ کا دور خلافت آیا تو کیا آپ نے وہ حصہ زمین واپس لوٹا دیا تھا؟ اس کا جواب بھی نفی میں ہے۔ اس سے واضح ہے کہ آپ حضرت عمر فاروق کی خلافت کو درست اور برحق سمجھتے تھے اور ان کی جانب سے دئے جانے والے عطایا و ہدایا کو خوشی خوشی قبول کرتے تھے اور حضرت عمرؓ کی جانب سے جو وظائف اور غنائم آپ کی اولاد کو ملتے تھے آپ نے کبھی اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا اور نہ کبھی آپ نے اس کو واپس کیا۔ یہ آپ کی جانب سے حضرت عمر فاروق اور آپ کی خلافت کو دل کی سچائی سے تسلیم کرنا نہیں تو اور کیا ہے

Scanned with CamScanner

قول جلی در نکاح ام کلثوم بنت علیؓ

حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت علی مرتضیٰؓ کی باہمی رشتہ داری

حضرت عمر فاروق کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ قیامت کے دن ہر نسب ورشتہ کٹ جائے گا سوائے حضور ﷺ کے نسب ورشتہ کے۔ سو آپ کی خواہش ہوئی کہ آپ حضور ﷺ کے ساتھ اس طرح رشتہ داری کا شرف بھی پائیں کہ جس سے آپ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہو جائے آپ کو معلوم تھا کہ حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت فاطمۃ الزہراء کی ایک صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ کا ابھی کہیں رشتہ نہیں ہوا ہے اگر حضرت علی مرتضیٰ آپ کے ساتھ اس رشتہ کے لئے آمادہ ہو جائیں تو پھر آپ یہ شرف پا سکتے ہیں چنانچہ آپ نے حضرت علی مرتضیٰ سے اپنی اس تمنا کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرا اس رشتہ سے مقصد محض ایک ازدواجی زندگی نہیں ہے بلکہ میں ایک بڑے مقصد کی خاطر اس رشتہ میں آنا چاہتا ہوں اگر آپ اس پر راضی ہوں تو میرے لئے یہ بڑا اعزاز اور شرف ہوگا

فقال انی لم أرد الباء ة ولكنی سمعت رسول الله ﷺ يقول كل سبب ونسب منقطع يوم القيامة ماخلا سببی ونسبی وكل ولد أب فان عصبتهم لابيهم ماخلا ولد فاطمة فانی أنا أبوهم وعصبتهم (معرفۃ الصحابۃ ج ۱ ص ۷۸)

حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں کہ

فكان لی به علیه السلام النسب والسبب فاردت أن أجمع اليه الصهر (

Scanned with CamScanner

الاستیعاب تحت الاصابہ ج ۴ ص ۴۹۰)

مجھے حضور علیہ السلام سے نسب (یعنی قریشی ہونے کے ناتے) اور سبب (یعنی میری صاحبزادی حضرت حفصہ کا حضور سے نکاح کے سبب) تو حاصل تھا مگر میں نے چاہا کہ یہ تعلق صھر (دامادی کا شرف) بھی مجھے مل جائے

حضرت امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ حضرت علی مرتضٰی نے فرمایا کہ میرا ارادہ تھا کہ میں ام کلثوم کو اپنے بھتیجے عبداللہ بن جعفر کے نکاح میں دوں حضرت عمر نے فرمایا کہ میری تمنا ہے میں اس رشتہ کے تعلق سے وہ سبب کامل پالوں (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۴۲) حضرت علی مرتضٰی نے کہا کہ میں اس وقت تو آپ کو اس کا جواب نہیں دے سکتا البتہ میں اپنے صاحبزادوں سے اس بارے میں مشورہ کروں گا اور جس طرح ان سب کی خواہش ہو گی اس کے بعد آپ کو بتا دیا جائے گا چنانچہ حضرت علی نے اپنے صاحبزادگان حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو بلایا اور تنہائی میں بٹھا کر سب سے پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے تمھاری بہن کے لئے رشتہ طلب کیا ہے میں نے انہیں کہا ہے کہ میرے سوا اس کے دو بڑے بھائی بھی ہیں اور میں نے تم سے مشورہ کئے بغیر نکاح کرنا مناسب نہ سمجھا حضرت حسینؓ خاموش تھے حضرت حسن نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد کہا اے ابا جان حضرت عمرؓ جیسا اور کون ملے گا آپ حضور علیہ السلام کے صحبت یافتہ ہیں اور حضورؐ ان سے خوش ہو کر تشریف لے گئے ہیں پھر وہ خلیفہ بھی ہوئے تو عدل و انصاف کیا ہے۔ حضرت علی نے کہا کہ بیٹے تم نے سچ کہا لیکن میں نے تمھارے بغیر بات پکی کرنی مناسب نہ جانا تھا۔ چنانچہ پھر حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے ان کا نکاح کر دیا۔ (الموافقہ ص ۲۶)

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح ۱۷ ہجری میں حضرت عمر فاروق سے ہوا حضرت ام

کلثوم کا مہر چار ہزار درہم تھا (تذکرۃ الائمۃ للمجلسی ۔ ناسخ التواریخ ج ۲ ص ۲۹۶) تاریخ یعقوبی سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ام کلثوم کا مہر دس ہزار درہم تھا (ج ۲ ص ۱۴۹)

اور پھر آپ حضرت فاطمۃ الزہراء کے داماد بن کر حضور ﷺ کے ساتھ اس رشتہ میں بندھ گئے جس کی آپ کے دل میں بڑی خواہش تھی اور اب وہ فضیلت جو حضور ﷺ نے بیان کی تھی اللہ نے آپ کو اس رشتہ کی بدولت عطا فرمادی حضرت عمر فاروق اس نکاح سے بہت خوش تھے شارح نہج البلاغۃ ابن ابی حدید شیعی لکھتا ہے

فجاء عمر الی مجلس المهاجرین فی الروضة وکان یجلس فیها المهاجرون الاولون فقال رفئونی رفئونی قالوا بماذا یا امیر المؤمنین قال تزوجت ام کلثوم بنت علی ابن ابی طالب سمعت رسول الله ﷺ یقول کل سبب ونسب وصهر ینقطع یوم القیامة الا سببی ونسبی وصهری (شرح نہج البلاغۃ ج ۳ ص ۱۲۴ تزویج عمر)

حضرت عمر اس رشتہ کے ملنے کی خوشی میں ایک باغ کی طرف گئے جس میں مہاجرین بیٹھے ہوئے تھے اور ان سے کہا کہ مجھے مبارک باد دو انہوں نے کہا کس چیز کی مبارک باد دیں آپ نے کہا کہ میں نے حضرت علی کی صاحبزادی ام کلثوم سے رشتہ کر لیا ہے اور میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ کل قیامت میں سوائے میرے ہر سبب و نسب اور سسرالی رشتے منقطع ہو جائیں گے

حضرت ام کلثوم سے آپ کا بیٹا حضرت زید اور صاحبزادی حضرت رقیہ پیدا ہوئیں

فولدت له ام کلثوم زید بن عمر ورقیه بنت عمر (عقد الفرید ج ۳ ص ۱۹۴)

مرزا محمد تقی خان وزیر اعظم سلطان ناصر الدین قاچار والی ایران لکھتے ہیں

Scanned with CamScanner

ام کلثوم بنت علی علیہ السلام عمر بن خطاب ویرا تزویج کرد واز وے زید ورقیہ

متولد شد (ناسخ التواریخ ص ۲۳۲ ج ۷)

حضرت عمرؓ کے انتقال کے بعد حضرت ام کلثومؓ خواجہ ابو طالب کے پوتے حضرت عون بن جعفرؓ کے نکاح میں آگئیں اور ان کے انتقال کے بعد پھر ان کے بھائی محمد بن جعفر سے ان کی شادی ہوئی

وهو الذی تزوج ام کلثوم بنت علی بعد عمر بن الخطاب (اسد الغابہ ج ۵ ص ۹ ج ۷)

جب حضرت محمد بن جعفر کی وفات ہو گئی تو کچھ عرصہ بعد آپ نے ان کے بھائی عبداللہ بن جعفر سے نکاح کر لیا شیعہ عالم مرزا محمد بن معتمد خان البدخشی (۱۱۲۶ھ) لکھتے ہیں

واما ام کلثوم زوجها ابوها من عمر بن الخطاب لما مات عمر تزوجها عون بن جعفر بن ابی طالب وبعد فوته تزوجها اخوه محمد بن جعفر فلما توفی محمد تزوجها عبدالله بن جعفر وماتت عنده فی الوقت الذی مات فیه ابنها زید بن عمر بن الخطاب صلی علیهما عبدالله بن عمر أو سعد بن ابی وقاص (نزل الابرار فی مناقب اهل البیت الاطهار ص ۷۸)

آپ کی وفات ۴۹ھ میں ہوئی یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس دن آپ کی وفات ہوئی اسی دن آپ کے بیٹے (حضرت عمر فاروق کے صاحبزادے) حضرت زید نے بھی وفات پائی اور دونوں کی نماز جنازہ ایک ہی وقت میں ادا کی گئی اس وقت اور بھی کئی جنازے تھے اور ان سب کی نماز اکٹھے ادا کی گئی حضرت عبداللہ بن عمرؓ (یا حضرت سعد بن ابی وقاصؓ) نے ان سب کی نماز جنازہ پڑھائی اور یہ نماز حضرت امام حسن کے کہنے پر پڑھائی گئی تھی شیعہ مؤرخ مرزا عباس قلی خان لکھتا ہے

درجنازہ آن مخدرہ محترمہ حضرت امام حسن وامام حسین علیهما

Scanned with CamScanner

السلام حضور داشتند وجماعتی از مشائخ بزرگ واعیان آن زمان
چون ابن عباس وعبد الله بن عمر وابوهریره حاضر شدند وبفرمان امام
حسن علیه السلام عبدالله بن عمر در نماز تقدم گرفت (طراز المذہب
مظفری ص ۵۲ طبع بمبئی)

محترمہ ام کلثوم کے جنازہ میں حضرت امام حسن اور امام حسین موجود تھے اور
اس وقت کے مشائخ اور بزرگوں کی کافی جماعت جس میں ابن عباس ابن عمر اور
ابوہریرہ بھی موجود تھے امام حسن علیہ السلام کے کہنے پر حضرت عبداللہ بن عمر
نماز کے لئے آگے بڑھے

(نوٹ) حضرت امام بخاری نے تاریخ صغیر میں (دیکھئے ص ۵۳) اور حافظ ابن عبدالبر مالکی
(۴۶۳ھ) نے استیعاب میں (دیکھئے ج ۴ ص ۴۹۲ تحت الاصابہ) اس کا ذکر کیا ہے
حضرت امام نسائی نے اپنی سنن میں بھی یہ واقعہ نقل کیا ہے تاہم اس میں امام نماز حضرت
سعد بن ابی وقاص بتائے گئے اور نماز میں حضرت ابن عمر حضرت ابوہریرہ حضرت ابوسعید
خدری حضرت ابوقتادہ بھی موجود تھے (سنن نسائی ج ۱ ص ۲۸۰) نیز امام ابوداؤد نے بھی
اپنی سنن میں اسے بیان کیا ہے (دیکھئے ج ۲ ص ۴۵۵)

حضرت الاستاذ حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مد ظلہ اس بحث میں لکھتے ہیں

حضرت عمر فاروق نے اپنے اس نکاح کی جو مصلحت بیان کی ہے اس سے یہ
بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جو ام کلثوم حضرت عمر کے نکاح میں
آئیں وہ حضرت فاطمۃ الزہراء کی ہی صاحبزادی تھیں اگر وہ حضرت علی
مرتضیٰ کی کسی اور اہلیہ کے بطن سے ہوتیں یا محض ان کی ایک لے پاک بچی

Scanned with CamScanner

ہوتی تو پھر اس نکاح کی وہ غرض جو حضرت عمر فاروق کے پیش نظر تھی کسی طرح پوری نہ ہو سکتی تھی اس صورت میں حضرت علیؓ سے تو رشتہ قائم ہو جاتا ہے لیکن اس میں حضور ﷺ سے رشتہ قائم ہونے کی کوئی صورت نہیں حالانکہ اس نکاح کی علت غائی ہی یہ تھی کہ آنحضرت ﷺ سے صہری تعلق قائم ہو جائے پس یہ ایک امر مسلم ہے کہ حضرت عمر فاروق کا نکاح حضرت فاطمۃ الزہراء کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم سے ہی ہوا اور اس کا انکار اہل سنت اور محققین شیعہ میں سے کسی نے انکار نہیں کیا ہے (خلفائے راشدین ج ا ص ۴۲۱)

افسوس کی بات ہے کہ موجودہ دور کے شیعہ ملا اور ذاکر اس نکاح کا کھلا انکار کرنے پر اتر آئے ہیں ان کا اس نکاح کے انکار کا مقصد اور سبب سوائے حضرت عمر فاروق کے ایمان کے انکار کے اور کچھ نہیں ہے (معاذ اللہ) یہ لوگ اگر اس نکاح کو تسلیم کر لیں تو پھر انہیں یہ ماننا پڑتا ہے کہ حضرت عمر فاروق کامل الایمان بزرگوں میں سے تھے حضرت علی مرتضیٰ اور ان کے گھر والوں کا آپ کے ساتھ محبت واعتماد کا تعلق تھا یہ بات چونکہ شیعہ ملاؤں کو ہضم نہیں ہوتی اس لئے وہ اس کھلی حقیقت کا انکار کرتے بھی نہیں شرماتے جس کو ان کے مجتہدین اور محققین نے کھلے دلوں تسلیم کیا ہے امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی کے خلف الرشید حضرت مولانا حافظ عبدالمؤمن فاروقی مرحوم (۱۳۵۰ھ میں) لکھتے ہیں

دنیا جانتی ہے کہ ناکحین میں جب تک کافی ارتباط اور اتحاد فی المذہب نہ ہو نکاح کی رسم ادا نہیں ہوتی لہذا ام کلثوم بنت فاطمہ کا نکاح اگر حضرت فاروق اعظم

کے ساتھ ثابت ہو جائے تو دو باتوں میں سے ایک بات پر یقینی فیصلہ ہو جاتا ہے یعنی یا تو حضرت عمر بن خطاب کو پکا مسلمان سچا دیندار اور خلیفہ بر حق ماننا پڑے گا اور یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر حسب ذیل چند الزام قائم ہو جائیں گے (۱) کافر و مشرک کو اپنی لڑکی بیاہ دی (نعوذ باللہ) (۲) ایک وہ شخص جس کے متعلق حضرت فاطمہ وصیت کر جائیں کہ اس کو میرے جنازہ میں نہ آنے دینا وغیرہ وغیرہ ان تمام وصایا کو حضرت علی نے پس پشت ڈال دیا (۳) رسول اللہ ﷺ کی حق تلفی کی (۴) حضرت علیؓ نے دنیا کے طمع میں دین سے منہ پھیر لیا (۵) ذاتی نقصان کو رسول اللہ ﷺ کے نقصان پر مقدم کیا (۶) حضرت علیؓ پرلے درجہ کے بزدل اور بے شرم تھے کہ اپنی لڑکی چھن گئی اور ان کی جبین پر شکن تک نہ آئی (معاذ اللہ)

ناظرین۔ اب تک آپ نے "پرائے شگون کے لئے اپنی ناک کٹا دینا" صرف محاورہ ہی محاورہ سنا ہو گا آج تک عملاً کسی کو اپنے ہاتھ سے ناک کاٹتے نہ دیکھا ہو گا لیجئے اب مذہب شیعہ کی عمائد کی کاروائیاں ملاحظہ فرمائیے اور اس مثل کی تصدیق کیجئے بے چاروں کے دل سے تو یہ کیوں کر ہو سکتا تھا کہ حضرت عمرؓ کو مؤمن کامل اور حضرت علی مرتضیٰ کا محبّ و محبوب کہہ دیں کیونکہ بقول کسی شیعہ شاعر کے اگر حضرت عمرؓ کا نکاح ام کلثوم بنت فاطمہؓ کے ساتھ صحیح تسلیم کر لیا جائے تو تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ اس شعر سے حضرت عمرؓ کی افضلیت نکل آتی ہے ۔

علی کو میں نبی سے یوں تو افضل کہہ نہیں سکتا
مگر اپنے سے بہتر دیکھ کر داماد کرتے ہیں

لہذا پھٹ سے دوسری شق منظور کرلی کہ خواہ حضرت علی مرتضٰی کی شرافت کمینگی سے اور شجاعت دبہادری بزدلی کے لباس میں کیوں نہ منتقل ہو جائے اور دنیا ان کو نعوذ باللہ بے حیاء اور بے شرم کہنے پر کیوں نہ مجبور ہو جائے مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ عمر بن خطاب کا مؤمن کامل ہونا خود حضرت علی مرتضٰی کے قول و فعل سے ثابت ہو جائے (عقد ام کلثوم ص ۱۳)

☆...... نکاح ام کلثوم پر شیعہ علماء کی تصدیقات

(۱)...... شیعہ کے معروف محدث ملا محمد بن یعقوب (۳۲۹) نے فروع کافی میں حضرت ام کلثوم کے نکاح پر ایک مستقل باب باندھا ہے اور اس میں کچھ روایتیں لائے ہیں اس میں وہ حضرت امام جعفر صادق سے نقل کرتے ہیں کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ وہ عورت جس کا شوہر فوت ہو گیا وہ اپنی عدت کہاں گزارے؟ امام جعفر صادق نے اسکے جواب میں فرمایا

لما توفی عمر أم کلثوم فانطلق بها الی بیته (فروع کافی ج ۲ ص ۳۱۱)

سوال یہ ہے کہ اگر حضرت ام کلثوم حضرت عمر کی اہلیہ نہ تھی تو حضرت امام جعفر کو ان کا حوالہ دینے کی ضرورت کیوں پڑ گئی تھی؟ حضرت امام کا مسئلہ عدت کے جواب میں حضرت عمر کی وفات سے استدلال بتا رہا ہے کہ حضرت ام کلثوم حضرت عمرؓ کی اہلیہ تھیں یہ روایتیں جو فروع کافی میں ہیں حسن درجے کی روایتیں ہیں ضعیف نہیں ہیں (دیکھئے مراۃ العقول ص ۴۴۸)

(۲)...... شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی (۴۶۰ھ) نے اپنی کتاب الاستبصار کے ابواب العدۃ ص ۱۸۵ اور تہذیب الاحکام کے کتاب الطلاق اور کتاب المیراث میں بھی اس

Scanned with CamScanner

نکاح کا ذکر کیا ہے ......ماتت ام کلثوم بنت علی وابنها زيد بن عمر بن الخطاب في ساعة واحدة (تہذیب الاحکام ج ۲ ص ۳۸۰)

(۳)...... شیعہ کے معروف مجتہد سید مرتضٰی علم الہدی (۴۰۶ھ) نے کتاب الشافی ص ۱۱۶ طبع ایران اور کتاب تنزیہ الانبیاء کے ص ۱۳۸ طبع ایران پر اس نکاح کا اقرار کیا ہے۔

(۴)......شارح نہج البلاغۃ ابن الحدید معتزلی شیعی (۴۵۶ھ) نے شرح نہج البلاغۃ جلد ۴ ص ۵۷۶ طبع بیروت پر ایک واقعہ کے ذیل میں اس نکاح کو ثابت کیا ہے

(۵) علامہ ابن شہر آشوب مازندانی (۸۸ھ) مناقب لآل ابی طالب میں لکھتے ہیں

فولد من فاطمة عليها السلام الحسن والحسين والمحسن سقط وزينب الكبرى وام كلثوم الكبرى تزوجها عمر (ج ۳ ص ۱۶۲)

(۶)...... شیعہ کے مشہور محقق الحلی (۶۷۶ھ) نے اپنی کتاب "شرائع الاسلام" میں اس مسئلہ کے بیان میں کہ آیا ہاشمی عورت کا غیر ہاشمی مرد کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں؟ حضرت عمر فاروق کے اس نکاح کا اشارہ کیا ہے اس کتاب کے شارح ملا زین الدین احمد العاملی معروف بالشہید الثانی (۹۶۴ھ) نے شرح شرائع میں اس نکاح کا کھل کر اعتراف کیا

وكذلك زوج علی ابنته ام کلثوم من عمر (مسالک الافہام شرح شرائع الاسلام کتاب النکاح باب لواحق العقد جلد ۱ ص طبع ایران)

(۷)...... قاضی نور اللہ شوستری (۱۰۱۹ھ) نے مجالس المؤمنین میں بھی کئی مقامات پر اس نکاح کا اعتراف کیا ہے (دیکھئے ص ۷۶ تذکرہ عباس بن عبد المطلب اور ص ۸۵ تذکرہ مقداد بن اسود۔) قاضی صاحب مجالس المؤمنین میں لکھتے ہیں

نبی دختر به عثمان داد وعلی دختر به عمر فرستاد (ص ۸۹ طبع ایران)

Scanned with CamScanner

مشہور ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت عثمان کو دی جبکہ حضرت علی نے اپنی صاحبزادی حضرت عمر کو دی

(۸)...... شیعہ مؤرخ مرزا عباس علی قلی خان (ھ) نے اپنی کتاب تاریخ طراز مذہب مظفری میں حضرت عمر فاروق کے اس نکاح پر ایک مستقل باب "حکایت تزویج ام کلثوم باعمر بن الخطاب" کے نام سے باندھا ہے

(۹)...... مشہور شیعی مجتہد شیخ عباس قمی (۱۳۵۹ھ) نے اپنی کتاب "منتہی الآمال" کی چھٹی فصل میں امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کی اولاد کے تذکرہ میں لکھا

واما ام کلثوم حکایت تزویج او باعمر بن الخطاب در کتب مسطور است (ج ا ص ۱۸۶)

حضرت ام کلثوم کا حضرت عمر کے ساتھ شادی کرنا ہماری کتابوں میں لکھا ہوا ہے

(۱۰) شیعہ مؤرخ مرزا محمد تقی اپنی کتاب "ناسخ التواریخ" میں لکھتا ہے

ام کلثوم دختر علی علیہ السلام بعد از قتل عمر بن الخطاب بحبالہ نکاح محمد بن جعفر در آمد (ناسخ التواریخ ج ۴ ص ۱۱۸)

ہم نے شیعہ اکابرین کے یہ دس اہم حوالجات آپ کے سامنے رکھ دئے ہیں اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کے داماد تھے حضرت علی مرتضیٰؓ نے اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثوم کبریٰؓ جو حضرت فاطمہؓ کے بطن مبارک سے تھیں حضرت عمرؓ کے نکاح میں دی تھی اور ان سے حضرت عمرؓ کے دو بچے حضرت زید اور حضرت رقیہ پیدا ہوئے مگر افسوس کہ اس دور کے شیعہ علماء اب بھی اس نکاح کے منکر ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ کسی نہ کسی بہانے اور تاویل سے یہ کہہ دیا

Scanned with CamScanner

جائے کہ ایسی کوئی بات کبھی ہوئی ہی نہ تھی۔ شیعہ علماء اس سلسلے میں جو تاویلات کرتے ہیں اس کے کچھ نمونے ملاحظہ کریں

☆......شیعہ تاویلات کے کچھ نمونے

(۱)...... یہ نکاح کبھی نہیں ہوا نہ کبھی اس قسم کی کوئی بات ہوئی صرف حضرت عمرؓ کے گناہوں پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ کہانی گھڑی گئی اس قسم کی روایات کے راوی مجروح مقدوح اور فاسد العقیدہ ہیں (افسانہ عقدام کلثوم ص ۵۹ سہم مسموم ص ۱۳۴)

(۲)...... جن کتابوں میں یہ افسانہ تراشا گیا وہ محققانہ نہیں تاریخی روایات کا مجموعہ ہیں اور وہ حجت نہیں (ایضاص ۶۰)

(۳) حضرت عمرؓ کا نکاح تو ہوا مگر وہ حضرت علی کی صاحبزادی ام کلثوم کے ساتھ نہیں بلکہ جناب ابوبکر کی صاحبزادی کے ساتھ ہوا۔ (سہم مسموم ص ۳۶)

(۴) نکاح تو ام کلثوم بنتِ علی کے ساتھ ہی ہوا مگر عمر ان سے متمع نہ ہو سکا۔

(۵) نکاح تو حضرت علی کی صاحبزادی کے ساتھ ہوا مگر حضرت علیؓ نے اپنے زورِ قوت سے ام کلثوم کے بجائے ایک جنیہ کو ان کے پاس بھیج دیا تھا (انوار نعمانیہ ص ۲۷ طبع ایران)

(۶) حضرت علیؓ اس نکاح پر راضی نہ تھے یہ سب حضرت عباسؓ کے کہنے پر ہوا تھا (کتاب الشافی ص ۱۱۴)۔

(۷) اس نکاح پر جھگڑا ہوا تھا آخر کار حضرت علیؓ کو مجبور ہو کر رشتہ دینا پڑا۔ (اعلام الوری ص ۲۰۴ ازابو علی فضل بن حسن طوسی)

(۸) چونکہ حضرت عمرؓ اوپری طور پر کلمہ پڑھتے تھے اس لئے حضرت علیؓ نے ان سے نکاح

کر دیا۔ (تہذیب المتین ج ا ص ۲۸۷)

(۹) حضرت علی کا اس نکاح کرنے میں مقصد یہ تھا کہ حضرت عمرؓ کی اصلاح کی جائے۔ (مجالس المؤمنین از نوراللہ شوستری)

(۱۰) شیعہ کتابوں میں اس نکاح کے بارے میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ ایک مفروضہ کی صورت میں بیان ہوا ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

شیعہ دوستوں کی وہ سب تاویلات جو اس نکاح کے انکار اور اس پر پردہ ڈالنے کے سلسلے میں کی جاتیں ہیں آپ کے سامنے ہیں اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ متقدمین شیعہ نکاح ام کلثوم کو تسلیم کرنے کے باوجود تاویل پر تاویل کرتے تھے جبکہ آج کے شیعہ علماء اس کا انکار کرتے ہیں افسوس کہ وہ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اس نکاح کے انکار سے وہ اپنے ہی مجتہدین پر غلط بیانی اور عدم اعتماد کا فتوی لگا رہے ہیں

بہتر ہوتا ہے کہ آج کے شیعہ علماء بھی اپنے متقدمین کی طرح اس نکاح کو خوشی خوشی تسلیم کر لیتے کہ اس میں حضرت علی مرتضٰی اور آپ کے گھر والوں کی عزت کا عقیدہ بھی تھا مگر افسوس کہ ایسا نہیں ہوا بلکہ یہ لوگ حضرت عمر فاروقؓ کی دشمنی اور بغض میں اخلاق کی جس نچلی سطح پر اترے اس کا ایک نمونہ اس روایت میں دیکھیں جسے ان کے محدث ملا محمد بن یعقوب روایت کرتے ہیں

عن ابی عبدالله علیه السلام فی تز ویج أم کلثوم فقال ان ذالك فرج غصبناه (فروع کافی ۲ ص ۱۴۱)

"حضرت امام جعفر صادق سے ام کلثوم کے نکاح کے بارے میں پوچھا گیا" تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک شرم گاہ تھی جو ہم سے بطریق غصب لی گئی"

Scanned with CamScanner

ہمارے نزدیک مذکورہ بالا الفاظ حضرت امام جعفر صادق کے ہرگز نہیں ہو سکتے کیا کوئی مسلمان یہ سوچ بھی سکتا ہے امام جعفر صادق جیسی عظیم المرتبت شخصیت کے منھ سے اس قسم کے نازیبا الفاظ نکل سکتے ہیں؟ ہم اس وقت اس زبان سے بحث نہیں کرتے جو شیعہ علماء نے ائمہ اہل بیت کے نام سے پھیلائی ہوئی ہیں یہاں ہم صرف یہ بتارہے ہیں کہ مذکورہ الفاظ خود بتاتے ہیں کہ حضرت ام کلثوم بنت علیؓ کا عقد امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ سے ہوا تھا یہ الگ بات ہے کہ اہل سنت مسلمانوں کے ہاں یہ نکاح حضرت علی کی رضا اور سب گھر والوں کی خوشی سے ہوا جبکہ شیعہ کے ہاں یہ زور زبردستی اور جبر و غصب سے ہوا اب جو لوگ اس نکاح کا سرے سے انکار کرنے پر تلے ہوئے ہیں انہیں چاہئیے کہ وہ مرزا محمد تقی کے صاحبزادے مرزا عباس قلی خان وزیر اعظم والی ایران کا یہ بیان ضرور ملاحظہ کریں موصوف لکھتے ہیں

شیخ مفید اصل این واقعہ را انکار می نماید برائے بیان از طرق اہل بیت بعید است وگرنہ بعد از ورود ایں جملہ اخبار در وجود ایں مناکحت انکارش عجیب می نماید وہم از حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام مرویست ان علیا لما توفی عمر فانطلق بھا الی بیتہ

(طراز مذہب مظفری ص ۶۱)

شیخ مفید سرے سے اس واقعہ کے منکر ہیں کیونکہ یہ بات حضرات اہل بیت کے شعار سے بالکل بعید ہے لیکن ان تمام اخبار سے جو (حضرت ام کلثوم کے حضرت فاروقؓ سے) نکاح ہونے پر کافی دلالت کرتے ہیں ان کا انکار بعید ہے کیونکہ حضرت صادق سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرؓ کی وفات ہو گئی تو حضرت علیؓ حضرت ام کلثومؓ کو اپنے گھر لے آئے

Scanned with CamScanner

☆...... خلفائے ثلاثہؓ کے ناموں کی عظمت حضرت علیؓ کی نظر میں

حضرت علی مرتضیٰ کی خلفائے ثلاثہ سے محبت ومؤدت اور ان کی عظمت وعقیدت کی اس سے بڑھ کر اور دلیل ہو گی کہ آپ نے اپنی اولاد کے نام خلفائے ثلاثہ کے ناموں پر رکھے اور پھر آپ کے دونوں صاحبزادوں حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ نے بھی اپنے بچوں کے نام انہی تینوں بزرگوں کے ناموں پر رکھے تھے آیئے ہم عقیدت ومحبت کے یہ حسین نظارے بھی دیکھیں

☆...... حضرت علی مرتضیٰؓ کے فرزندوں کے نام حسن حسین محسن عباس محمد ابوبکر عمر عثمان تھے (تاریخ الائمہ ص ۴۳ کشف الغمہ ص ۱۲۲ جلاء العیون ص ۱۹۳ منتہی الامال ص ۱۳۶)

حضرت امام حسینؓ کے یہ تینوں بھائی ابوبکر عمر اور عثمان آپ کے ساتھ کربلاء میں شہید ہوئے تھے (جلاء العیون ج ۲ ص ۵۶۹)

میدان کربلا میں پہلے شہید حضرت حسینؓ کے بھائی حضرت عثمانؓ تھے

☆...... حضرت امام حسنؓ نے بھی اپنے بچوں کے نام ابوبکر اور عمر رکھے تھے (تاریخ الائمہ ۶۳ کشف الغمہ ص ۱۷۱)

☆...... حضرت امام حسینؓ کے بچوں کے نام ابوبکر اور عمر تھے (تاریخ الائمہ ص ۸۳ ارشاد شیخ مفید ص ۱۳۰ جلاء العیون ج ۱ ص ۵۸۲)

☆...... حضرت امام زین العابدینؓ نے اپنے ایک بیٹے کا نام عمر رکھا تھا (تاریخ الائمہ ص ۹۹ کشف الغمہ ص ۲۰۰)

☆...... حضرت امام محمد باقرؒ کے ایک صاحبزادے کا نام عمر تھا آپ امام جعفر صادق کے بھائی تھے (عمدۃ الطالب ص ۶۴)

Scanned with CamScanner

حضرت امام موسیٰ کاظمؒ نے اپنے بیٹے کا نام ابوبکر اور دوسرے کا نام عمر رکھا تھا (ارشاد شیخ مفید ص ۲۸۳) آپ کی ایک صاحبزادی کا نام عائشہ تھا (تاریخ الائمہ ص ۱۵۴) ائمہ اہل بیت کا اپنے بچوں کے نام خلفائے ثلاثہ کے ناموں پر رکھنا کیا اس بات کی شہادت نہیں کہ ان کے دلوں میں ان بزرگوں کی بڑی عزت و عظمت تھی اگر یہ حضرات امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ (نیز حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ) کے متعلق ذرا سا بھی بوجھ اپنے دلوں میں پاتے تو آپ ہی سوچیں کیا وہ کبھی اس نام کو اپنے گھر میں جگہ دیتے اور اپنے بچوں کو اس نام سے بلانا گوارا کرتے؟

سچ یہ ہے کہ حضرت علی مرتضیٰؓ اور آپ کی اولاد امجاد کو خلفائے ثلاثہ سے بڑی عقیدت و محبت تھی اور یہ ان کی عزت و عظمت تھی کہ حضرت علیؓ نے اپنے بچوں اور ان کے بچوں نے اپنے بچوں کے نام خلفائے ثلاثہ کے ناموں پر رکھے اور کھلے عام ان سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے رہے

ان تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ سیدنا حضرت علی مرتضیٰؓ کے دل میں حضرت عمر فاروقؓ کی بڑی وقعت و عظمت تھی اور آپ نے ہمیشہ ان کا ادب و احترام فرمایا ہے اور ان کے دینی و سیاسی امور میں ان کی معاونت کی اور ان کے فیصلوں کو احترام کی نگاہ سے دیکھا ہے آپ کے گھر والے بھی حضرت عمر فاروقؓ سے مؤدت و محبت رکھتے تھے اور انہیں اسی محبت کی نظر سے دیکھتے تھے جس نظر سے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو دیکھا اور اپنی امت کو دیکھنے کی تعلیم و تاکید فرمائی ہے

حضرت علی مرتضیٰؓ کی زندگی بھر کوشش رہی کہ زیادہ سے زیادہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی سیرتوں کی پیروی کی جائے اور ان کے آثار پر چلا جائے کہ ان سے بہتر اور اچھا

طریقہ اور کوئی نہیں ہو سکتا جس طرح حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فیصلوں اور طریقوں پر گہری نظر رکھے ہوئے تھے حضرت علی مرتضیٰ کے سامنے حضرت عمر فاروقؓ کی سیرت ایک کھلی کتاب تھی اور آپ نے اس کتاب کے ہر ورق سے بھرپور استفادہ کیا ہے حضرت یحیٰ بن آدم قرشیؒ (۲۰۳ھ) حضرت زید بن امام زین العابدینؒ سے نقل کرتے ہیں

ان علیا کان یشبه بعمر فی السیرة (ریاض النضرة ج ۲ ص ۴۰۰)

حضرت علیؓ کی سیرت حضرت عمر کے مشابہ تھی

کیا اس میں اس بات کا کھلا اعلان نہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ حضرت عمر فاروق کے نقش قدم پر چلے؟ اگر حضرت عمر فاروق کی زندگی اور آپ کی خلافت کسی پہلو سے بھی مجروح ہوتی تو آپ ہی بتائیں حضرت علی مرتضیٰ کبھی آپ کی سیرت اور آپ کے طریقے کو اپناتے اور آپ کے ساتھ اس طرح عقیدت و محبت کا مظاہرہ فرماتے؟

جو لوگ حضرت امام زید بن امام زین العابدینؒ کے بیان سے بھی متفق نہ ہوں تو ہم انہیں حضرت امام حسن بن علیؓ سے بھی اس کی تائید کرائے دیتے ہیں آپ فرماتے ہیں

لااعلم علیاً خالف عمرؓ ولا غیر شیئا مما صنع حین قدم الکوفة (ازالۃ ج ۲ ص ۵۲۲)

میں نہیں جانتا کہ حضرت علی نے کبھی حضرت عمر کی مخالفت کی ہو اور جب سے آپ کوفہ تشریف لائے. آپ نے کبھی حضرت عمر کے کئے کاموں میں کوئی تغیر نہیں کیا

مفکر اسلام حضرت علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ لکھتے ہیں

Scanned with CamScanner

حضرت علی اپنے عہد خلافت میں کوفہ آئے آپ نے کوفہ آکر ان تمام باتوں کو بحال رکھا جو حضرت عمر کی قائم کردہ تھیں کیا یہ صریح طور پر حضرت عمر کی سیرت کی پابندی نہیں اور پھر اس کی حد بندی کوفہ تک نہ تھی آپ نے اسے ایک اصول کے طور پر قبول فرمایا ہوا تھا (خلفائے راشدین ص ۳۶۲)

ان حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت علی کے ہاں حضرت عمر فاروق کی سیرت اس لائق تھی کہ اس کی پیروی کی جائے آپ کی کوشش رہی کہ آپ حضرت عمر فاروق کے بنائے خطوط پر آگے بڑھیں آپ بار بار حضرت عمر فاروق کے کاموں کا حوالہ دیتے اور آپ کے لئے دعائے رحمت کرتے تھے۔

معجزہ ثابت ہوا تیری خلافت کا پیام

اے عمر فاروق اعظم داعی عدل وسلام ‌ ‌ ‌ فیض سے ترے ملا دنیا کو جمہوری نظام

تیرے دم سے دین حق پھیلا جہاں میں چار سو ‌ ‌ ‌ جہد پیہم سے تری تھے شاداں خیر الانام

قتل کرنے ان کو آیا تھا مگر کیا تھی خبر ‌ ‌ ‌ مصطفیٰ سے نوش فرمائے گا تو وحدت کا جام

تو ہوا اسلام میں داخل تو واقف ہوگیا ‌ ‌ ‌ دین سے اور دین کی تبلیغ سے ہر خاص وعام

دی اذاں تو نے جو بے باکانہ بیت اللہ میں ‌ ‌ ‌ ہوگئے حیران کافر دل لئے ہاتھوں سے تھام

تو نے منبر سے کیا تھا ساریہ کو باخبر ‌ ‌ ‌ کام آئی دین کے تیری صدائے تیز گام

ہوگیا جاری تری تحریر سے دریائے نیل ‌ ‌ ‌ معجزہ ثابت ہوا تیری خلافت کا پیام

حق نے تیری خدمتوں کا یہ صلہ تجھ کو دیا ‌ ‌ ‌ مصطفیٰ کے قرب میں ہے حشر تک تیرا مقام

پرچم اسلام تیری ذات سے ہے سربلند ‌ ‌ ‌ رہنمائے دین انور فاتح ایران وشام

حافظ نور محمد انور (لاہور)

Scanned with CamScanner

حضرت عمر فاروقؓ دوسرے

ائمہ اہل بیت کرامؓ کی نظر میں

سوال...... یہ صحیح ہے کہ حضرت علی مرتضیٰؓ نے حضرت عمر فاروق کا بڑا ادب واحترام کیا اور ان کے دل میں آپ کی بڑی عظمت تھی آپ کا ان کے ساتھ بڑا دوستانہ بھی تھا کیا اہل بیت کے دوسرے ائمہ کرام بھی حضرت عمرؓ کو اسی عقیدت وعظمت کی نگاہ سے دیکھتے تھے یا ان کا موقف حضرت علیؓ سے مختلف تھا؟

جواب...... پیش نظر رہے کہ حضرت علی مرتضیٰؓ کے قول وعمل کی روشنی میں دوسرے ائمہ اہل بیت نے بھی حضرت عمرؓ کا وہی ادب واحترام برقرار رکھا تھا ان میں سے کسی ایک بزرگ نے بھی حضرت علی مرتضیٰ کے قول وعمل کی مخالفت نہیں کی اور نہ کبھی ان کے خلاف کوئی ایک لفظ کہا اور نہ کبھی ان کے بیان اور عمل کو کسی تنقید کا نشانہ بنایا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضرت علی مرتضیٰ خلاف واقعہ کوئی بات نہیں کہہ سکتے انہوں نے جو کچھ حضرت عمر کے بارے میں کہا وہ دل کی سچائی کے ساتھ کہا تھا حضرت علی نے کبھی دوغلی پالیسی نہیں اپنائی تھی اگر ایسا ہوتا کہ حضرت علی "اوپر سے کچھ اور اندر سے کچھ اور" والی پالیسی رکھتے تھے تو دوسرے ائمہ اہل بیت حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے کبھی عقیدت محبت کا کھلا اظہار نہ کرتے اور اور نہ کبھی کھل کر کہتے کہ جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کا دوست ہے وہی ہمارا ابھی دوست ہے اور جو ان کا دشمن ہے ان کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہم ایسے لوگوں سے بری ہیں آیئے ہم اکابر اہل بیت سے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی عقیدت ومحبت دیکھیں

☆...... حضرت امام علی بن حسینؒ (زین العابدینؒ ۹۵ھ) کا بیان

آپ حضرت امام حسین کے صاحبزادے ہیں آپ نیکی تقویٰ اور عبادت میں اتنے آگے تھے کہ لوگوں نے آپ کو زین العابدین کے نام سے پکارنا شروع کر دیا اہل مدینہ آپ کو سجاد (بہت زیادہ سجدے کرنے والا) بھی کہتے تھے امام زہری فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے بہتر کسی قریشی کو نہیں دیکھا آپ کے ایک بیٹے کا نام عمر تھا (طبقات ج ۵ ص ۲۴۹) آپ کا حضرت عمر فاروق کے بارے میں کیا عقیدہ تھا اسے دیکھئے

ایک مرتبہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا حضور ﷺ کے ہاں ابو بکر اور عمر کا کیا مقام تھا آپ نے اس کے جواب میں فرمایا

منزلتهما الساعة (مسند احمد ج ۴ ص تاریخ عمر ص ۵۰)

کمنزلتهما اليوم وهما ضجيعاه (تاریخ عمر ص ۲۷۹ لابن جوزی)

یعنی (روضہ انور کو دیکھو) اس وقت جو قرب حضور ﷺ کا ان دونوں بزرگوں کو حاصل ہے وہی انہیں آپ کی حیات طیبہ میں بھی حاصل تھا

☆...... حضرت امام زین العابدین کے سامنے اگر کوئی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے بارے میں ذرا سا بھی سخت لفظ بولتا حضرت امام انہیں اپنے پاس سے اٹھا دیتے اور نکال باہر کر دیتے تھے آپ ایسے شخص سے فرماتے

ہمارے پاس سے اٹھ جاؤ اللہ تمہیں برکت نہ دے اور تمہارے گھر رحمت نہ کرے تم اسلام کے ساتھ مذاق کرتے ہو تم اہل اسلام میں سے نہیں ہو اٹھ جاؤ (البدایہ ج ۹ ص ۱۰۷)

Scanned with CamScanner

☆......ایک مرتبہ کچھ عراقی آپ کے پاس آئے اور حضرت شیخین کی برائی کرنے لگے تو آپ نے ان سے فوراً کہا کیا تم مہاجرین و انصار میں سے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں آپ نے کہا تم نے ان دونوں فریقوں میں سے ہونے سے بیزاری اختیار کی اب میں تمہارے حق میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان لوگوں میں سے ہرگز نہیں ہو جن کے بارے میں اللہ نے کہا کہ جو لوگ بعد میں آئے وہ کہتے ہیں کہ اے اللہ ہم کو اور ہمارے سابق ایمان والے بھائیوں کو بخش دے اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے حق میں کینہ نہ ڈالنا سو تم دونوں یہاں سے نکل جاؤ اللہ تمہارے ساتھ وہی معاملہ کرے جس کے تم دونوں اہل ہو (کشف الغمہ ج۲ ص ۲۶۷)

☆......حضرت امام محمد بن علیؒ (۱۱۴ھ) کا عقیدہ

آپ حضرت امام زین العابدین کے صاحبزادے اور امام جعفر صادق کے والد محترم حضرت امام باقر ہیں آپ علم اور حدیث میں بہت اونچا مقام رکھتے تھے آپ کے ہاں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کس شان اور مرتبہ کی شخصیت ہیں اسے دیکھئے آپ فرماتے ہیں

من لم یعرف فضل ابی بکر وعمر رضی اللہ عنهما فقد جهل السنة

(حلیۃ الاولیاء ج۳ ص۲۱۶)

جو شخص حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی فضیلت اور ان کے مقام و مرتبہ کو نہیں جانتا وہ سنت سے جاہل ہے

کیونکہ حضور ﷺ نے نہ صرف یہ کہ ان دونوں خلفاء عظام کی فضیلت اور ان کا مقام بیان فرمایا ہے بلکہ عملاً بھی آپ نے صحابہ کرام کو یہ بات دکھلادی تھی

Scanned with CamScanner

☆ حضرت امام محمد باقر سے پوچھا گیا کہ کیا کبھی آپ کے خاندان میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے خلاف کوئی برائی سنی گئی اور کیا کہیں کبھی ان کی تنقیص کی گئی؟ آپ نے ارشاد فرمایا

لا فاحبهما وتوالاهما واستغفر لهما (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۴۶)

کبھی ہمارے خاندان میں ان کے خلاف کوئی بات نہیں سنی گئی میں تو ان دونوں بزرگوں سے محبت رکھتا ہوں ان کو دوست رکھتا ہوں اور ان کے لئے دعائے رحمت و مغفرت کرتا ہوں

☆...... حضرت امام باقر کو کسی ذریعہ سے یہ بات پہنچی کہ کوفہ میں کچھ لوگ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو برا کہتے ہیں چنانچہ آپ نے شعبہ خیاط کے ذریعہ ان لوگوں کو پیغام بھیجتے ہوئے کہا

ابلغ الى الكوفة انى برى ممن تبرأ من أبى بكر وعمر رضى الله عنهما وأرضاهما (حلية الاولياء ج ۳ ص ۲۱۶)

میری طرف سے کوفہ والوں کو یہ بات پہنچادو کہ جو شخص حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے بیزاری کی بات کرتا ہے میں خود اس سے بیزار ہوں اللہ تعالی ان دونوں سے راضی ہوں اور ان کو خوش رکھیں

☆...... سراج الامۃ حضرت امام ابو حنیفہ (۱۵۰ھ) جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے حضرت امام محمد باقرؒ سے ملاقات کی چونکہ امام ابو حنیفہؒ عراق میں رہائش پذیر تھے اور وہاں کچھ لوگ اہل بیت کے نام پر حضرات شیخین کے بارے میں گستاخانہ رویہ اپنائے ہوئے تھے اسلئے آپ نے براہ راست امام محمد باقرؒ سے حضرات شیخینؓ کے بارے میں ان کا

عقیدہ پوچھا اس پر حضرت امام باقر نے اپنے عقیدے کی وضاحت کی حافظ ابن حجر مکی لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نے کہا

انهم يقولون عندنا بالعراق انك تتبرأ منهما فقال معاذ الله كذبوا ورب الكعبة ثم ذكر لابي حنيفة تزويج علي بنته ام كلثوم بنت فاطمة من عمر وانه لو لم يكن لها اهلا مازوجه ايا ها (الصواعق المحرقہ ص ۸۴ طبع ملتان)۔

عراقی کہتے ہیں کہ آپ ابو بکر اور عمر سے تبرا اور بیزاری کرتے ہیں امام محمد باقر نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ رب کعبہ کی قسم انہوں نے یہ سب مجھ پر جھوٹ باندھا ہے پھر انہوں نے حضرت ام کلثوم کی حضرت عمر سے شادی کا ذکر کر کے فرمایا کہ اگر حضرت عمر اس چیز کے لائق نہ ہوتے تو حضرت علی کبھی اپنی صاحبزادی ان کے نکاح میں نہ دیتے

☆......ایک موقع پر آپ نے فرمایا

جو لوگ اس قسم کی (یعنی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کی مخالفت کی) باتیں میری جانب منسوب کرتے ہیں رب کعبہ کی قسم انہوں نے یہ سب جھوٹ اور دروغ گوئی کی ہے (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۵۵۳)

☆......کثیر النواء کہتے ہیں کہ میں نے امام باقرؒ سے یہ بات پوچھی کہ کیا حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے آپ لوگوں کے حقوق چھینے ہیں ؟ یا آپ کے خاندان پر کسی قسم کا کوئی ظلم وستم کیا تھا؟ آپ نے فرمایا

لا والذی انزل القرآن علی عبده ليكون للعالمين نذيرا ماظلمانا من حقنامثقال حبة من خردل قلت جعلت فداك أفاتولاهما قال نعم

ويحك تولاهما في الدنيا والاخرة وما اصابك ففي عنقي ثم قال فعل الله بالمغيرة وبنان فانهما كذبا علينا اهل البيت (وفاء الوفاء ج ۳ ص ۱۰۰۔ شرح نہج البلاغۃ لابن حدید شیعی ج ۴ ص ۱۱۳)

نہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے تمام عالم کے نذیر پر اپنا قرآن اتارا ان دونوں نے ہمارے اوپر نہ کوئی ظلم کیا اور نہ ہمارے حقوق میں ایک دانہ بھر بھی برباد کیا۔ میں نے پوچھا کیا میں ان دونوں کو دوست رکھوں امام باقر نے فرمایا ان سے تجھے دنیا اور آخرت دونوں میں دوستی رکھنی چاہیئے اور اگر اس سے کوئی وبال ہوگا تو وہ مجھ پر ہوگا پھر آپ نے کہا کہ اللہ مغیرہ اور بنان کو سمجھے ان دونوں نے ہمارے اہل بیت کے نام پر بہت جھوٹ پھیلائے ہیں۔

حضرت امام باقر کے اس بیان سے شیعہ علماء کے اس الزام کا پردہ چاک ہو جاتا ہے جو وہ دن رات کرتے رہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے اہل بیت نبوت پر ظلم و ستم ڈھائے تھے اور ان کے حقوق سلب کر لئے تھے (معاذ اللہ) حضرت امام باقر فرماتے ہیں کہ حضرات شیخین نے حضور علیہ السلام کی آل و اولاد پر کبھی کوئی ظلم نہیں کیا تھا ہمیشہ مؤدت کا سلوک رکھا تھا اس لئے دنیا و آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ ان بزرگوں سے تعلق رکھا جائے اور ان کو اچھے الفاظ میں یاد رکھا جائے

☆...... حضرت امام زید بن علی بن حسینؓ (۱۲۰ھ) کا عقیدہ

آپ حضرت امام حسین کے پوتے اور امام زین العابدین کے بیٹے ہیں مرزا محمد تقی شیعی لکھتے ہیں کہ کوفہ کے کچھ معروف لوگ آپ کے پاس آئے اور کہا کہ

اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ کا ابوبکر اور عمر کے بارے میں کیا خیال ہے ؟ آپ نے کہا میں ان دونوں کے بارے میں کلمہ خیر اور اچھی بات کے سوا اور کچھ نہیں کہتا اور میں نے اپنے خاندان والوں سے بھی ان دونوں کے بارے میں کلمہ خیر کے سوا اور کوئی بات نہیں سنی (ناسخ التواریخ ج ۲ ص ۵۹۰ ایران)

☆...... حضرت امام جعفر بن محمد صادقؒ (۱۴۸ھ) کا عقیدہ

آپ حضرت امام باقرؒ کے صاحبزادے ہیں شیعہ عقیدے میں آپ چھٹے امام ہیں اور آپ کے نام پر فقہ جعفری چلائی جاتی ہے آپ کا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق کے بارے میں کیا عقیدہ تھا اسے دیکھئے آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے دوستی نہیں رکھتا میں خود اس کو دوست بنانے کے لئے تیار نہیں ہوں اور ایسا شخص قیامت کے دن حضور ﷺ کی شفاعت سے ہی محروم رہے گا

قال جعفر بن محمد الباقر ابوبکر جدی افیسب الرجل جده لانالتنی شفاعة محمد ﷺ ان لم اکن اتولاهما وابرأ من عدوهما (تاریخ عمر ۵۱ لابن جوزی)

امام جعفر بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر تو میرے جد امجد ہیں کیا کوئی اپنے جد امجد کو برا کہہ سکتا ہے حضور ﷺ کی شفاعت مجھے نصیب نہ ہو اگر میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو دوست نہ رکھوں اور ان دونوں کے دشمن سے بیزار نہ ہوں

حضرت امام جعفر صادق نے حضرت ابوبکر کو اپنا جد امجد اس لئے کہا کہ آپ حضرت ابوبکر

صدیق کے پوتے حضرت قاسم بن محمد کے نواسے ہیں آپ کی والدہ حضرت ام فروہ حضرت قاسم کی صاحبزادی ہیں

جو دوست حافظ ابن جوزی کی روایت سے مطمئن نہ ہوں انہیں اپنے مجتہد قاضی نور اللہ شوستری شیعی کے اس بیان سے تو اتفاق کرنا چاہیئے قاضی صاحب لکھتے ہیں ایک مرتبہ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا

هما امامان عادلان قاسطان كانا على الحق وماتا عليه فعليهما رحمة الله يوم القيامة (احقاق الحق ج۱ ص۱۶)

یہ دونوں امام و پیشوا تھے...... عدل وانصاف کرنے والے تھے...... حق بات پر جمے رہنے والے تھے ...... اور حق پر ہی وہ اس دنیا سے گئے قیامت میں اللہ کی رحمتیں ان پر اترے۔

☆......حضرت امام جعفر صادق جب بھی مدینہ منورہ تشریف لاتے تو آپ روضہ اطہر پر حاضری دیتے اور صلوۃ وسلام پیش کرنے کے بعد ان دونوں بزرگوں کو بھی سلام عرض کرتے تھے یہ بات سید مرتضیٰ شیعی نے کتاب الشافی میں نقل کی (دیکھئے ص ۲۳۸) اور نہج البلاغۃ کے شارح ابن حدید شیعی نے اپنی شرح میں بھی اسے نقل کیا ہے (دیکھئے ج ۴ ص ۱۴۰)

(نوٹ) شیعہ علماء اس بات کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ ائمہ اہل بیت ان دونوں بزرگوں کا بہت ادب واحترام کرتے تھے اور ان کے لئے دعائے رحمت و مغفرت فرماتے تھے اور ان کی بر سر عام تعریف و توصیف کرتے اور ان کے دشمنوں سے بیزاری اور علیحدگی کا اعلان کرتے تھے مگر ساتھ ہی وہ یہ بات بھی کہتے ہیں کہ یہ سب ائمہ حقیقت میں تقیہ

Scanned with CamScanner

کرتے تھے وہ صرف ظاہرا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی دوستی کا دم بھرتے تھے جبکہ اندرسے وہ انہیں اپنا دشمن جانتے تھے (معاذاللہ)

سچ یہ ہے کہ حضرت علی مرتضٰی اور سب ائمہ اہل بیت کا عقیدہ تھا کہ حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان اور دوسرے سب صحابہ کرام اسلام کے سچے خادم اور حضور علیہ ﷺ کے مخلص اور جانثار سپاہی تھے اللہ تعالیٰ نے سب صحابہ کرام سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے حضور علیہ ﷺ نے ہمیشہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو دوسرے تمام صحابہ پر مقدم رکھا اور ان کے فضائل ومناقب بیان فرمائے ان سے محبت کرنے اور ان کا ادب واحترام کرنے کی تعلیم وہدایت فرمائی جس طرح دوسرے صحابہ کرام نے حضرات شیخین سے عقیدت ومحبت رکھی حضرت علی مرتضٰی اور دوسرے ائمہ اہل بیت بھی ان دونوں بزرگوں کے ادب واحترام میں کبھی پیچھے نہیں رہے ان کے پاک قلوب میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کی عقیدت وعظمت پوری طرح موجود تھی ان کی زبان سے کبھی کوئی ایسا لفظ نہیں نکلا جس سے شیخین کریمین کی عزت وعظمت پر حرف آتا ہو بلکہ ائمہ اہل بیت نے ان لوگوں سے کھلے عام برات کا اظہار فرمایا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق کے بارے میں غلط بیانی اور بدزبانی کے مرتکب ہوئے

یہ صرف حضرت علی مرتضٰی اور آپ کی آل واولاد کا اظہار عقیدت ومحبت نہیں حضرت عمر فاروق اور آپ کی اولاد بھی حضرت علی مرتضٰی اور آپ کے دونوں صاحبزادگان کو ہمیشہ محبت وعظمت کی نظر سے دیکھتے رہے حضرت عمر فاروق نے حضرت علیؓ کے صاحبزادگان کو ہمیشہ اپنے بچوں پر ترجیح دی تھی کیونکہ وہ حضرت صرف علی مرتضٰی کے صاحبزادے نہ تھے حضرت فاطمۃ الزہراء کے لخت جگر اور حضور انور علیہ ﷺ کے پیارے نواسے بھی تھے

حضرت عمر فاروق کے پورے گھرانہ میں اس کے شواہد دیکھے جاسکتے ہیں آیئے ہم حضرت عمر فاروق کے جلیل القدر صاجزادے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی سیرت میں حضرت علی مرتضٰی اور حسنین کریمین کی محبت دیکھیں۔

☆...... حضرت علی مرتضٰیؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی نظر میں

حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عمر فاروق کے صاجزادہ ہیں اور حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی بھی ہیں آپ سے حضرت علی مرتضٰی کی تعریف و منقبت میں بہت بیانات ملے ہیں ہم ان میں سے یہاں کچھ ذکر کرتے ہیں

☆...... ابو ہارون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس نافع بن ارزق نامی ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں علی ابن ابی طالب کو ناپسند کرتا ہوں اور ان کو اچھا نہیں سمجھتا آپ نے یہ بات سنی تو اس کی طرف سر اٹھا کر جواب دیا کہ

أبغضك الله تبغض رجلا سابقة من سوابقه خير من الدنيا ومافيها

(المصنف لابن ابی شیبه ج٦ص٣٦٧)

اللہ تجھے ناپسند اور مبغوض رکھے تو ایسے آدمی کے ساتھ بغض رکھتا ہے جس کی ایک نیکی جو ابتداء اسلام میں صادر ہوئی تھی وہ دنیا ومافیھا سے بہتر ہے

☆......ایک مرتبہ کسی نے آپ سے حضرت علیؓ کے بارے میں بات کرنی چاہی تو آپ نے اس سے کہا کہ قبل اس کے کہ تو حضرت علی سے متعلق کوئی بات پوچھے تجھے یہ جان لینا چاہیئے کہ حضور ﷺ کے ہاں آپ کا مقام و مرتبہ کیا تھا اس نے کہا میں حضرت علی کو پسند نہیں کرتا آپ نے اس کے جواب مین فرمایا اللہ تجھے کبھی پسند نہ کرے (ایضا ص٣٦٨)

Scanned with CamScanner

یہ بیانات بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق کے گھرانے میں کبھی حضرت علی مرتضٰی اور خاندان نبوت کے بارے میں کوئی برا لفظ کبھی کہا گیا نہ سنا گیا اگر حضرت عمرؓ کے گھرانے میں خاندان نبوت کے بارے میں ذرا سا بھی بوجھ ہوتا تو آپ ہی بتائیں کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت علی مرتضٰی کو اس طرح خراج عقیدت پیش کرتے اور ان کے بارے میں کبھی اچھے کلمات فرماتے اور ان کے مخالفین کو برا کہتے ؟

☆...... حضرت حسینؓ ابن علیؓ حضرت ابن عمرؓ کی نظر میں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت امام حسین بن علیؓ کو کس نگاہ سے دیکھتے تھے اسے دیکھئے امام محمد بن اسماعیل بخاری نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عراقی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص حالت احرام میں کسی مکھی کو مار ڈالے تو اس بارے میں کیا حکم ہے ؟ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حادثہ کربلا کی یاد میں کھو گئے اور فرمایا

اهل العراق يسألون عن قتل الذباب وقد قتلوا ابن بنت رسول الله ﷺ وقال النبی ﷺ هما ريحانتای من الدنيا (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۳۰)

عراقی لوگ مجھ سے مکھی مچھر کے بارے میں مسئلہ دریافت کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کی صاحبزادی (حضرت فاطمۃ الزہراء) کے بیٹے کو شہید کر ڈالا جن کے بارے میں آپ ﷺ فرمایا یہ دونوں صاحبزادے (حضرت حسن اور حضرت حسین) ہماری اس دنیا کی خوشبو میں سے بہترین خوشبو ہیں

افسوس کہ اس خوشبو کی کوئی مہک کبھی کسی امام بارگاہ میں محسوس نہیں کی گئی یہ صرف اہل

Scanned with CamScanner

سنت حلقے ہیں جہاں صحابہ کرام اور اہل بیت کو باہمی ربط و محبت اور صلہ ومؤدت میں پوری قوت ایمانی سے ذکر کیا جاتا ہے

اس تفصیل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت عمر فاروق حضرت علی مرتضیٰ اور دوسرے سب ائمہ اہل بیت کے ہاں ہمیشہ نظر احترام سے دیکھے گئے ہیں اور ان میں سے کبھی کسی نے ان بزرگوں کے بارے میں کوئی نازیبا لفظ کہنا تو کجا سننا تک گوارا نہ کیا اور ان بزرگوں نے ایسے لوگوں کو اپنی مجلسوں سے اٹھا دیا جو ان دونوں بزرگوں کے بارے میں نازیبا الفاظ کہتے اور پھر انہوں نے اپنے تمام عقیدت مندوں کو بھی یہ پیغام بھیج دیا کہ جو ان دونوں بزرگوں کا اکرام واحترام نہ کرے ان کا ائمہ اہل بیت سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ لاکھ اپنے آپ کو اہل بیت کا محبّ کہیں مگر حق یہ ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی محبت وعظمت اور ان کا اکرام واحترام دل میں رکھے بغیر کوئی شخص ائمہ اہل بیت کا محبّ نہیں ہو سکتا۔

حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کی اس طرح تربیت کی تھی کہ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے ہونے کا یقین نہایت مضبوط طور پر ایک میخ کی طرح گاڑ دیا تھا وہ اس اطمینان اور خوشی سے اس کی راہ میں جان دیتے تھے کہ وہ اب ان سے اس وقت یہی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان کی لہریں ان کے دلوں میں ایک زندہ طاقت کے طور پر موجزن تھی اور انہیں موت کی راہ سے اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرنا تھا

صحابہ کی یہی سیرت ان تابعین میں جلوہ گر ہوئی جنہیں لے کر حضرت عمر اور حضرت عثمان بردبحر میں دوڑے خلافت راشدہ کے چراغ انہی قربانیوں سے روشن ہوئے وہ صرف اور صرف یہی سوچتے تھے کہ ہمارا خدا ہم سے کیا چاہتا ہے اور انہیں خلافت راشدہ کے حق ہونے پر پورا پورا یقین تھا (ارشاد...... مفکر اسلام حضرت علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ)

Scanned with CamScanner

حضرت عمر فاروقؓ کی ازواج واولاد

حضرت عمر فاروق نے کئی شادیاں کیں تھیں اور ان سے اولاد بھی ہوئیں ہم ان میں سے یہاں کچھ کا ذکر کرتے ہیں آپ کی ازواج میں سے کچھ وہ تھیں جنہوں نے اسلام قبول نہیں کیا اور جب اللہ نے ان سے ترک تعلق کا حکم دیا تو حضرت عمر فاروقؓ نے ان سب سے ترک تعلق کرلیا اور آپ نے ان سب کو طلاق دے کر اپنے سے جدا کردیا آپ کی دیگر ازواج میں حضرت عاتکہؓ حضرت جمیلہؓ حضرت زینبؓ اور حضرت ام کلثومؓ ہیں اللہ تعالی ان سب سے راضی ہوں

☆......حضرت عاتکہ بنت زیدؓ

حضرت عاتکہ...... زید بن عمرو بن نفیل کی صاحبزادی ہیں حضرت سعید بن زید آپ کے بھائی ہیں ان کی شادی پہلے حضرت ابوبکر صدیق کے بیٹے حضرت عبداللہ سے ہوئی تھی حضرت عبداللہ کے انتقال کے بعد حضرت حضرت عمر کے بھائی زید بن خطابؓ نے ان سے شادی کرلی حضرت زید جنگ یمامہ کے موقع پر شہید ہوگئے تو کچھ عرصہ بعد آپ حضرت عمر فاروق کے نکاح میں آگئیں حضرت عمر سے آپ کا نکاح ۱۲ ہجری میں ہوا اس خوشی کی دعوت میں حضرت علیؓ بھی شریک تھے کھاپی کر جب فارغ ہوگئے تو خوش طبعی کے طور پر حضرت علی نے حضرت عمر سے کہا کہ کیا میں عاتکہ سے بات کرسکتا ہوں حضرت عمر نے کہا جی ہاں بات کریں حضرت علی نے باہر سے عاتکہ کو مخاطب کرتے

Scanned with CamScanner

ہوئے ان کے چند اشعار انہیں یاد دلائے جو انہوں نے اپنے پہلے خاوند حضرت عبداللہ بن ابی بکر کی وفات پر کہے تھے عاتکہ کو وہ باتیں یاد آگئیں تو آپ رونے لگیں تو حضرت عمر نے حضرت علی سے کہا کہ ابوالحسن آپ نے اس کو رلادیا ہے عورتیں تو اس طرح کرتی رہتی ہیں کل نساء یفعلن هذا (الاستیعاب لابن عبدالبر ج ۴ ص ۳۵۵)

حضرت عمر فاروق کی شہادت کے بعد آپ حضرت زبیر بن العوام کے نکاح میں آئیں جنگ جمل کے موقع پر جب آپ بھی شہید ہوگئے تو آپ پھر حضرت حسن بن علیؓ کے نکاح میں آگئیں۔ اہل مدینہ کہا کرتے تھے کہ جو شہادت کی خواہش رکھتا ہو اس کو چاہیئے کہ عاتکہ سے شادی کرلے

من أراد الشهادة فليتزوج عاتكة بنت زيد (طبقات ج ۳ ص ۸۳)

اس آخری نکاح سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ حضرت زبیرؓ معرکہ صفین میں فریق نہ رہے تھے ان کی حضرت علی سے مفاہمت ہوگئی تھی اور آپ ہنگامہ سے یک طرف ہوکر ایک ٹیلے پر فروکش تھے کہ کسی بدبخت نے آپ کو شہید کردیا یہ صورت حال نہ ہو تو یہ باور نہیں کیا جاسکتا کہ آپ کی اہلیہ آپ کے بعد مخالف فریق کے سرغنہ سے نکاح کرے اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ نے ایک حدیث پر عمل کرتے ہوئے حضرت زبیر کے قاتل کو جہنم کی بشارت دی تھی

☆...... حضرت جمیلہ بنت ثابتؓ

آپ کا نام عاصیہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل کر جمیلہ رکھا (طبقات ج ۳ ص ۲۰۱)
اس خاتون سے آپ کے گھر حضرت عاصم پیدا ہوئے حضرت عمر فاروق نے بعد

Scanned with CamScanner

ازاں انہیں طلاق دے دی پھر یزید بن جاریہ نے ان سے نکاح کر لیا تھا یہ عاصم حضرت عمر
بن عبدالعزیز کے نانا ہیں (بذل القوۃ ص ۲۳۰)
آپ ایک مرتبہ سو کر اٹھے تو فرمایا میں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا جو عمر بن خطاب کی
نسل سے ہوگا اور عمر بن خطاب کی روش اپنائے گا۔ یہ اشارہ تھا حضرت عمر بن عبدالعزیز کی
طرف۔۔۔وہ آپ کے بیٹے عاصم کے نواسے ہیں (المبشرات ص ۵۸)

☆......حضرت زینب بنت مظعونؓ

حضرت زینب بنت مظعون حضور ﷺ کی جلیل القدر صحابیہ ہیں اور مہاجرات میں سے ہیں آپ شروع دنوں میں ہی حضرت عمر کے ساتھ اسلام لائیں آپ کے تینوں بھائی حضرت عثمان بن مظعون حضرت عبداللہ بن مظعون اور حضرت قدامہ بن مظعون عظیم المرتبت صحابی رسول ہیں اور تینوں سابقین اولین میں سے ہیں اور تینوں اصحاب بدر میں سے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور ام المؤمنین حضرت حفصہؓ آپ کے بطن سے ہیں

☆......حضرت ام کلثوم بنت علیؓ.

آپ حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت فاطمہ کی حقیقی صاحبزادی ہیں حضرت عمر فاروق نے آپ سے صرف اس لئے شادی کی کہ آپ کو حضور ﷺ کی رشتہ داری کا شرف حاصل ہو جائے اور آپ نے یہ بات کھلے عام کہی بھی تھی آپ نے حضرت علی مرتضیٰ سے جب ان کا رشتہ طلب کیا تو حضرت علی نے اپنے دونوں صاحبزادوں سے اس بارے میں مشورہ

فرمایا انہوں نے بھی اس رشتہ کو خوشی منظور کیا اور حضرت ام کلثوم آپ کے عقد میں آگئیں
آپ نے اس نکاح کی اصل غرض بتاتے ہوئے حضرت علی سے کہا کہ میں یہ شادی محض
خواہش کے تحت نہیں کر رہا ہوں بلکہ اس لئے کر رہا ہوں میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے
کہ قیامت کے ہر نسب و رشتہ کٹ جائے گا سوائے حضور ﷺ کے نسب و رشتہ کے ۔

فقال انی لم ارد الباءة ولکنی سمعت رسول الله ﷺ یقول کل سبب
ونسب منقطع یوم القیامة ماخلا سببی ونسبی وکل ولد أب فان عصبتهم
لابیهم ماخلا ولد فاطمة فانی أبوهم وعصبتهم (معرفۃ الصحابۃ ج۱ ص ۷۸) کل
نسب وصهر منقطع الا نسبی وصهری (ریاض ص ۳۱۹)

حضرت عمر فاروق سے آپ کے ہاں دو بچے زید اور رقیہ نامی پیدا ہوئے حضرت عمر فاروق کے انتقال کے بعد آپ خواجہ ابو طالب کے پوتے عون بن جعفر کے نکاح میں آگئیں اور ان کے انتقال کے بعد پھر آپ نے ان کے بھائی محمد بن جعفر سے شادی کی ﴿وهو الذی تزوج أم کلثوم بنت علی بعد عمر بن الخطاب (اسد الغابۃ ج۵ ص ۷۹) جب حضرت محمد بن جعفر کی وفات ہو گئی تو کچھ عرصہ بعد آپ نے ان کے بھائی عبداللہ بن جعفر سے نکاح کر لیا
شیعہ عالم مرزا محمد بن معتمد خان البدخشی (۱۱۲۶ھ) لکھتے ہیں

واما أم کلثوم فزوجها أبوها من عمر بن الخطاب لما مات عمر تزوجها عون بن جعفر بن أبی طالب وبعد فوته تزوجها أخوه محمد بن جعفر فلما توفی محمد تزوجها عبدالله بن جعفر وماتت عنده فی الوقت الذی مات فیه ابنها زید بن عمر بن الخطاب صلی علیهما عبدالله بن عمر أو سعد بن ابی وقاص
(نزل الابرار فی مناقب اهل البیت الاطهار ص ۷۸)

آپ کی وفات ۴۹ھ میں ہوئی آپ کی وفات والے دن آپ کے بیٹے (حضرت عمر فاروق

Scanned with CamScanner

کے صاحبزادے) حضرت زید نے بھی وفات پائی اور دونوں کی نماز جنازہ ایک ہی وقت میں ادا کی گئی حضرت عبداللہ بن عمر (یا حضرت سعد بن ابی وقاص) نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور یہ حضرت امام حسن کے کہنے پر پڑھائی گئی تھی شیعہ مؤرخ مرزا عباس قلی خان لکھتا ہے

در جنازہ آن مخدرہ محترمہ حضرت امام حسن وامام حسین علیہما السلام حضور داشتند وجماعتی از مشائخ بزرگ واعیان آن زمان چون ابن عباس وعبد الله بن عمر وابوهریره حاضر شدند وبفرمان امام حسن علیه السلام عبدالله بن عمر در نماز تقدم گرفت (طراز المذہب مظفری ص ۵۲ طبع بمبئی)

کسی بھی روایت سے معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت حسن اور حضرت حسین نے اپنی بہن کا جنازہ اس لئے نہ پڑھا ہو کہ حضرت عمر کے بیٹے حضرت عبداللہ اس نماز کے امام تھے اور نہ کسی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی بہن سے اس لئے علیحدگی اپنالی تھی کہ وہ حضرت عمر فاروق کے عقد میں تھیں۔

جو دوست یہ کہتے ہیں کہ اہل بیت کی عزت واپس خواجہ ابو طالب کے گھر تو آگئی تھی اور حضرت علی کے بھائی کے بیٹے سے ان کی شادی ہو گئی تھی وہ حضرت عمر کے پاس تو نہ رہی وہ یہ نہیں سوچتے کہ یہ عزت حضرت عمر فاروق کے انتقال تک آپ کے گھر ہی رہی انہیں یہ تسلیم کرنے میں کیوں تکلیف ہوتی ہے کہ حضرت عمر فاروق حضرت علی مرتضٰی کے داماد تھے حضرت عمر کے بغض میں حضرت علی مرتضٰی اور آل رسول کی عزت سے کھلواڑ کیا کسی مسلمان کا کام ہو سکتا ہے۔

قیصر و کسریٰ کو جس نے کر دیا تھا زیر دست
وہ عمر فاروق اعظم ہی تھے مرد حق پرست

Scanned with CamScanner

حضرت عمر فاروقؓ کی اولاد

اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر فاروق کو تیرہ اولاد عطا فرمائیں اور یہ مختلف ازواج سے تھیں آپ کے نو بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں ان میں سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ام المومنین حفصہؓ کو زیادہ شہرت ملی اور اسلام میں ان کو بڑا مقام نصیب ہوا...... ان کے علاوہ آپ کی اولاد کے نام یہ ہیں

عبدالرحمٰن الاکبر (ان کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون الجمحی تھا) حضرت زید اور رقیہ (یہ دونوں حضرت ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب کے بطن سے ہیں)

حضرت عبیداللہ اور زید اصغر (ان کی ماں کا نام ام کلثوم بنت جرول الخزاعی تھا)

حضرت عاصم (آپ جمیلہ بنت ثابت بن الاقل کے بطن سے ہیں) عبدالرحمٰن اصغر (ان کی والدہ کا نام فکیہة تھا) عیاض (ان کی ماں کا نام عاتکہ بنت زید ہے) فاطمہ (حکیم بنت الحارث بن ہشام کے بطن سے تھیں) اور عبداللہ اصغر (ان کی والدہ کا نام سعیدہ بنت رافع تھا (معرفۃ الصحابہ ج ۱ ص ۷۷) آپ کے ایک صاحبزادہ کا نام عبدالرحمٰن الاوسط تھا

حضرت عمر فاروق کی ایک صاحبزادی کا نکاح ان کے بھائی حضرت زید بن خطاب کے بیٹے عبدالرحمٰن بن زید سے ہوا تھا حضرت عبدالرحمٰن حضور ﷺ کی وفات کے وقت ۶ سال کے تھے حضرت عمرؓ کے نواسے کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہے (بذل القوۃ ص ۲۰۱)

☆......ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر فاروقؓ

حضرت حفصہ حضرت عمرؓ کی چہیتی صاحبزادی ہیں آپ بعثت نبوی سے تقریباً پانچ سال

Scanned with CamScanner

قبل پیدا ہوئیں بڑی ہوئیں تو ان کا نکاح حضرت خنیس بن حذافہ بن قیس سے ہوا (طبقات ج ۳ ص ۳۰۰) آپ اسلام کے شروع کے دنوں میں مسلمان ہو گئے تھے اور حضرت حفصہ بھی انہیں کے ساتھ شرف اسلام سے مالا مال ہوئیں حضرت خنیس نے پہلے حبشہ کی جانب ہجرت کی بعد ازاں آپ مدینہ منورہ ہجرت کر کے آگئے غزوہ بدر میں آپ مسلمانوں کے ساتھ شریک تھے اور پورے اسلامی جوش اور دینی غیرت کے ساتھ کافروں کا مقابلہ کیا تھا جب غزوہ احد پیش آیا تو آپ نے اس میں بھی شرکت کی اور لڑتے لڑتے زخمی ہو گئے اسی حالت میں انہیں مدینہ لایا گیا علاج کے باوجود آپ جانبر نہ ہو سکے اور ان کا انتقال ہو گیا حضور ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں حضرت عثمان بن مظعون کے پہلو میں دفن ہوئے

حضرت حفصہ عین جوانی میں بیوہ ہو گئیں انہیں اپنے شوہر کی وفات کا بہت غم ہوا تاہم انہوں نے اس پر صبر کیا حضرت عمر فاروق اپنی صاحبزادی کے پاس آتے اور انہیں صبر کرنے اور حوصلہ رکھنے کی تلقین کرتے رہتے جب عدت کے ایام پورے ہو گئے تو باپ ہونے کے ناتے حضرت عمر فاروق کو ان کے نکاح ثانی کی فکر ہوئی اور چاہا کہ حضرت حفصہ کا گھر پھر سے بس جائے آپ نے حضرت ابو بکر صدیق سے عرض کی آپ خاموش رہے پھر کچھ دنوں بعد جب حضرت رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو آپ نے حضرت عثمان سے اس کا ذکر کیا حضرت عثمان نے کہا کہ ان کا ابھی نکاح کا ارادہ نہیں ہے چنانچہ حضرت عمر فاروق حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور تمام حالات بیان کر کے اپنی فکر بتائی اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا

یتزوج حفصة من هو خیر من عثمان ویتزوج عثمان من هو خیر من

Scanned with CamScanner

حفصة ثم خطبها فزوجه عمر (سیر اعلام النبلاء ج ۲ ص ۲۲۸)
حفصہ کی شادی اس سے ہوگی جو عثمان سے بہتر ہے اور عثمان کی شادی اس سے
ہوگی جو حفصہ سے اچھی ہے (طبقات ج ۸ ص ٦٦)
سید التابعین حضرت سعید بن مسیّب فرماتے تھے کہ

اللہ تعالی نے ان دونوں کو ایک دوسرے کے لئے منتخب فرمایا اور رسول اللہ ﷺ حضرت حفصہ کے لئے حضرت عثمان سے بہتر تھے اور آپ کی صاجزادی حضرت عثمان کے لئے حضرت حفصہ سے بہتر تھیں (طبقات ابن سعد ج ۸ ص ٦٧)

چنانچہ حضور ﷺ نے غزوہ احد سے پہلے حضرت حفصہ کے ساتھ نکاح فرمایا آپ کا مہر چار سو درہم رکھا گیا حضرت امام بخاری نے حضرت حفصہ کے اس نکاح پر یہ باب باندھا ہے

باب عرض الانسان ابنته أو أخته على اهل الخير (صحیح بخاری ج ۲ ص ٧٦٧)
کسی انسان کا اپنی بیٹی یا بہن کا رشتہ اہل خیر پر پیش کرنے کا بیان

یہ حضرت عمر فاروق کی وہ ادا ہے جسے امت میں قبولیت کا شرف ملا عرب کے معروف عالم شیخ احمد خلیل جمعہ لکھتے ہیں

حضرت عمر کا اپنی صاجزادی کا رشتہ کفو اور اہل خیر پر پیش کرنا یہاں خیر کی کنجی ہے اور برکت کا ایک حسین باب اور ایک پاکیزہ سنت بھی ہے (نساء مبشرات بالجنۃ ص ۳٧٠)

اس نکاح سے آپ نے ام المؤمنین ہونے کا مقام اور شرف پایا حضور ﷺ جس سے شادی فرمائیں اور جس کو اپنی بیٹی شادی کے لئے عطا فرمائیں ان سے بڑھ کر اور کون خوش

Scanned with CamScanner

نصیب ہو گا کیا یہ ان دونوں کے جنتی ہونے کی نبوی شہادت نہیں۔ شیعہ علماء کو اس بات سے انکار نہیں کہ جس نے حضور سے رشتہ کیا اور جس سے حضور نے شادی کی وہ سب جنتی ہیں

من زوجنی وتزوج منی من الامة احد لایدخل النار لانی سئلت الله عنه ووعدنی بذلك (تفسیر لوامع التنزیل ج ۲ ص ۶۷ ۴)

جس نے میرے ساتھ شادی کی اور جس کو مجھ سے شادی ملی وہ جہنم میں نہ جائے گا اس لئے کہ میں نے اللہ نے یہ سوال کیا تھا اور اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے۔

جس طرح حضرت عثمانؓ اور حضرت حفصہؓ جنتی ہیں حضرت علی مرتضیٰؓ اور حضرت عائشہؓ بھی جنتی ہیں اور ان کے بارے میں کوئی ایسی بات نہ کہنی چاہئیے جس سے ان کے ادب ووقار اور اکرام واحترام پر اثر پڑے شیعہ عالم سید علی حیدر نقوی لکھتے ہیں

خلیفہ دوم کی صاحبزادی حضرت حفصہ ابتداء میں خنیس کے نکاح میں تھیں ان کے مرنے کے بعد حضرت عمر نے ابوبکر و عثمان سے شادی کی درخواست کی مگر کسی نے ہاں نہ کی بالاخر سن ۳ ہجری میں وہ حضور ﷺ کے نکاح میں آگئیں (تاریخ ائمہ ص ۱۴۸)

حضرت حفصہ کو حضور ﷺ سے بہت محبت تھی اور ان کی خواہش تھی کہ اللہ کا رسول زیادہ سے زیادہ وقت ان کے پاس گذاریں آپ دوسری ازواج کے ہاں جاتے تو بھی حضرت حفصہ اس تمنا میں رہتیں کہ وہاں کے بجائے ان کے ہاں آیا کریں تا کہ ہم آپ کے چہرہ انور کو دیکھ دیکھ کر اپنے ایمان کو منور کریں اور آپ کی بات سے لطف اٹھائیں

Scanned with CamScanner

حضرت حفصہ بہت خدا ترس خاتون تھیں ان کا زیادہ وقت اللہ کی عبادت میں گذرتا تھا آپ صوم وصلوۃ میں کثرت رکھنے والی تھیں اور یہ بات سب جانتے تھے فرشتوں کے سردار حضرت جبرئیل نے حضور ﷺ سے ان کے بارے میں کہا

إنها صوامة قوامة وهي زوجتك في الجنة (طبقات ج ۸ ص ۶۷)

حضرت حفصہ کا علم وفضل میں بھی بڑا اونچا مقام تھا حضور ﷺ سے ساٹھ حدیثیں روایت کیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ان سے روایتیں مروی ہیں امام ذہبی (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں

ومسندها في كتاب بقي بن مخلد ستون حديثا اتفق لها الشيخان على أربعة أحاديث وانفرد مسلم بستة احاديث (سیر اعلام النبلاء ج ۲ ص ۲۳۰)

حضور ﷺ نے قرآن کریم کے تمام کتابت شدہ اجزاء ایک جگہ جمع کر کے حضرت حفصہ کے پاس رکھوادئے تھے حضور ﷺ کی وفات کے بعد بھی حضرت حفصہ کے پاس یہ اجزاء موجود تھے

حضرت حفصہ قرآن کریم کی حافظہ بھی تھیں حضرت ابو بکر صدیق نے جمع قرآن کے وقت ان کو بھی چنا تھا حضرت ابو بکر نے قرآن کے وہ اجزاء جو مختلف ٹکڑوں پر لکھے ہوئے تھے جمع کئے آپ کے انتقال کے بعد وہ سب حضرت عمرؓ کے پاس آئے آپ نے اس امانت کو سنبھالنے کی ذمہ داری حضرت حفصہ کو دے دی اور یہ اجزاء ان کے پاس ہی رہے حضرت عثمانؓ نے جب مصحف کا کام شروع کیا تو آپ نے حضرت حفصہؓ سے وہ اجزاء منگوائے اور دوسرے مصاحف کی نقل اور تصحیح کر کے آپ کو واپس بھیج دئے

بہت سے صحابہ بھی آپ سے علم حاصل کرتے رہے آپ کے بھائی حضرت عبد اللہ بن عمرؓ

ان سے حضور ﷺ کے گھر کے احوال معلوم کرتے تھے

حضرت حفصہ لکھنا پڑھنا جانتی تھیں اور حضور ﷺ کے کہنے پر حضرت شفاء بنت عبداللہ عدویہ نے ان کو تعلیم دی تھی آپ نے حضرت شفاء سے کہا کہ تو حفصہ کو وہ عمل بھی بتادے جو چیونٹی کے کاٹنے پر کیا جاتا ہے (المصنف لعبدالرزاق ج۱۱ص۱۶)

حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ صدیقہ میں بہت گہری دوستی بھی تھی اور ان میں دوستانہ ان بن بھی رہتی تھی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ

یہی وہ خاتون ہیں جو ازواج رسول میں سے میری برابری کرتی تھیں (سیر اعلام النبلاء ج۲ص۲۲۷)

ام المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں

ایک مرتبہ حضور ﷺ صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے تو میں نے ان کے لئے کھانا تیار کر کے بھیجا اتنے میں حضرت حفصہ نے بھی تیار کر کے بھیج دیا اور ان کا کھانا پہلے پہنچ گیا تو میں نے باندی سے کہا کہ جاؤ ان کے برتن کو گرادو تاکہ حضور ﷺ میرا بھیجا ہوا کھانا کھائیں چنانچہ باندی نے ایسے ہی کیا اور کھانا بکھر گیا حضور ﷺ نے ان کھانے کو ایک جگہ جمع کیا اور پھر سب نے اس کھانے کو کھایا اور جو میرا پیالہ تھا اسے باندی کو دیا کہ اسے حضرت حفصہ کے پاس لے جاؤ اور کہو کہ یہ برتن تمہارے برتن کے بدلے میں رکھ لو اور جو اس میں ہے وہ کھالو (حیات الصحابہ ج۲ص۵۳۶)

حضرت عائشہ ان کے بارے میں فرماتی ہیں کہ

یہ اپنے باپ کی صاحبزادی ہیں یعنی جس شان کا باپ حامل ہے ان کی بیٹی بھی ان سے کسی کم درجے میں نہیں

Scanned with CamScanner

حضور علیہ السلام ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت حفصہ خانہ نشین ہو گئیں جہاں لوگ ان سے علم و فقہ کی باتیں پوچھتے رہتے تھے

حافظ ابو نعیم نے آپ کا تذکرہ اس طرح کیا ہے حفصة بنت عمر بن الخطاب القوامة الصوامة المزرية بنفسها اللوامة وارثة الصحيفة الجامعة للكتاب رضى الله عنها (حلیۃ ج ۲ ص ۶۱)

آپ صوم و صلوۃ کی پابند اپنے نفس لوامہ کو ذلیل کرنے والی حفصہ بنت عمر بن الخطاب جو قرآن کے جمع کئے ہوئے نسخوں کی وارث ہیں

حضرت امام ذہبی آپ کا تعارف اس طرح شروع کرتے ہیں الستر الرفيع بنت أمير المؤمنين أبى حفص عمر بن الخطاب (سیر اعلام النبلاء ج ۲ ص ۲۲۷)

آپ حضور علیہ السلام ﷺ کے بعد تقریبا ۳۲ سال زندہ رہیں ۴۵ ہجری میں روزے کی حالت میں آپ کا انتقال ہوا ما ماتت حفصة حتى ماتفطر (طبقات ج ۸ ص ۶۸) آپ اس وقت ۶۳ سال کی تھیں گورنر مدینہ مروان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی حضرت ابو ہریرہ حضرت ابو سعید خدری اور دیگر صحابہ کرام نے آپ کی میت کو اپنے کندھوں پر اٹھایا اور جنت البقیع لائے آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عاصمؓ آپ کے تین بھتیجوں سالمؒ عبداللہؒ اور حمزہؒ نے آپ کو قبر میں اتارا تھا فرضى الله تعالى عنها. آمين

☆......سیدنا حضرت عبدالله بن عمرؓ

آپ حضرت عمر فاروقؓ کے صاحبزادے اور جلیل القدر صحابی رسول ہیں حضرت عمر

Scanned with CamScanner

فاروقؓ نے جب اسلام قبول کیا تو اس وقت آپ کی عمر پانچ چھ سال کی تھی آپ اپنے والد کے ساتھ ہی اسلام کے حلقہ میں آشامل ہوئے اور اپنے والد کے ساتھ ہی مدینہ منورہ ہجرت کی غزوہ بدر کے موقع آپ نے شریک ہونے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا تو حضور ﷺ نے ان کی عمر کے چھوٹی ہونے کی وجہ سے اس درخواست کو قبول نہ کیا غزوہ احد میں بھی آپ صغیر السن ہونے کے سبب شامل نہ ہو پائے آپ نے سب سے پہلے غزوہ خندق میں شرکت کی تھی اس وقت آپ کی عمر ۱۵ سال کی تھی (طبقات ج ۴ ص ۱۰۶) بیعت رضوان میں بھی آپ حضور ﷺ کے ساتھ تھے ابھی حضرت عمرؓ اپنے بدن پر ہتھیار سجا رہے تھے کہ حضرت عبداللہؓ حضور ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کر کے آگئے آپ نے غزوہ خیبر فتح مکہ غزوہ حنین اور دوسرے معرکوں میں حضور ﷺ کے ہمراہ شرکت کا شرف حاصل کیا تھا اپنے والد حضرت عمر فاروق کے دور میں بھی آپ مختلف معرکوں میں برابر شریک رہے تھے

حضرت عبداللہ شکل وصورت میں اپنے والد کے بہت مشابہ تھے آپ کا رنگ گندمی تھا آپ معمولی لباس پہنتے تھے سیاہ عمامہ استعمال فرماتے اور زرد رنگ جو کہ حضور ﷺ کو پسند تھا آپ بھی رنگوں میں زرد رنگ استعمال کرتے تھے

حضرت عبداللہ بن عمر کو بچپن سے حضور ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل رہا تھا سفر و حضر میں آپ حضور ﷺ کے قریب رہتے اور آپ سے استفادہ کرتے رہتے تھے قرآن و تفسیر اور حدیث وفقہ پر آپ کی گہری نظر تھی آپ کا شمار علمائے مدینہ میں ہوتا تھا

حضور ﷺ کی احادیث کو یاد کرنے اور ان کی نشر واشاعت میں آپ ہمیشہ آگے رہے ہیں تقریبا ۱۶۳۰ احدیثیں آپ سے مروی ہیں جن میں ۸۱ صحیح بخاری اور ۳۱ صحیح مسلم میں ہیں

Scanned with CamScanner

اور ۱۷۰ متفق علیہ ہیں (تہذیب الکمال ص ۲۰۷) آپ اگر کسی وجہ سے حضور ﷺ کی
مجلس سے غیر حاضر ہوتے تو حاضر رہنے والوں سے حضور ﷺ کی حدیث معلوم کرتے
اسی طرح کوئی ایسی بات سنتے جو آپ کے علم میں نہ ہوتی تو آپ فورا تصدیق کے لئے
حضور ﷺ کے پاس بھی چلے جاتے تھے حضور ﷺ کے بعد آپ تقریبا ساٹھ سال حیات
رہے اور ان سالوں میں آپ کا مشغلہ علم حدیث وفقہ ہی رہا ہے آپ حضور ﷺ کی حدیث
کو نہایت احتیاط سے بیان فرماتے تھے اور اس میں تغیر کو پسند نہ کرتے تھے کان اشد اتقاء
للحدیث (اصابہ ج۲ ص ۳۴۹) امام محمد باقر کہتے ہیں کہ صحابہ میں سوائے حضرت
عبداللہ بن عمر کے اور کوئی ایسا نہ تھا جو حضور ﷺ کی حدیث سن کر اس میں کمی بیشی
کرنے سے ان سے بڑھ کر ڈرنے والا ہو (تذکرۃ الحفاظ ج۱ ص ۳۵)
لوگ آپ کی درازی عمر کے لئے دعا فرماتے تھے اور کہتے کہ اے اللہ ابن عمرؓ کو زندہ رکھنا کہ
ان کی اقتداء سے ہم کو فائدہ ملتا رہے کیونکہ ان سے زیادہ عہد رسالت کا کوئی جاننے والا
نہیں (طبقات ج۴ ص ۱۰۷)

حضرت عبداللہ بن عمر کو حضور ﷺ کی ہر ادا بہت عزیز تھی اور صحابہ کرام میں آپ اسی
عنوان سے زیادہ جانے پہچانے گئے ہیں آپ نے حضور ﷺ کو جو کام جس طرح کرتے
دیکھا آپ اسی طرح وہ کام کرتے تھے (اصابہ ج۲ ص ۳۴۹) آپ کی اسی ادا پر لوگوں کا کہنا
تھا کہ آپ کو سنت رسول کی پابندی کا والہانہ جنون تھا (مستدرک حاکم ج۳ ص ۴۶۷) حتی کہ
حضور ﷺ سفر میں جہاں جہاں رکتے رہے آپ بھی وہیں رکا کرتے تھے اور آپ نے جہاں
جہاں وضو کیا تھا آپ بھی وہاں وضو کرتے آپ چاہتے تھے کہ حضور کی کوئی ادا مجھ سے نہ
چھوٹنے پائے

Scanned with CamScanner

حضرت عبداللہ بن عمر کو بدعت اور بدعتی سے سخت نفرت تھی اور آپ ان کے پاس ایک لمحہ کے لئے رکنا گوارا نہ کرتے تھے آپ کے شاگرد امام مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ایک روز نماز کے لئے مسجد میں آئے اذان ہو چکی تھی تو ایک شخص نے اذان کے بعد الصلوۃ الصلوۃ کے الفاظ سے تثویب کی اور لوگوں کو نماز کے لئے پکارا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے یہاں سے لے چل اس لئے کہ یہ بدعت ہے (ابو داؤد ج ۱ ص ۷۹) اور فرمایا کہ مجھے اس بدعتی کے پاس نہیں رہنا (دیکھئے ترمذی ج ۱ ص ۲۸)

آپ جب بھی سفر سے واپس مدینہ منورہ آتے تو پہلے حضور ﷺ کے روضہ پر صلوۃ و سلام کے لئے حاضری دیتے بعد ازاں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو سلام پیش کرتے اور کہتے

السلام عليك يا رسول الله ...... السلام عليك يا أبابكر ...... السلام عليك يا أبتاه (طبقات ج ۴ ص ۱۱۷ حلیہ ج ۱ ص نمبر ۱۰۸۵)

حضرت عبداللہ بن عمر زہد و تقوی میں اپنی مثال آپ تھے حضور ﷺ کی صحبت اور والد گرامی حضرت عمرؓ کی تربیت نے آپ کی روحانی زندگی کو نکھارا ہوا تھا حضور ﷺ نے آپ کو اچھا آدمی ہونے کی سند دی تھی ان عبدالله رجل صالح (الاحسان ج ۹ ص ۱۰۴) حضرت جابر بن عبداللہ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ ابن عمرؓ کا دامن کبھی دنیا سے آلودہ نہیں ہوا (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۵۳) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بھی آپ کے بارے میں یہی بات کہی ہے میمون بن مہران جب ابن عمر اور ابن عباس کا تذکرہ کرتے تو کہتے کہ ابن عمر تقوی اور ابن عباس علم میں آگے ہیں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا وقت علم کی اشاعت اور اپنے رب کی عبادت میں گزرتا تھا آپ کی مجلس مسجد نبوی میں صبح کو چاشت تک مستقل طور پر منعقد ہوتی تھی جس میں آپ قبلہ رو

ہو کر حدیث بیان کرتے تھے (طبقات ج ۴ ص ۱۴۷) ایک مرتبہ کسی نے مجلس میں آپ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا جس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا ہوں اس شخص کے جانے کے بعد اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہا ابن عمر تم نے خوب کیا کہ جو بات معلوم نہیں تھی اسکے بارے میں پوچھا گیا تو لاعلمی ظاہر کر دی

حضرت عبداللہ بن عمر کو حضرت عبداللہ بن مسعود کے علم و فقہ پر بہت اعتماد تھا آپ کوئی ایسی حدیث سنتے جو آپ کے علم میں نہ ہوتی اور حضرت عبداللہ بن مسعود اس کی تصدیق فرماتے تو آپ مطمئن ہو جاتے عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت سے آپ کے سامنے ایک حدیث بیان کی تو ابن عمر نے مجھ سے کہا تم نے ابن مسعود سے یہ حدیث سنی ہے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کہ تم دوبارہ معلوم کرو اس کے بعد ابن عمر مجھے لے کر حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ یہ حدیث آپ نے بیان کی ہے ابن مسعود نے فرمایا کہ ہاں یہ حدیث میں نے ان سے بیان کی ہے ابن عمر نے یہ بات سن کر کہا کہ ابن ام عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود) رسول اللہ ﷺ کے بارے میں جھوٹ نہیں بول سکتے ہیں (تاریخ کبیر ج ۳ ص ۳۴۸۔ خیر القرون کی درسگاہیں ص ۲۰۲)

آپ تہجد گزار اور صائم النہار تھے رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارتے تھے اور آپ کے پاس جو مال آتا آپ اسے راہ خدا میں خرچ کر دیا کرتے تھے آپ کو جو چیز سب سے زیادہ پسند ہوتی آپ اسے ہی خیرات میں دے دیتے تھے (اصابہ ج ۲ ص ۳۴۸) ایک مرتبہ آپ نے نہایت عمدہ اونٹ حج کے سفر کے لئے خریدا اور پھر اس پر سوار ہو کر جا رہے تھے آپ کو اونٹ کی چال بہت پسند آئی تو آپ اتر پڑے اور غلام سے کہا کہ سامان اتار لو اور اس کو قربانی

Scanned with CamScanner

کے جانوروں میں داخل کر دو (صحیح بخاری ج ص حلیۃ ج ا ص ۲۶۶) آپ نے کثرت سے غلاموں کو بھی آزاد کیا تھا (ریاض ج ا ص ۴۲۴) جس غلام کے متعلق پتہ چل جاتا کہ وہ دینداری میں آگے آگے ہے تو آپ اسے آزاد کر دیتے تھے آپ کے اس عمل کو دیکھ کر آپ کے غلام مسجد میں جاکر بیٹھ جاتے تاکہ آپ انہیں آزاد کر دیں بسااوقات لوگ آپ کو کہتے یہ صرف آپ کو دھوکہ دیتے ہیں آپ اس کے جواب میں فرماتے کہ جو ہمیں اللہ کے لئے دھوکہ دے گا ہم بھی اس سے اللہ کے لئے دھوکہ کھاتے رہیں گے (حلیۃ ج ا ۱۰۱۱) آپ کے پاس مال آتا تو اسی وقت راہ خدا میں صرف کر دیا کرتے تھے ایک مرتبہ شام کے وقت آپ کے پاس دس ہزار درہم آئے آپ نے راتوں رات سب کے سب خیرات کر دئے تھے (حلیۃ ج ا ص ۳۶۹)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ غریبوں اور مسکینوں کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے گھر میں کھانا پکتا تو آپ کسی نہ کسی مسکین اور غریب کو کھلا دیا کرتے تھے آپ کے کھانے کے لئے کوئی اچھی چیز پکتی اور کہیں کسی فقیر کی آواز آجاتی تو آپ یہ کھانا اسے دے دیا کرتے تھے (طبقات ج ۴ ص ۱۲۲ حیاۃ الصحابۃ ج ۲ ص ۱۹۵) آپ کے دستر خوان پر ہمیشہ کوئی نہ کوئی یتیم ہوا کرتا تھا (حلیۃ ج ا ص ۲۹۸) آپ نے گھر والوں سے کبھی کسی پسند کی چیز پکوائی اور اس دوران کوئی سائل آگیا تو باوجود خواہش کے آپ وہ کھانا سائل کو دے دیتے تھے اور اہلیہ کے اصرار پر کہ آپ غریب کو کھانے کے بجائے درہم دے دیں آپ انکار فرماتے اور وہی کھانا اسے دے دیتے تھے (حلیۃ ج ا ص ۳۰۷) آپ فرماتے تھے کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں میں نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا آپ قلت طعام کی بناء پر جب کمزور ہو گئے تو کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ عمدہ اور اچھے کھانے کھائیں تو کیا حرج ہے آپ نے فرمایا کہ میری عمر کے

Scanned with CamScanner

اسی سال گزر چکے میں نے کبھی شکم سیر ہو کر نہیں کھایا اب تم چاہتے ہو کہ میں پیٹ بھر کر کھاؤں ؟ ایک مرتبہ ایک عراقی شخص آپ کے لئے ہاضمہ کی دوائی بطور تحفہ لایا آپ نے فرمایا کہ میں نے چار مہینوں سے پیٹ بھر کر نہیں کھایا سو مجھے اس کے استعمال کی ضرورت ہی نہیں (حلیۃ ج ۱ ص ۲۷۳)

کچھ لوگوں نے آپ کی اہلیہ سے کہا کہ آپ حضرت عبداللہ کا خیال رکھا کریں وہ کمزور ہو گئے ہیں تو آپ کی اہلیہ نے کہا کہ میں ان کا کیا کروں جب کبھی ہم ان کے لئے کھانا بناتے ہیں یہ اس کھانے پر کسی نہ کسی کو بلا کر کھلا دیتے ہیں (حیات الصحابہ ج ۲ ص ۲۱۱)

آپ فرماتے تھے کہ جب سے حضور ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے ہیں نہ میں نے کوئی مکان بنایا اور نہ ہی کھجور کا کوئی باغ لگایا (حلیۃ ج ۱ ص ۲۷۳) آپ کے خوف و خشیت کا یہ حال تھا کہ جب کبھی ایسی آیت تلاوت کرتے جس میں قیامت اور دوزخ کا ذکر ہوتا تو آپ رو پڑتے تھے آپ اپنی دعاؤں میں یہ بھی فرماتے تھے کہ اے اللہ آپ نے جو اسلام کی نعمت مجھے دی ہے اسے کبھی نہ چھیننا اور نہ ہی مجھے اس نعمت سے دور کرنا یہاں تک کہ مجھے موت آجائے اور مجھے موت اس وقت آئے جب میں دین اسلام پر سختی سے کاربند ہوں

ایک مرتبہ حضرت عروہ بن زبیر مصعب بن زبیر عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبداللہ بن عمر ایک جگہ بیٹھے تھے سب نے اپنی ایک ایک تمنا کا اظہار کیا کسی نے خلافت کی آرزو کی کسی نے علم کی کسی نے نکاح کی حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ مجھے تو بس مغفرت کی تمنا ہے

أما أنا فأتمنى المغفرة قال فنالوا كلهم ما تمنوا ولعل ابن عمر قد غفر له

ابو الزناد کہتے ہیں کہ ان تمام حضرات نے اپنی اپنی تمنا اور مراد پالی ہے امید کرتا ہوں کہ اللہ نے ابن عمر کو بھی معاف کر دیا ہوگا (حلیۃ ج ۱ ص ۳۸۳)

Scanned with CamScanner

حضرت عبداللہ کی انہی اداؤں نے آپ کو ہردلعزیز بنا رکھا تھا آپ کے شاگرد امام مجاہد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ان کے ساتھ تھا تو جو بھی ملتا آپ کو سلام کرتا اور دعائیں لیتا تھا اس وقت آپ نے فرمایا کہ لوگ مجھ سے اس قدر محبت کرتے ہیں کہ اگر سونا چاندی دے کر بھی یہ محبت حاصل کرنا چاہوں تو اس سے زیادہ نہیں ملے گی (طبقات ج ۴ ص ۱۲۷) آپ حضور علیہ السلام کا ذکر کرتے تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے (ایضا) حضرت سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر کے جنتی ہونے کے بارے میں میں گواہی دیتا ہوں حضرت ابو سلمۃ کہتے ہیں کہ ابن عمر اپنے دور کی بے نظیر شخصیت تھے سدی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر حضور علیہ السلام کے دور کی ایک یادگار تھے حضرت علی کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ آپ اس امت کے بہترین آدمی تھے (مستدرک ج ۳ ص ۶۴۶) امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر زاہد شخص ہیں اور بہترین رائے رکھنے والے تھے (ایضا) امام ابن سیرین دعا کرتے تھے کہ اے اللہ تو جب تک ابن عمر کو زندہ رکھے مجھے بھی زندہ رکھنا تاکہ میں ان کی اقتداء کرتا رہوں (اعلام الموقعین ج ۱ ص ۱۴) آپ سے روایت کرنے والوں میں حضرت جابر حضرت عبداللہ بن عباس جیسی شخصیات تھیں اور تابعین میں حضرت سعید بن مسیب حضرت علقمہ بن وقاص حضرت مسروق جیسے اکابر حدیث تھے۔

حضرت امام ذہبی (۷۴۸ھ) آپ کا ذکر اس طرح شروع کرتے ہیں

> حضرت عبداللہ بن عمر فقیہ اور علم و عمل میں نہایت بلند پایہ اور بے شمار فضائل کی مالک ہستی ہیں آنحضرت علیہ السلام نے ان کی تعریف کی ہے اور ان کی نیکوکاری اور صلاحیت کی شہادت دی ہے...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضور علیہ السلام کے

Scanned with CamScanner

اوامر اور آپ کے اقوال وافعال کی دیوانہ وار اتباع کرتے تھے (تذکرۃ الحفاظ ج ا ص ۵۳)

حج کے زمانہ میں ایک شخص نے نیزہ کی نوک آپ کے پیروں میں لگادی (یا لگ گئی) جس میں زہر بجھا ہوا تھا یہ زہر ان کے جسم میں داخل ہو گیا اور یہی آپ کی وفات کا باعث بنا ۷۴ ہجری میں بعمر ۸۷ سال آپ کا انتقال ہوا اور مکہ مکرمہ کے علاقہ فخ کے مہاجرین کے قبرستان میں دفن کئے گئے جناب محمد سلیم مرزا دیوبندی (مقیم مکہ مکرمہ) کی معرفت راقم الحروف کو آپ کے قبر کی زیارت کی سعادت بھی ملی ہے۔ فرضی الله تعالی عنه

☆...... حضرت عمرؓ کے صاجزادہ کے متعلق ایک مشہور واقعہ کی حقیقت

کیا یہ بات صحیح ہے کہ حضرت عمر فاروق نے اپنے ایک صاجزادے کو شراب پینے کے جرم میں اس قدر کوڑے مارے کہ وہ وہیں فوت ہو گیا؟

جواب...... حضرت عمر فاروق کے ایک صاجزادے عبدالرحمٰن الاوسط ابو شحمہ مصر میں تھے وہاں انہوں نے ایک دن نبیذ پی لی جس سے ان پر کچھ مدہوشی چھا گئی اور جب انہیں اس کا پتہ چلا تو خود ہی حضرت عمرو بن العاص کے پاس پہنچ گئے اور ان سے کہا کہ چونکہ اس نبیذ سے مجھے کچھ مدہوشی ہو گئی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ شراب بن چکی تھی مجھے اس پر حد لگائیں آپ نے ثبوت نہ ہونے کی بناء پر ان کی بات نہ مانی ابو شحمہ نے کہا کہ میں اس کی خبر حضرت عمر فاروق کو کردوں گا آپ مجھے ضرور حد لگائیں چنانچہ آپ نے انہیں گھر کے اندر ہی سزا دی جب اس بات کی خبر حضرت عمر کو ہوئی تو آپ حضرت عمرو بن عاص پر ناراض ہوئے اور کہا کہ آپ نے اس کے لئے یہ دوسرا طریقہ کیوں اپنایا چنانچہ جب ابو شحمہ

Scanned with CamScanner

واپس آئے تو حضرت عمر نے اس پر پھر سے سزا جاری کی تاہم یہ بات صحیح نہیں کہ ابو شحمہ اس سزا میں فوت ہوئے تھے ابو شحمہ اس کے کچھ عرصہ بعد اتفاقاً بیمار ہوئے اور اسی بیماری سے ان کا انتقال ہوا تھا حضرت تھانویؒ طبقات کے حوالہ سے لکھتے ہیں

ان عبدالرحمن الاوسط من أولاد عمر ويكنى أبا شحمة كان بمصر غازيا فشرب ليلة نبيذا فخرج الى السكة فجاء الى عمرو بن العاص فقال أقم على الحد فامتنع فقال له انى أخبر أبى اذا قدمت عليه فضربه الحد فى داره ولم يخرج فكتب اليه عمر يلومه ويقول الا فعلت به ماتفعل بجميع المسلمين فلما قدم على عمر ضربه واتفق انه مرض فمات (طبقات ابن سعد ج ص امداد الفتاوی ج ۴ ص ۴۷۷)

رہی یہ بات کہ آپ نے اپنے بیٹے کو اس قدر مارا کہ اس کا انتقال ہو گیا اور پھر آپ نے باقی کوڑے اس کی نعش یا قبر پر مارے ہرگز درست نہیں فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی لکھتے ہیں

یہ قصہ واعظین کے درمیان مشہور ہے جو موضوع اور باطل ہے چنانچہ اللآلی المصنوعة میں اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرمایا

موضوع فيه مجاهيل قال الدارقطني حديث مجاهد عن ابن عباس فى حديث أبى شحمة ليس بصحيح وقد روى من طريق عبدالقدوس بن الحجاج عن صفوان عن عمر وعبدالقدوس يضع وصفوان بينه وبين عمر رضى الله عنه رجال (احسن الفتاوی ج ۹ ص ۳۰)

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت

ایک مرتبہ حضور ﷺ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ ایک پہاڑ پر تھے کہ پہاڑ میں حرکت ہوئی آپ نے اپنا پاؤں مبارک پہاڑ پر مارا اور فرمایا کہ سکون میں آجا تجھ پر خدا کا ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۰ کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶۴)

حضرت عمر فاروق ان دو شہیدوں میں سے ایک ہیں دوسرے حضرت عثمان غنی ہیں جن کی شہادت کی خبر حضور ﷺ نے دی تھی

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ ایک نیا سفید کپڑا پہنے ہوئے آئے آپ ﷺ نے جب انہیں اس حال میں تو فرمایا

البس جدیدا وعش حمیدا ومت شہیدا (سنن ابن ماجہ ص ۲۶۳ تاریخ عمر ص ۴۱ لابن جوزی۔ در السحابۃ ص ۱۶۹)

اچھے کپڑے پہن اچھی زندگی گزار اور شہادت کی موت پالے

خود حضرت عمر فاروقؓ بھی شہادت پانے کے آرزو مند رہے اور بے انتہا اعلیٰ مراتب رکھنے کے باوجود آپ کو شہادت کی بہت تمنا تھی آپ اکثر وبیشتر اس کے لئے دعا بھی فرماتے تھے آپ کی بیٹی ام المؤمنین حضرت حفصہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت عمرؓ کو یہ دعا کرتے سنا ہے

Scanned with CamScanner

اللهم قتلا فی سبیلك و وفاة فی بلد نبیك (طبقات ج ۳ ص ۲۵۲)

اے اللہ میں تیری راہ میں شہید ہونے کی درخواست کرتا ہوں اور تیرے نبی پاک کے شہر مقدس میں موت چاہتا ہوں

اللهم انی أرزقنی شهادة فی سبیلك واجعل موتی فی بلد رسولك (تاریخ عمر ص ۲۳۶)

ام المؤمنین حضرت حفصہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا ابا جان یہ دونوں باتیں ایک جگہ کیسے جمع ہوں گی کہ آپ راہ خدا میں قتل ہوں اور مدینہ منورہ میں آپ کی موت آئے ظاہر ہے کہ راہ خدا میں قتل کی نوبت تو جہاد میں باہر جا کر ہی مل سکے گی حضرت عمر فاروق نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اللہ چاہے گا تو دونوں کام ہو جائیں گے (یاتی به الله اذا شاء) شہادت بھی مل جائے گی اور مدینہ منورہ میں موت بھی نصیب ہو جائے گی اللہ تعالی نے حضرت عمر فاروق کی اس تمنا کی لاج رکھی اور آپ کی دونوں تمنائیں پوری کر دیں

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر نے مدینہ میں بر سر منبر خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا کہ جنت عدن میں ایک ایسا محل ہے جس کے پانچ سو دروازے ہیں اور ہر دروازے پر پانچ ہزار حور ہیں اس میں سوائے نبیوں کے اور کوئی داخل نہ ہوگا پھر آپ حضور ﷺ کی قبر کی جانب متوجہ ہوئے اور کہا آپ کو یہ مبارک ہو ﴿ هنيئا لك يا صاحب القبر ﴾ پھر آپ حضرت ابو بکر کی قبر کی جانب متوجہ ہوئے اور کہا آپ کو بھی مبارک ہو ﴿هنيئا لك يا أبابكر﴾ پھر آپ اپنی جانب متوجہ ہوئے اور کہا اے عمر تجھے یہ مقام شہادت کہاں ملے گا ﴿وأنى لك الشهادة يا عمر ﴾ پھر خود ہی فرمایا جس ذات نے مجھے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی سعادت بخشی ہے وہ مجھے مقام شہادت پر لانے پر بھی قادر ہے

Scanned with CamScanner

ان الذی أخرجنی من مکة الی هجرة المدینة قادر أن یسوقنی إلی الشهادة (درالسحابۃ ص ۱۷۵ للشوکانی)

حضرت امام بخاری نے ابو صالح کے حوالہ سے مشہور تابعی کعب احبار کا بیان نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق سے کہا کہ میں نے تورات میں لکھا دیکھا ہے کہ آپ شہید کیے جائیں گے جس پر آپ نے پوچھا کہ یہ کیسے ہوگا کہ جزیرۃ العرب میں رہتے ہوئے میں مرتبہ شہادت پالوں اسلمہ کا بیان ہے کہ کعب احبار کی یہ بات سن کر آپ نے یہ دعا فرمائی تھی (تاریخ الخلفاء ص ۱۳۶)

حضرت ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک آدمی کو دوسرے لوگوں کی بہ نسبت تین ہاتھ اوپر دیکھا تو پوچھا یہ کون ہیں کہا گیا کہ یہ عمر ہیں میں نے پوچھا کہ ان کا مقام تین درجے اوپر کیوں ہے جواب ملا کہ وہ تین خاص خصلتوں کے حامل ہیں

لایخافون فی الله لومة لائم ...... وخلیفة مستخلف...... وشهید مستشهد

حضرت ابو بردہ نے یہ خواب حضرت ابو بکر صدیق کو سنایا تو آپ نے حضرت عمر کو بلایا اور ان کے سامنے کہا کہ اپنا خواب بیان کر چنانچہ ابو بردہ نے خواب بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ جب میں دوسری بات پر پہنچا کہ تو حضرت عمر نے مجھے دیکھا اور خاموش رہنے کے لئے کہا اور فرمایا کہ تو یہ بات کہہ رہا ہے حالانکہ حضرت ابو بکر زندہ سلامت موجود ہیں

پھر جب حضرت عمر مسلمانوں کے والی اور خلیفہ ہوئے تو آپ نے مجھے بلایا اور کہا کہ اب اپنا خواب بیان کرو جب میں نے وہ خواب بیان کیا اور کہا کہ وہ ایسا خلیفہ ہوگا جو اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کی پروانہ کرے گا تو آپ فرمایا کہ میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ اللہ مجھے اس طرح بنادے (انی لأرجو أن یجعلنی الله منهم) جب میں نے دوسری بات کہی تو آپ

Scanned with CamScanner

نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے خلافت عطا فرمائی اور میری اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس کام میں میری مدد فرمائے (قد استخلفنی الله وأساله ان یعیننی علی ماولانی)اور جب میں نے تیری بات بتائی تو آپ نے کہا کہ کہاں میں اور کہاں مرتبہ شہادت...... حالانکہ میں تمہارے سامنے ہوں تم لوگ تو غزوہ جہاد میں جاتے ہو مجھے اس وقت اس کا موقع نہیں ملتا پھر ساتھ ہی کہا کہ کیوں نہیں کیوں نہیں ؟اگر اللہ نے چاہا تو ایسا ہوگا اللہ نے چاہا تو وہ یہ مرتبہ مجھے ضرور دے گا

أنی لی بالشهادة وأنا بين اظهركم تغزون ولا أغزو ثم قال بلی
يأتی الله بها انشاء الله يأتی الله بها ان شاء الله (ریاض ص ۳۰۵)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آپ کو مرتبہ شہادت پر فائز فرمایا

حضرت عمر فاروق نے اپنی شہادت سے کچھ عرصہ قبل ایک خواب دیکھا جسے آپ نے ایک خطبہ میں بیان فرمایا ابو طلحہ یعمری کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے خطبہ کے دوران فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک سرخ رنگ کے مرغ نے مجھے ایک دو چونچیں ماریں ہیں (تاریخ عمر ص ۲۳۸ مستدرک ص ۹۷ ج ۳) پھر فرمایا اس خواب کی تعبیر یہ معلوم ہوتی ہے کہ میری موت کا وقت قریب آگیا ہے (معرفۃ الصحابہ ج ا ص ۶۷)

حضرت علی مرتضیٰ کی اہلیہ حضرت اسماء نے بھی آپ کے اس خواب کی یہی تعبیر دی اور ساتھ ہی کہا کہ آپ کو ایک عجمی شخص قتل کرے گا (مسند احمد ج ا ص ۱۵ تاریخ عمر ص ۲۳۸)

اس کے بعد فرمایا کہ لوگوں کا اصرار ہے کہ میں کسی کو اپنا جانشین مقرر کر جاؤں حالانکہ اللہ تعالیٰ اسلام اور خلافت کو کبھی ضائع نہیں کرے گا ﴿ان الله يحفظ دينه﴾ اگر میری موت جلد واقع ہو جائے تو انتخاب خلیفہ کے لئے ان چھ آدمیوں کی ایک مجلس بنادی جائے

Scanned with CamScanner

جن سے رسول اللہ ﷺ راضی رہے ہیں (تاریخ الخلفاء ص ۱۳۶)

راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے یہ بات جمعہ کے خطبہ میں کہی تھی اور پھر بدھ کے دن آپ پر قاتلانہ حملہ ہو گیا (مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ

حضرت عمر پر قاتلانہ حملہ کے بعد لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ امر خلافت کسی کے سپرد کر دیجئے آپ نے فرمایا کہ اگر میں سپرد نہ کروں تو اتباع ہے رسول اللہ ﷺ کا کیونکہ آپ نے خلافت کسی کے سپرد نہیں فرمائی تھی اور اگر سپرد کروں تو اتباع ہے ابوبکر کا کیونکہ انہوں نے خلافت کو میرے سپرد فرمایا تھا اگرچہ مجھ کو دونوں باتوں کا حق حاصل ہے مگر میں اپنے بعد کا بار اپنے سر پر نہیں رکھتا (حسن العزیز ج ۳ ص ۱۸۸)

ان أترك فقد ترك من هو خير مني رسول الله ﷺ وان استخلف فقد استخلف من هو خير مني أبوبكر رضى الله عنه (مسند احمد ج ۱ ص ۱۷ و ص ۷۷ تاریخ عمر ص ۲۴۵ ریاض ج ۱ ص ۴۱۴)

حضور ﷺ کی پیش گوئی آپ کی پر خلوص دعا اور خواب کی تعبیر سچ بن کر سامنے آئی آپ نے اللہ سے جو مانگا اور جس طرح مانگا اللہ نے عطا فرمایا آپ کو مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے اعلیٰ درجہ شہادت کی موت نصیب فرمائی

آپ کی شہادت کا واقعہ اس طرح رونما ہوا کہ مدینہ منورہ میں حضرت مغیرہ بن شعبہ کے پاس ابو لولو فیروز نامی ایک غلام تھا جو عیسائی مذہب رکھتا تھا اور روم سے اسیر ہو کر آیا تھا مگر اصل سے فارسی تھا کسی زمانہ میں اہل روم اسے اسیر بنا کر لے گئے تھے یہ غلام اپنے مذہب پر پختگی سے قائم رہنے کے ساتھ قومی تعصب اور حمیت کو بھی پوری طرح دل میں لئے

Scanned with CamScanner

ہوئے تھا نہاوند کا معرکہ ختم ہو کر بہت سے قیدی جب مدینہ منورہ لائے گئے تو ابولولوہ پر
غم کا پہاڑ ٹوٹا قیدیوں میں سے بچوں کے سروں پر ہاتھ پھیرتا اور کہتا تھا

اکل عمر کبدی (عمر نے میرا جگر کھالیا ہے)

مگر باوجود ان خیالات کے مسلمانوں میں رہ کر بے خوف وخطر نہایت آزادی سے زندگی بسر کر رہا تھا آدمی ہوشیار اور طرح طرح کی صنعت ودستکاریوں میں ماہر تھا اس لئے مولی مغیرہ بن شعبہؓ نے پوری آزادی دے کر دو درہم یومیہ کا ٹیکس اس پر لگادیا تھا ایسے ماہر اور صناع پر یومیہ دو درہم کچھ بھی نہ تھے (اشاعت اسلام ص ۲۲۹)

ایک دن اس نے حضرت عمر سے شکایت کی کہ میرے مالک مغیرہ بن شعبہ نے مجھ پر بڑا بھاری محصول مقرر کیا ہے آپ کم کرادیجئے حضرت عمر نے تعداد پوچھی تو اس نے کہا روزانہ دو درہم۔ آپ نے پوچھا کہ تو کونسا کام کرتا ہے اس نے کہا نجاری ونقاشی آہن گری ...... ارشاد فرمایا ان صنعتوں کے مقابلہ میں یہ کوئی بڑی رقم نہیں فیروز کو اس جواب سے سخت غصہ آیا اور وہ اس وقت وہاں سے نکل کر چلا گیا تاہم حضرت عمر نے ارادہ کر لیا تھا آپ کہ اس بارے میں حضرت مغیرہ سے گفتگو کریں گے ﴿ وفی نیته ان یلقی المغیرة فیکلمه یخفف (المقصد العلی فی زوائد ابی یعلی الموصلی ج ۳ ص ۱۷۰)

پھر آپ نے اس سے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ تو ایسی چکی بنا سکتا ہے جو ہوا کے ذریعہ سے آٹا پیسے اگر ایسا ہے تو مسلمانوں کے لئے ایک چکی بنادے اس نے کہا بیشک ایسی چکی میں آپ کے لئے بنادوں گا جس کا چرچا مشرق ومغرب میں ہو جائے گا اس نے اس گفتگو میں آپ کو قتل کرنے کی دھمکی دی تھی اور آپ بھی اس کو فورا سمجھ گئے تھے چنانچہ اس کے چلے جانے کے بعد فرمایا

Scanned with CamScanner

لقد أوعدني العبد الآن غلام مجھ کو قتل کی دھمکی دے کر گیا ہے

مگر آپ نے اس پر اس سے کسی قسم کی کوئی باز پرس نہیں کی اور نہ اس کو نظر بند کیا اور نہ اپنی حفاظت کا خاص سامان کیا

پھر آپ نے حضرت مغیرہ کو بلایا اور ان کو تقوی سے کام لینے کی تاکید کی اور فرمایا کہ جن کو خدا نے تمہارا دست نگر بنایا ہے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو (الموافقہ ص ۶۷)

اس واقعہ کے دو تین دن بعد جب حضرت عمر صبح کی نماز کے لئے نکلے تو فیروز زہر یلا خنجر لے کر بہت پہلے مسجد میں چھپا بیٹھا تھا جب نماز کے لئے صفیں درست ہو چکیں تو حضرت عمر امامت کے لئے آئے اور جوں ہی نماز شروع کی اس نے اچانک آپ پر خنجر سے حملہ کر دیا اور آپ پر چھ وار کئے جن میں سے ایک آپ کے ناف کے نیچے جا لگا حضرت عمر فاروق نے فوراً حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر امامت کے لئے آگے کر دیا اور خود زخم لگنے کی وجہ سے گر پڑے اور آپ کے منہ سے یہ الفاظ نکلے

وكان أمر الله قدرا مقدورا (ترجمہ) اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہنے والا تھا

(طبقات ج ۳ ص ۲۶۵ تاریخ عمر ص ۲۴۱ لابن جوزی)

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے مختصر نماز پڑھائی اس دوران فیروز ملعون نے تقریباً بارہ مزید لوگوں پر بھی خنجر سے وار کئے جن میں سے چھ حضرات وہیں شہید ہو گئے جب وہ وہاں بھاگنے کی کوشش کرنے لگا تو ایک شخص نے اس پر اپنی چادر پھینک دی جس سے وہ قابو آگیا اور جب اسے فرار کی کوئی راہ نہ ملی تو اس نے وہیں اپنے ہی خنجر سے خودکشی کر لی (مستدرک ج ۳ ص ۹۸۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۳۷ مروج الذہب ج ۲ ص ۲۵۸)

حضرت عمر فاروق نے اسی حال میں نماز ادا کی اور پھر اسی زخمی حالت میں آپ کو گھر لایا گیا

Scanned with CamScanner

صحابہ پر اور تمام مسلمانوں پر صدمے کی یہ کیفیت تھی کہ گویا آج تک ان پر اس قسم کی کوئی مصیبت پیش نہیں آئی اور ان کا صدمہ حق بجانب تھا دور بین اور خواص حضرات تو جانتے تھے کہ آپ کی بابرکت زندگانی فتن اور حوادثات کے لئے سد راہ ہے آپ کا اس عالم سے اٹھ جانا اور مسلمانوں میں اختلاف و فتن کا ظہور پذیر ہونا گویا لازم و ملزوم ہیں مگر وہ طبقہ جو ان احساسات سے خالی الذہن لیکن آپ کے عدل و رافت عام کے خوشگوار سایہ میں تربیت پا رہا تھا اس پر خواص سے زیادہ اس صدمہ کا اثر تھا

امتثال احکام شرع کی بناء پر بظاہر گو صبر و سکون تھا مگر دلوں میں قلق و اضطراب کے دریا موجزن تھے چہرہ پر اداسی چھائی ہوئی تھی مسلمانوں کی تو یہ حالت تھی مگر حضرت عمرؓ کو نہ اپنی جان کا کچھ خیال تھا اور نہ ان مہلک زخموں کی تکالیف پر کچھ اظہار کلفت بلکہ وہی مسلمانوں کی محبت و ہمدردی اب بھی انہیں مشغول کئے ہوئی تھی (اشاعت اسلام ص ۲۳۱) آپ نے سب سے پہلے پوچھا کہ میرا قاتل کون ہے ؟لوگوں نے کہا کہ فیروز۔ آپ نے فرمایا

ألحمد لله الذی لم یجعل قاتلی یحاجنی عندالله بسجدة سجدها له قط (طبقات ج ۳ ص ۲۶۳)

خدا کا شکر ہے کہ میری موت کسی مسلمان کے ہاتھ سے نہیں ہوئی (تاریخ الخلفاء ص ۱۳۸)

آپ کے خادم خاص حضرت اسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو یہ دعا کرتے سنا ہے

اللهم لا تجعل قتلی علی یدی عبد قد سجد لك سجدة یحاجنی بها یوم القیامة (طبقات ج ۳ ص ۲۶۳)

Scanned with CamScanner

اے اللہ میرا قتل اس شخص کے ہاتھوں نہ ہو جس نے تیرے سامنے کبھی ایک

سجدہ بھی کیا ہو تاکہ وہ روز قیامت اس سجدہ کو لے کر میرے مقابلہ میں نہ آئے

آپ کو فکر ہوئی کہ شاید کوئی مسلمان اس مشورہ میں شریک ہو اس لئے جب صحابہ کرام

آپ کی عیادت کے لئے آتے تو آپ پوچھتے تھے

أعن ملأ منكم كان هذا (تاریخ کامل ج ۳ ص ۲۱ لابن اثیر)

کیا تمہاری جماعت کے مشورہ واتفاق سے یہ کام ہوا ہے ؟

صحابہ اس کے جواب میں فرماتے معاذ الله (خدا کی پناہ ہم ایسا کیونکر کر سکتے تھے)

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے حضرت عمر کو مقام شہادت پر فائز فرمایا

اور آپ کی شہادت میں کسی ایک مسلمان کا ہاتھ نہ تھا یہ ایک بد ترین آدمی فیروز پارسی تھا

فساقها الله اليه على يد شر خلقه عبد مملوك للمغيرة (درالسحابة ص ۱۷۵)

وكان مجوسيا (تاریخ عمر ص ۲۴۱)

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ حنبلیؒ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں

ولم يقتل عمر من المسلمين لرضاء المسلمين عنه وانما قتله كافر

فارسي مجوسي (منہاج السنۃ ج ۶ ص ۱۳)

آپ کے خون میں کسی مسلمان کا ہاتھ تھا نہ کسی مسلمان کی خوشی اس میں شامل تھی آپ کو

ایک کافر ایرانی مجوسی نے شہید کیا

آپ یہ بھی لکھتے ہیں

فان ابا لؤلؤة كافر قتل عمر كما يقتل الكافر المؤمن وهذه الشهادة

أعظم من شهادة من يقتله مسلم فان قتيل الكافر أعظم درجة من

Scanned with CamScanner

قتیل المسلمین (منہاج السنۃ ج ۶ ص ۴۱)

ابو لولو کافر نے حضرت عمر کو شہید کیا جس طرح کوئی کافر کسی مسلمان کو شہید کر دیتا ہے اور یہ اس سے بڑی شہادت ہے کہ آپ کے خون سے کسی مسلمان کا ہاتھ رنگین ہوتا کیونکہ کافر کے ہاتھ سے شہید ہونا بہ نسبت کسی مسلمان کے ہاتھ سے زیادہ مرتبہ والی شہادت ہے

حضرت عمر فاروق کے فوری علاج کے لئے لوگوں نے ایک طبیب بلایا جس نے آپ کو انگور کا شربت اور دودھ پلانے کی کوشش کی مگر یہ دونوں چیزیں زخم کی راہ سے باہر نکل پڑیں اس وقت لوگوں کو پتہ چل گیا کہ یہ زخم گہرا ہے اور اب آپ شاید زیادہ دیر زندہ نہیں رہیں گے اس صورت حال پر بعض حضرات نے عرض کیا کہ آپ اپنا جانشین مقرر کر جائیں نیز وہاں موجود لوگوں میں سے کسی نے آپ کی تعریف و توصیف میں چند کلمات کہے تو آپ نے اس پر فرمایا

اللہ کی قسم میری تمنا یہ ہے کہ میں دنیا سے ہلکا ہو کر روانہ ہو جاؤں میں کسی کا مقروض نہ رہوں اور میرا بھی کسی پر قرضہ نہ ہو حضور انور ﷺ پر درود و سلام ہو جن کی صحبت نے مجھے تمام آلام و مصائب سے محفوظ رکھا (تاریخ الخلفاء ص ۱۳۷)

اس دوران حضرت عبداللہ بن عباس آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔اے امیر المؤمنین آپ کو جنت کی خوشخبری ہو آپ اس وقت ایمان لائے جبکہ لوگ کافر تھے آپ نے حضور ﷺ کے ساتھ جہاد کیا حضور ﷺ آپ سے راضی ہو کر دنیا سے گئے اور آپ کی خلافت میں دو آدمیوں کا بھی اختلاف نہیں تھا اور اب آپ مقام شہادت بھی پا رہے ہیں

Scanned with CamScanner

ابشر بالجنة يا امير المؤمنين اسلمت حين كفر الناس و جاهدت مع رسول الله ﷺ حين خذله الناس وقبض رسول الله ﷺ وهو عنك راض ولم يختلف في خلافتك اثنان وقتلت شهيدا (مستدرک حاکم ص ۹۸)

حضرت عمر نے یہ بات سنی تو حضرت ابن عباس سے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو حضرت ابن عباس ابھی کچھ نہ کہہ پائے تھے کہ پاس ہی کھڑے حضرت علی نے کہا جی ہاں ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں فقال علي نعم نشهد بذلك (کتاب الآثار ص ۲۰۷ از امام ابو یوسف) حضرت عمر فاروق کو حضرت علی کی بات سے بہت خوشی اور راحت ملی

وفرح بذلك عمر وأعجبه (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۲۷۰)

ابن ابی حدید شیعی نے یہ واقعہ شرح نہج البلاغۃ میں جناب ہیثم کے حوالہ سے نقل کیا ہے (دیکھئے ج ۳ ص ۱۴۶ الآثار في موت عمر)

حضرت عبداللہ بن عباس نے آپ کے بدن پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا کہ اس جسم کو دوزخ کی آگ کبھی بھی نہ چھوئے گی ﴿ جلد لاتمسه النار أبدا ﴾ آپ نے حضور ﷺ کی بہت اچھی صحبت پائی ہے حضور ﷺ آپ سے خوش ہو کر گئے ہیں حضرت ابو بکر بھی آپ سے خوش ہو کر گئے مسلمانوں نے آپ کے ساتھ ایک لمبا عرصہ گزارا اور آپ اس حال میں ان کو چھوڑ کر جا رہے ہیں کہ وہ سب کے سب آپ سے خوش ہیں

وصحبت المسلمين وتفارقهم وهم عنك راضون (تاریخ عمر ص ۲۵۰ لابن جوزی)

حضرت ابن عباس نے اس وقت آپ سے یہ بھی کہا کہ

والله ان كان اسلامك لنصرا وان كانت امامتك لفتحا والله لقد

Scanned with CamScanner

ملأت امارتك الارض عدلا (طبقات ج ۳ ص ۲۷۰)

وان كانت ولايتك لعدلا ولقد قتلت مظلوما (تاریخ عمر ص ۲۵۰)

آپ کا اسلام لانا مسلمانوں کے لئے باعث عزت تھا آپ کی امارت وخلافت انصاف پر مبنی رہی اور آپ کو شہادت کی موت نصیب ہے حضرت عمر نے اس پر فرمایا کہ واللہ تم محض اس کی وجہ سے مجھے عزیز نہ جانو اگر حق تعالی نے اپنا رحم میرے شامل حال نہ کیا تو عمر ہلاک ہو جائے گا (الموافقہ ص ۲۷)

آپ نے حضرت ابن عباس کو مخاطب کرتے ہوتے فرمایا اگر دنیا میں میرے پاس سونے کے دو پہاڑ بھی ہوتے تو میں انہیں قیامت کے خوف سے راہ خدا میں خرچ کر دیتا (تاریخ الخلفاء ص ۱۳۷)

والله لو ان لی طلاع الارض ذهبا لافتديت به من عذاب الله قبل ان أراه (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۲۱۔ طبقات ج ۳ ص ۲۷۰)

حضرت عمرؓ سے اس وقت کسی نے کہا کہ

اللہ نے آپ کے ہاتھوں بہت سے شہر فتح کرائے بے شمار علاقے مسلمانوں کو ملے آپ کی نیکیاں کس قدر زیادہ ہیں تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ کے ہاں ایسے ہی چھوٹ جاؤں اجر ملے نہ ملے تو بڑے نفع کا سودا سمجھوں گا

لوددت انی أنجو منه لاأجر ولاوزر (طبقات ج ۳ ص ۲۶۷)

شارح مشکوۃ نواب قطب الدین محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ

آپ نے یہ بات غلبہ خوف کے سبب کہی کہ واقع ہوا ان کو اس وقت تخوف کمی کرنے کے اللہ کے حقوق میں (مظاہر حق ج ۵ ص ۱۰۷)

Scanned with CamScanner

یعنی اللہ کا حق جس قدر ادا کرنا چاہیئے تھا آپ سمجھتے تھے کہ اس طرح وہ ادا نہ ہو سکا اور اس میں آپ سے کمی کوتاہی رہ گئی

آپ کی صاجزادی ام المؤمنین حضرت حفصہ جب آپ کے پاس آئیں تو باپ کو دیکھ کر تڑپ اٹھیں اور اپنے جذبات پر قابو رکھتے ہوئے اپنے بابا جان سے کہا

ابا جان آپ کو آپ کے رب کے پاس جانے کا رنج نہیں اور نہ ہی کوئی آپ کا فضائل میں ہمسر ہے اور میرے پاس آپ کے لئے بشارت موجود ہے اور آپ کا بہترین شفاعت کنندہ آپ کا عدل وانصاف ہے آپ کی سخت زندگی اور خواہشات سے عاری ہونے پر مشرکین اور مفسدین کو پکڑنے اور روکنے کے عمل کو آپ اللہ کے ہاں ہلکا نہ جانیں (سیر اعلام النبلاء ج ۲ ص ۵۷۲)

پھر آپ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ سے جن کی گود میں آپ کا سر مبارک تھا فرمایا کہ بیٹا میرے سر کو زمین پر رکھ دو انہوں نے کہا کہ ابا جان آپ کا سر نیچے زمین پر رکھنا میرے لئے بہت تکلیف دہ ہوگا آپ نے ان سے پھر فرمایا کہ بیٹا زمین پر رکھ دے چنانچہ انہوں نے آپ کا سر زمین پر رکھ دیا (دیکھئے الموافقہ ص ٦٨) آپ نے کہا کہ شاید اللہ کو میری اس حالت پر رحم آجائے اگر اللہ مجھ پر رحم نہ کرے تو سوائے بربادی کے اور کیا ہاتھ آسکتا ہے (اسد الغابۃ ج ۴ ص ۱۶۵)

حضرت عمر فاروق کی زندگی حضرت علی مرتضیٰ کو کس قدر عزیز تھی اسے دیکھئے امام محمد الباقر کہتے ہیں کہ

حضرت عمر نے جب صحابہ کرام کو کہلا بھیجا کہ بتاؤ جو کچھ میرے ساتھ پیش آیا ہے کیا تم اس واقعہ پر راضی ہو ؟ یا یہ تمہاری مرضی سے ہوا ہے ؟ سب نے اس کا انکار کیا اور سب پر گریہ

Scanned with CamScanner

طاری ہو گیا حضرت علی مرتضیٰ بھی وہاں موجود تھے آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ ہرگز نہیں ہم تو پسند کرتے ہیں کہ ہماری زندگی بھی حضرت عمر کو دے دی جائے اور ہماری عمر بھی آپ کو لگ جائے اور آپ کی زندگی لمبی ہو

فقال علی بن أبی طالب وددنا ان أزدنا فی عمر من أعمارنا (حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۱۹۹ المصنف لعبدالرزاق ج ۶ ص ۵۲)

تابعی جلیل حضرت سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت کعب کو جب اس حادثہ کی اطلاع ملی تو آپ وہاں آئے اور سب کے سامنے کہا کہ اگر حضرت عمر دعا کریں (اور ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ اللہ پر قسم کھالیں) تو اللہ تعالیٰ ان کی موت مؤخر کردے گا ان سے کسی نے کہا کہ کیا قرآن میں یہ نہیں کہ جب وقت مقرر آجاتا ہے تو نہ تقدیم ہے نہ تاخیر ہے تو حضرت کعب نے کہا اللہ نے یہ بھی تو ساتھ ہی فرمایا ہے ﴿ومایعمر من معمر ولاینقص من عمره الا فی کتاب ان ذلك علی الله یسیر ﴾ اللہ تعالیٰ جس کے حق میں چاہتا ہے کم زیادہ کرلیتا ہے اور یہ اللہ کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے

حضرت کعب نے کہا

لئن سأل عمر ربه لیبقینه الله فأخبر بذلك عمر فقال اللهم اقبضنی غیر عاجز ولا ملوم (طبقات ابن سعد کنز العمال ج ۱۲ ص ۶۸۶)

حضرت عبداللہ بن عباس نے یہ بات سنی تو آپ نے حضرت عمر فاروق سے کہا کہ جناب کعب آپ کے بارے میں اس طرح کہہ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا

اذا والله لاأسئله اب تو واللہ میں خدا سے یہ سوال نہ کروں گا (ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۷۷)

حضرت کعب نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ سچ پروردگار کی جانب سے ہے آپ اس میں

Scanned with CamScanner

الحق من ربك فلا تكن من الممترين قد أنبأتك أنك شهيد

شک نہ کریں میں نے آپ کو پہلے ہی بتادیا تھا کہ آپ شہید ہوں گے (تاریخ عمر ص ۲۴۶ لابن جوزی)

ابو مطرف نے حضرت علی مرتضیٰ سے نقل کیا ہے کہ جب آپ حضرت عمر کے پاس پہنچے تو انہوں نے حضرت عمرؓ کو جنت کی خوشخبری دی اور کہا کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ابوبکر اور عمر پختہ عمر کے جنتیوں کے سردار ہوں گے حضرت عمر نے فرمایا کہ اے علی کیا آپ اس بشارت کے گواہ ہیں حضرت علی نے کہا ہاں میں گواہ ہوں آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت حسن کو بھی کہا کہ تو بھی اس بات کی شہادت دے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ عمر اہل جنت میں سے ہیں

فقال شاهد أنت لي يا علي بالجنة قلت نعم وأنت يا حسن فاشهد على أبيك ان رسول الله ﷺ قال ان عمر من أهل الجنة (کنز العمال ج ۶ ص ۳۶۴)

انہی دنوں ایک نوجوان آپ کی عیادت کو آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ کو مبارک ہو کہ آپ نے حضور ﷺ کے ساتھ ایک طویل وقت گزارا ہے پھر اسلام کے لئے آپ کی بڑی خدمات ہیں آپ نے عدل کے ساتھ خلافت کی ہے حضرت عمرؓ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ میری تو بس خواہش یہی ہے کہ اللہ کے ہاں معاملہ برابر سرابر ہو جائے تو بڑی سعادت ہو گی جب وہ نوجوان واپس جانے لگا تو آپ نے اسے بلایا اور کہا اے بھتیجے تیرا کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہے اسے اوپر کر لے اس میں کپڑے کی حفاظت ہے اور اپنے رب حکم کی تابعداری اور خوف بھی ہے

فانه أنقى لثوبك وأتقى لربك (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۲۴ ۔ صفوۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۱۵۱)

Scanned with CamScanner

جب حضرت عمر فاروقؓ کو معلوم ہو گیا کہ اب آپ کا سفر آخرت بہت قریب ہے تو آپ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کو بلا کر کہا کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ عمر نے سلام کہا ہے یہ نہ کہنا امیر المؤمنین نے سلام کہا ہے پھر میری طرف سے درخواست پیش کرنا کہ اگر آپ کو کوئی تکلیف اور تنگی نہ ہو تو عمر کی خواہش ہے کہ وہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہو سو آپ اپنے حجرہ مقدسہ میں عمر کو دفن ہونے کی اجازت دیں اور اگر آپ کو تکلیف ہو اور یہ بات آپ کے لئے کوئی بوجھ کا باعث ہو تو خدا مجھے حضور علیہ السلام کے صحابہ اور آپ کی ازواج کے ساتھ بقیع میں دفن کر دینا کہ یہ سب کے سب عمر سے اچھے ہیں۔ چنانچہ آپ حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس آئے تو وہ رو رہی تھیں انہوں نے حضرت عمرؓ کا سلام اور پیغام پہنچایا تو ام المؤمنین نے فرمایا کہ یہ جگہ میں نے اپنے لئے محفوظ کی تھی لیکن آج میں عمر کو اپنے پر ترجیح دوں گی (کنت أریدہ لنفسی ولاوثرنہ الیوم) اس پر نہ مجھے کوئی تکلیف ہے نہ ہی میرے لئے یہ کوئی بوجھ اور تنگی کی بات ہے حضرت عبداللہ نے جب یہ بات اپنے والد حضرت عمر کو بتائی اور کہا کہ آپ کو اجازت مل گئی ہے تو حضرت عمر رو پڑے اور فرمایا کہ میری سب سے بڑی تمنا یہی تھی اب مجھے اپنے ان دونوں بڑوں کے ساتھ دفنا دینا (فادفنونی معھما) (متدرک حاکم ج ۳ ص ۹۹) آپ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا بیٹا ایمان کی خصلتوں کو لازم پکڑنا انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہیں فرمایا

الصوم فی شدۃ ایام الصیف وقتل الاعداء بالسیف والصبر علی المعصیۃ واسباغ الوضوء فی الیوم الشاتی وتعجیل الصلوۃ فی یوم الغیم وترک ردغۃ الخبال وھی شرب الخمر (طبقات ج ۳ ص ۲۷۳)

Scanned with CamScanner

جہاد کرنا گناہوں سے رکے

سخت گرمی کے دنوں میں روزہ رکھنا دشمنوں سے جہاد کرنا گناہوں سے رکے رہنا ٹھنڈی کے دنوں میں اچھی طرح وضو کرنا اندھیرے میں جلدی نماز پڑھنا اور شراب سے بچے رہنا

حضرت عمر نے دوسرے سب حضرات کو وصیت کرتے ہوئے کہا کہ تم سب لوگ اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اگر تم اس پر چلو گے تو کبھی راہ راست سے نہ ہٹو گے

آپ نے فرمایا

میں تمہیں مہاجرین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ اس وقت لوگ تو بڑی تعداد میں موجود ہیں مگر یہ لوگ اب خال خال رہ گئے ہیں میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ یہ لوگ اسلام کی پناہ گاہ ہیں جس کی طرف لوگ پناہ لیتے رہے ہیں میں تمہیں دیہات میں رہنے والوں کے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ وہ اصل عرب ہیں اور میں تمہیں ذمیوں کے حقوق اور ان کا خیال رکھنے کی تاکید کرتا ہوں (کنز العمال ج ۱۲ ص ۶۷۸)

پھر لوگوں نے آپ سے گذارش کی کہ اب آپ اپنا جانشین مقرر فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہ خلافت کے لئے وہ چھ آدمی زیادہ مستحق ہیں جن سے حضور ﷺ خوش رہے آپ نے جن چھ حضرات کا نام پیش کیا وہ یہ ہیں

حضرت عثمان بن عفان...... حضرت علی بن ابی طالب...... حضرت طلحہ...... حضرت زبیر بن عوام...... حضرت سعد بن ابی وقاص...... حضرت عبدالرحمٰن بن عوف......رضی اللہ عنھم اجمعین

حضرت عمر فاروق کے ذہن میں دو نام ایسے تھے جنہیں آپ اپنا جانشین بنانا چاہتے تھے آپ نے ایک مرتبہ فرمایا

اگر میری موت کا وقت قریب آجائے اور ابو عبیدہ بن الجراح زندہ ہوں تو میں ان کو خلیفہ

Scanned with CamScanner

بنادوں گا اور اس انتخاب پر اگر اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے تو میں کہوں گا کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ ہر نبی کا ایک امین ہوتا ہے اور ابو عبیدہ اس امت کے امین ہیں

ان لکل امة امینا و ان امیننا ایتها الامة ابو عبیدة بن الجواح (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۳۰)

اور اگر میری زندگی میں حضرت ابو عبیدہ فوت ہو جائیں اور میری موت کا وقت قریب ہو تو میں معاذ بن جبل کو اپنا خلیفہ بناؤں گا اور ان کے بارے میں اگر اللہ پوچھیں تو میں کہوں گا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جب علماء اللہ کے دربار میں حاضر ہوں گے تو معاذ ان سے بہت آگے آگے ہوں گے (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۴۰ مسند احمد ج ۱ ص ۳۲)

حضرت عمر فاروق کا خیال حضرت سالم مولی ابی حذیفہ کے بارے بھی یہی تھا اور آپ فرماتے تھے کہ اگر میں ان کو خلیفہ بنالوں اور کل میرا پروردگار مجھ سے اس کے بارے میں پوچھے گا تو میں کہوں گا کہ میں نے آپ کے نبی ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے کہ سالم اللہ سے دل کی گہرائی اور سچائی سے محبت کرتا ہے

سمعت نبیك وهو یقول انه یحب الله حقا من قلبه (کنز العمال ج ۱۲ ص ۶۷۵)

حضرت عمر فاروق اپنی اس تمنا کو اس لئے عملی جامہ نہ پہنا سکے کہ حضرت ابو عبیدہ اور حضرت معاذ بن جبل کا آپ کی حیات میں انتقال ہو چکا تھا حضرت ابو عبیدہ ۱۸ ہجری اور حضرت معاذ بن جبل نے بھی اسی سال یعنی ۱۸ ہجری میں وفات پائی تھی

حضرت عمر فاروق کی اس تمنا اور ارادہ سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ خلافت اور امارت کے لئے امانت علم اور محبت الٰہی ایک بنیاد کی طرح ہیں ان سب کے بغیر خلافت کا نظام درست نہیں رہتا اس سے آپ یہ بھی اندازہ کر سکتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق امانت اور علم اور محبت الٰہی کے کس اونچے مقام پر کھڑے ہوں گے۔

Scanned with CamScanner

حضرت عمر فاروق نے اسی وصیت میں یہ بھی فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے خلافت کے کاموں میں مشورہ میں لینے میں تو کوئی حرج نہیں لیکن خلافت سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہو گا اس کو والی اور حاکم نہ بنایا جائے

حضرت علی فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کے وصال کا وقت قریب آگیا تو آپ نے مجھے بلایا اور اپنے سر کے قریب بٹھا کر مجھے کہا کہ جب میں موت سے ہمکنار ہو جاؤں تو تم مجھے ان ہاتھوں سے غسل دینا جن ہاتھوں سے تم نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا تھا پھر کفن پہنانا پھر حجرہ اطہر میں لے جانا (الموافقہ ص ۷۲)

انتقال سے تھوڑا عرصہ پہلے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ میرے کفن میں بے جا صرف نہ کرنا اگر میں اللہ کے ہاں بہتر ہوں تو مجھے از خود بہتر لباس مل جائے گا اور اگر بہتر نہیں ہوں تو بہتر کفن بے فائدہ ہے

حضرت عائشہ کی جانب سے جب آپ کو حجرہ مقدسہ میں تدفین کی اجازت ملی تو آپ نے ایک عصا لانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس سے میری پیائش کر لو (کیونکہ آپ طویل القامت تھے) پھر فرمایا کہ حضرت عائشہ کا حجرہ مبارکہ چھوٹا ہے اس لئے میں نے ایسا کیا ہے جاؤ اب اس پیائش کے مطابق قبر کھودنا (کنز العمال ج ۱۲ ص ۶۸۹)

آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے

اللھم توفنی مع الابرار ولاتخلفنی فی الاشرار وقنی عذاب النار والحقنی بالاخیار (طبقات ج ۳ ص ۲۵۲)

حضرت عمر فاروق نے تین دن زخم کی تکلیف میں گزارے تاہم اس دوران بھی آپ مسلمانوں کو ان کی دینی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے رہے اور اپنے ماتحت حضرات کو

Scanned with CamScanner

انتظامی ہدایات دیتے رہے یکم محرم ۲۴ھ جب نئے اسلامی سال کا آغاز ہو رہا تھا آپ کا آخری وقت آپہنچا اور اللہ کا نام لیتے لیتے آپ اللہ کے ہاں پہنچ گئے انا للہ وانا الیہ راجعون اس وقت آپ کی عمر ۶۳ سال تھی

مروی ہے کہ جب ملک الموت آپ کے پاس آیا تو اس نے فرشتوں سے کہا یہ تو امیر المؤمنین کا گھر ہے اس میں کچھ بھی نہیں ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے قبر ہے حضرت عمر نے جب اس کی یہ بات سنی تو کہا کہ اے ملک الموت آپ جس کے پیچھے ہوں اس کا گھر ایسا ہی ہونا چاہیئے

هذا بيت أمير المؤمنين مافيه شئى كانه القبر فقال عمر يا ملك الموت من تكون أنت خلفه هكذا يكون بيته (ریاض ج ۱ ص ۴۱۸)

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کا انتقال ۶۳ سال کی عمر میں ہوا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے بھی اسی عمر میں وفات پائی (شعب الایمان ج ۲ ص ۱۶۱)

حضرت امیر معاویہ جب ۶۳ سال کے ہوئے تو فرمایا حضور ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سب نے ۶۳ سال میں دنیا چھوڑ دی تھی

مات رسول الله ﷺ وهو ابن ثلاث وستين ومات ابوبكر وهو ابن ثلاث وستين ومات عمر وهب ابن ثلاث وستين وانا اليوم ابن ثلاث وستين (مسند الامام الطحاوی ج ۶ ص ۳۱۵)

حضرت علامہ شعبی کہتے ہیں وان عمر قبض وهو ابن ثلاث وستين (صفوۃ ج ۱ ص ۱۵۲)

حضرت عبدالرحمٰن بن یسار نقل کرتے ہیں کہ جس دن حضرت عمر فاروق نے وفات پائی اس دن سورج گرہن تھا (جمع الفوائد ج ۴ ص ۵۰۹) حضرت حسن بن ابو جعفر کہتے ہیں کہ

Scanned with CamScanner

اس دن ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے ہر طرف اندھیرا چھا گیا ہے اس منظر کو دیکھ کر ایک بچے نے اپنی ماں سے پوچھا کہ امی جان کیا قیامت واقع ہو گئی ماں نے کہا نہیں بیٹا بلکہ حضرت عمر فاروق نے رحلت فرمائی ہے (ریاض ج ا ص ۴۱۹)

آپ کے احباب واصحاب نے حسب وصیت آپ کو غسل دیا اور کفن پہنا کر جب چٹائی پر رکھ دیا تو کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو اشکبار نہ ہو اور کوئی دل ایسا نہ تھا جو غمزدہ نہ ہوا ہو

حضرت عمر فاروق کی شہادت پر حضرت علی مرتضٰی کے تاثرات

☆...... حضرت علی مرتضٰی بھی ان مغمومین میں سے ایک تھے اور بار بار آپ کے چہرہ انور کی طرف دیکھتے اور آپ کی عظمت و عقیدت میں جھکے جاتے تھے آپ نے حضرت عمر فاروق کے جنازے پر جن تاثرات کا اظہار فرمایا ہے اسے دیکھئے

حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق کے انتقال کے بعد لوگ آپ کے ارد گرد جمع تھے اور اظہار افسوس کر رہے تھے میں بھی وہیں تھا تو میری پشت پر کسی نے اپنا ہاتھ رکھا اور کہنے لگا

رحمك الله ان كنت لأرجو أن يجعلك مع صاحبيك لانی كثير ماكنت اسمع رسول الله ﷺ يقول كنت وابوبكر وعمر وفعلت وابوبكر وعمر وانطلقت وابوبكر وعمر ان كنت لارجو ان يجعلك الله معهما (صحیح بخاری ج ا ص ۵۱۹)

اللہ آپ کو اپنی رحمت میں لے امید کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کر دے گا اور ان سے ملا دے گا میں نے بارہا حضور ﷺ کو

Scanned with CamScanner

بارہا اس طرح فرماتے سنا ہے" میں نے اور ابوبکر و عمر نے اس طرح کام کیا میں اور ابوبکر و عمر اس طرح گئے میں اور ابوبکر و عمر اس طرح آئے"

حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ میں نے جب مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علی مرتضیٰ تھے آپ حضرت عمر فاروق کی طرف دیکھ کر یہ بات کہہ رہے تھے

حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ حضرت علی نے اس وقت یہ بھی فرمایا

ماخلفت احدا احب الی ان القی الله بمثل عمله منك (ایضا ج ۱ ص ۵۲۰)

آپ نے اپنے پیچھے کوئی ایک شخص ایسا نہ چھوڑا کہ میں اس کے سے اعمال پر اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھوں

شارح صحیح بخاری علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ) اس پر لکھتے ہیں کہ حضرت علی اس بات کا عقیدہ رکھتے تھے کہ اس زمانہ میں حضرت عمر کے عمل سے بڑھ کر کسی کا عمل افضل نہیں

ان علیا کان یعتقد ان لاحد عملا فی ذلك الوقت افضل من عمل عمر (فتح الباری ج ۷ ص ۶۰)

حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا

ما احب ان القی الله بصحیفة احب الی من ان القاه بصحیفة هذا المسجی بینکم رحمك الله یابن الخطاب ان کنت بآیات الله لعالما وان کان الله فی صدرك لعظیما وان کنت لتخشی الله ولاتخشی الناس فی الله جوادا بالحق بخیلا بالباطل خمیصا من الدنیا بطینا من الاخرة (ریاض ج ۱ ص ۴۱۹)

Scanned with CamScanner

مجھے کوئی شخص نہیں کہ اس جیسا نامہ اعمال لے کر اللہ سے ملاقات کروں اللہ آپ پر رحم فرمائے اے عمر بن الخطاب آپ کتاب اللہ کی آیات کے بہت بڑے عالم تھے آپ کے دل میں اللہ کی بڑی عظمت تھی آپ اللہ سے ڈرتے تھے اور لوگوں سے ڈرتے نہ تھے آپ حق بیان کرنے میں بڑے سخی تھے اور باطل سے بڑے تنگ دل تھے آپ دنیا سے خالی اور آخرت سے بھرے ہوئے تھے

حضرت سعید بن میسب تابعی کہتے ہیں کہ سیدنا حضرت صہیب رومی نے آپ کی وصیت کے مطابق نماز جنازہ پڑھائی (تاریخ عمر ص ۲۵۸) آپ کی نماز جنازہ میں مدینہ منورہ اور آس پاس رہنے والے صحابہ کرام اور تابعین عظام نے شرکت کی حضرت علی مرتضٰی بھی ان سوگواروں میں شامل تھے اور آپ حضرت عمر فاروق کے لئے دعاء رحمت فرماتے تھے

☆...... حضرت عمر کی نماز جنازہ میں حضرت علی کا شریک ہونا

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں

لما قتل عمر ابتدر علی و عثمان للصلوة علیه......الحدیث (متدرک ج ۳ ص ۹۹)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کی نماز جنازہ میں جس طرح دوسرے اجلہ صحابہ اور تابعین کی بڑی تعداد شریک تھی حضرت علی مرتضٰی ان قدوسی صفات حضرات کے ساتھ کھڑے تھے کیا کوئی یہ بات تسلیم کر سکتا ہے کہ حضرت عمر فاروق کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے پورا مدینہ منورہ امڈ آیا ہو مگر حضرت علی مرتضٰی اور آپ کے دونوں شہزادے اپنے گھر

Scanned with CamScanner

میں چھپے بیٹھے ہوں اور آپ کی نماز جنازہ نہ پڑھیں پھر یہ تو سوچیں کہ حضرت علی مرتضٰی کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم حضرت عمر کی اہلیہ محترمہ بھی تھیں سو حضرت علی مرتضٰی اور آپ کے صاحبزادگان نے نہ صرف یہ کہ آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کی بلکہ وہ سب آپ کی تدفین میں بھی شریک رہے حضرت علی مرتضٰی کہتے ہیں

نماز کے بعد ہم جنازہ کو لے کر حضرت عائشہ کے دروازہ پر پہنچے اور آواز دی حضرت ام المؤمنین نے پوچھا کون ہے؟ ہم نے کہا کہ حضرت عمر کا جنازہ لے کر آئے ہیں انہوں نے کہا تھا کہ وفات کے بعد ایک مرتبہ پھر دفن کے متعلق پوچھ لینا حضرت عائشہ نے فرمایا واللہ حجرہ مقدسہ میں جو جگہ میں انہیں دے چکی ہوں اب اس کو واپس نہیں لوں گی (اور پھر ام المؤمنین نے روضہ اقدس کی جانب دیکھتے ہوئے فرمایا) اے اللہ کے رسول ﷺ اور اے حضرت ابو بکر تمہارا دوست عمر تمہارے پاس زیارت کے لئے آیا ہے (الموافقہ ص ۷۲)

حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میں اپنے والد محترم کا جنازہ لے کر حضرت عائشہ کے پاس حاضر ہوا تو دروازہ پر کھڑے ہو کر اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ نے ارشاد فرمایا سلامتی کے ساتھ اندر داخل ہو جایئے ادخل بسلام (طبقات ج ۳ ص ۲۷۷)

☆...... حضرت علی مرتضٰی کا حضرت عمر فاروق کی قبر میں اترنا

حضور اقدس کے حجرہ مبارکہ میں (جو جنت کا ہی ایک قطعہ ہے) حضرت ابو بکر صدیق کے پہلو میں آپ کے لئے قبر تیار کی گئی اور جس مٹی سے آپ بنائے گئے اللہ نے اسی مٹی میں آپ کو لوٹا دیا حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کی عظمت و فضیلت دیکھئے کہ یہ

Scanned with CamScanner

حضور علیہ السلام لائے گئے ہیں اور حضور اکرم کا جسم مبارک جس مٹی سے بنا وہ جنت کی مٹی نہیں تو اور کیا ہے؟ امام محمد بن سیرین (۱۱۰ھ) حضرت ابوہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

دونوں اسی مٹی میں لائے گئے جس میں

قال ابو عاصم مانجد مامن مولود الا وقد ذر علیه من تراب حفرته لابی بکر وعمر رضی الله عنهما فضیلة مثل هذه لان طینتهما طینة رسول الله ﷺ (تاریخ عمر ص ۴۸ لابن جوزی)

امام ابن سیرین نے یہ بھی فرمایا کہ

لوحلفت حلفت صادقا بارا غیر شاك ولا مستثن ان الله تعالی ماخلق محمدا ﷺ ولاابابکر ولا عمر الا من طینة واحدة ثم ردهم الی تلك الطینة (عمدة القاری ج ۸ ص ۲۲۶)

اگر میں قسم کھاؤں تو میری قسم سچی ہوگی بالکل یقینی جس میں شک کرنے والے کیلئے کوئی گنجائش نہیں اور نہ استثناء کی ضرورت۔ کہ اللہ تعالی نے نہیں پیدا کیا محمد علیہ السلام کو اور نہ ابوبکر کو اور نہ عمر کو مگر ایک مٹی سے پھر اسی مٹی کی طرف ان سب کو لوٹا دیا

حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت میں اسکی صراحت موجود ہے

خلقت أنا وأبوبکر وعمر من طینة واحدة (رواہ الدیلمی کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶۷)

اس کی مزید تفصیل راقم الحروف کی کتاب "سیدنا ابوبکر صدیق" میں ملاحظہ کیجئے

حضرت عمرؓ کی قبر میں اہل شوری یعنی حضرت عثمان غنی حضرت علی مرتضی حضرت سعید بن زید حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت سعد بن ابی وقاص اور آپ کے بیٹے حضرت

Scanned with CamScanner

عبداللہ بھی اترے (اسد الغابۃ ج ۴ ص ۱۶۶) ونزل فی قبرہ عثمان وعلی ..... الخ (الکامل لابن اثیر ج ۳ ص ۲۸)

حضرت عمر کی خوش قسمتی دیکھئے کہ افضل المخلوقات علیہ افضل التحیات والتسلیمات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا حجرہ مبارکہ جس سے بہتر کوئی حجرہ نہیں ..... پھر آپ کا روضہ مطہرہ جو کعبہ مشرفہ اور عرش وکرسی سے بھی افضل ..... پھر آپ ﷺ کی معیت وقرب کہ اس سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں ..... پھر جنت کی سرزمین پر آرام کرنے کی سعادت ..... پھر انبیاء ومرسلین کے بعد سب سے بہتر وافضل شخصیت سیدنا ابوبکر صدیق کا پہلو ..... اور پھر ایک وقت آئے گا کہ اللہ کے رسول حضرت عیسی علیہ السلام ان سب کے ساتھ یہاں آرام فرمائیں گے۔ اللہ اللہ کیا نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے۔ حضرت امام ملا علی القاری لکھتے ہیں

فهنيئا بالشيخين حيث اكتنفا بالنبيين (شرح فقہ اکبر ص ۱۳۶)

شیخین کو بہت بہت مبارک ہو کہ اللہ کے دو عظیم پیغمبران کو اپنے درمیان لیں گے

حضرت عائشہ صدیقہ نے حضور ﷺ کی وفات سے چند روز پہلے ایک خواب دیکھا تھا کہ تین چاند ان کے حجرہ میں گرے ہیں تو آپ نے اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق سے اس خواب کا ذکر کیا حضرت ابوبکر نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا آپ خاموش رہے جب حضور ﷺ کا انتقال ہو گیا اور حضرت عائشہ صدیقہ کا حجرہ آپ کا مدفن بنا تو آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ

هذا أحد اقمارك وهو خيرها (مؤطا امام مالک ص ۱۵۴)

اے عائشہ یہ تمہارے حجرہ کا پہلا اور سب سے بہتر چاند ہے

Scanned with CamScanner

حضرت ابوبکر یہاں محو استراحت ہوئے تو یہ دوسرا چاند تھا اور جب پھر بعد میں جب حضرت عمر کی آخری آرام گاہ بھی یہیں بن گئی تو یہ تینوں چاند حضرت عائشہ کے حجرہ مبارکہ میں آگئے۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور علیہ ﷺ اور میرے والد حضرت ابوبکر کی تدفین کے بعد میں اپنے کمرہ میں بغیر کسی چادر اور دوپٹہ کے بھی آیا جایا کرتی تھی مگر جب حضرت عمر بن خطاب یہاں دفن ہوئے تو میں نے اپنے اوپر ہمیشہ ایک کپڑا لے لیا بعد ازاں میں نے وہاں میرے اور قبروں کے درمیان ایک آڑ سی بنادی

فلم أزل ملتحفة في ثيابي حتى بنيت بيني وبين القبور جدارا فتفصلت بعد (طبقات ج ۳ ص ۲۷۷ تاریخ عمر ص ۲۶۱)

حضرت عمر فاروق کی تدفین کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ اپنے اوپر کپڑا کیوں لیا کرتی تھیں؟ آپ کا کپڑا لینا حضرت عمر کے حیاء کے باعث تھا آپ فرماتی ہیں میں اپنے حجرے میں جس میں کہ رسول اللہ علیہ ﷺ تھے کھلے چادر داخل ہو جایا کرتی تھی

وأقول انما هو زوجي وأبي فلما دفن عمر معهم فوا لله ما دخلت الا وأنا مشدودة على ثيابي حياء من عمر ...... رواه احمد (مشکوۃ ص ۱۵۴ اشفاء السقام ص ۱۷۳)

مجھے یہی خیال ہوتا تھا میرے خاوند اور میرے والد ہی تو یہاں ہیں جب حضرت عمر دفن ہوئے تو خدا کی قسم میں وہاں پردے ہی میں جاتی تھی اور یہ حضرت عمر کے حیاء کے باعث تھا

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ) حیاء من عمرؓ کی شرح میں لکھتے ہیں

Scanned with CamScanner

أوضح دليل على حيات الميت وعلى انه ينبغي احترام القبور عند زيارة مهما امكن لاسيماالصالحون بان يكون في غاية الحياء والتادب بظاهره باطنه (مشکوۃ ۱۵۴)

یہ حدیث حیات میت پر بہت واضح دلیل ہے اور اس پر کہ قبور شریفہ کا احترام جہاں تک ممکن ہو سکے کیا جائے خاص طور پر صالحین کی قبور کے سامنے بہت ادب وحیاء ملحوظ رہے

حضرت الاستاذ علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مد ظلہ اس حدیث پر لکھتے ہیں

حضرت عائشہ صدیقہ کے اس تعامل سے نہ صرف آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ اور آپ کے حواس کے روشن ہونے کا پتہ چلتا ہے بلکہ حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم کی حیات اقدس اور ان کے حواس کے روشن ہونے کا بھی ثبوت ملتا ہے (مقام حیات ص ۶۰۸)

انبیاء کرام کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی غیر انبیاء کے بارے میں ایسی کوئی نص نہیں تاہم اللہ تعالی اپنے مقبولین کے لبدان مبارکہ کی بھی اسی طرح حفاظت فرماتے ہیں جس طرح انبیاء کے اجسام مطہرہ کی ہوتی ہے حضرت عمر فاروق اللہ کے مقبولین میں بہت اونچے مقام پر تھے اور پھر آپ کو شہادت کا مرتبہ علیا بھی ملا تھا اللہ تعالی نے حجرہ مبارکہ میں آپ کو محو استراحت کی سعادت دی اور ایک خاص مٹی سے آپ کو مس ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے اس سے ہمیں یہ یقین کامل ہے کہ اللہ نے آپ کے بدن کو بھی محفوظ رکھا ہے حضرت ھشام بن عروہ کہتے ہیں کہ

لما أسقط عليهم الحائط في زمان الوليد بن عبدالملك اخذوا في

بنائه فبدت لهم قدم ففزعوا وظنوا انها قدم النبی ﷺ فما وجدوا احدا یعلم ذلک حتی قال لهم عروة لا والله ماهی القدم النبی ﷺ ماهی الا قدم عمر (صحیح بخاری ج۱ص۱۸٦)

ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ کے حجرہ کی ایک دیوار گر گئی جب اسے ہٹانے لگے تو ایک قبر سے ایک پاؤں ظاہر ہوا لوگ گھبرائے کہ کہیں یہ حضور ﷺ کا قدم مبارک نہ ہو حضرت عروہ نے وہ قدم پہچان لیا اور انہیں بتایا کہ یہ پاؤں حضرت عمر فاروق کے ہیں حضور ﷺ کے نہیں۔

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت عمر فاروق کے جسم مبارک کو ہر طرح کے تغیر سے محفوظ رکھا ہے

☆...... خود آپ ﷺ بھی حضرت عمرؓ کے انتظار میں تھے

حضرت ابو موسی اشعری کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ پر ہوں جہاں بہت سے راستے ہیں اس کے بعد سارے راستے ختم ہو گئے ایک بٹیہ سی رہ گئی ہے میں اس پر چلتا رہا یہاں تک کہ ایک پہاڑ پر پہنچ گیا تو اس پر حضور ﷺ کو دیکھا اور آپ کے پہلو کے قریب حضرت ابو بکر تھے حضور ﷺ حضرت عمرؓ کی طرف اشارہ کر رہے ہے کہ آجاؤ تو میں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون خدا کی قسم امیر المؤمنین کی وفات ہو گئی ہے۔ بیدار ہونے کے بعد ایک دفعہ میرے جی میں بات آئی کہ میں اسے حضرت عمرؓ کی طرف لکھ بھیجوں پھر میں نے کہا کہ یہ مناسب نہیں کہ میں خود ان کو ان کی موت کی خبر سناؤں (حیاۃ

Scanned with CamScanner

اصحابہ ج ۳ ص ۷۵۵)

حضرت عمر فاروق اسلام کی عزت تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے محافظ اور مجاہد تھے حضور ﷺ کی حیات مبارک میں آپ کے دین کے ناصر رہے حضور ﷺ کی رحلت کے بعد آپ نے حضرت صدیق اکبر کا بھرپور تعاون کیا اور آپ کے شانہ بشانہ اسلام کا علم بلند کرتے رہے جب آپ کی خلافت کا دور آیا تو مسلمانوں کی عزت اور بڑھی اور دور دور تک اسلام کی دعوت اور اس کی تبلیغ ہوئی اللہ تعالی نے بڑے بڑے مشرکوں کا سر آپ کے ہاتھوں نیچا کیا اور اسلام دشمنوں کا ہر منصوبہ اور ہر حربہ آپ کے ہاتھوں ناکام ہوا

حضرت ابوبکر صدیق کے بعد آپ نے دس سال پانچ ماہ اور چار دن جس شان و شوکت سے خلافت کی ہے خلافت اسلامی اس پر ہمیشہ ناز کرتی رہے گی حضرت عمر فاروق کی شہادت سے ہر مسلمان غمزدہ تھا اور کوئی گھر ایسا نہ تھا جو آپ کی شہادت سے متاثر نہ ہوا ہو حضرت تھانوی لکھتے ہیں

جس وقت حضرت عمر شہید کئے گئے تو تبالہ پہاڑ سے آواز آئی کہ اسلام سے محبت رکھنے والے کو اسلام کی حالت پر رونا چاہیئے اسلامی زمانہ اگرچہ پرانا نہیں لیکن اہل اسلام بچھڑ گئے اور مسلمانوں میں ضعف نمودار ہو گیا (کرامات صحابہ

۲۶۔ مصنف ج ۶ ص ۳۶۱)

اور یہ بات حضور ﷺ بہت پہلے بتا گئے تھے ابی بن کعب کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

قال لی جبرئیل لیبک الاسلام علی موت عمر (عمر کی وفات پر اسلام روئے گا)

(درالسحابہ ص ۱۶۱ بحوالہ طبرانی کبیر)

Scanned with CamScanner

جریر بن عبدالحمید اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ جس دن حضرت عمر کی شہادت ہو
لوگوں پر ایک قیامت کا سماں تھا لوگ ایک دوسرے کو اس طرح کی وصیت کرنے لگے جی
کہ قیامت کا وہ مرحلہ اب آپہنچا ہے (کما جاء نعی عمر کان الناس یرون ان القیامۃ
قامت جعل الرجل یوصی کانهم قد اتاهم الامر (معرفۃ الصحابۃ ج ۱ ص ۷۵ تاریخ عمر
۲۶۰)

حضرت امام حسن بصری (۱۱۰ھ) فرماتے ہیں کہ
اگر تم یہ چاہو کہ تمہاری مجلسیں تازہ رہیں تو اس کو حضرت عمر کے تذکرہ سے
آباد رکھو حضرت عمر فاروق کی شہادت کا غم سوائے بدبخت گھرانے کے سب کو
ہوا ہے (تاریخ عمر ص ۲۸۱)

آپ نے اپنے دور خلافت میں اسلام اور مسلمانوں کی جو شاندار اور بے لوث خدمات
سرانجام دیں ہیں اللہ تعالی سب مسلمانوں کی طرف سے آپ کو بہترین بدلہ عطا فرمائے
یہ دنیا ان سے اب تک اکتساب فیض کرتی ہے کتاب نور میں لکھے ہوئے ہیں مشورے اس کے
قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ مجھے روضہ اطہر دیکھنے کا موقع ملا ہے اس میں حضور ﷺ ابوبکر اور
حضرت عمر کی قبریں ہیں اور میں نے دیکھا کہ اس پر سرخ رنگ کے مٹی کنکر ہیں (فرأیت
علیها حصباء حمراء (مستدرک ص ۹۹)

☆...... حضرت عمر فاروقؓ حساب کتاب سے فارغ ہو گئے ہیں

حضرت عباس کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر فاروقؓ کا پڑوسی تھا اور میں نے ان سے افضل کسی
کو نہیں دیکھا ان کی رات نماز میں اور دن روزہ اور لوگوں کی ضروریات پوری کرنے میں

Scanned with CamScanner

گزرتا تھا حضرت عمر کی وفات کے بعد میں نے اللہ سے دعا کی کہ خواب میں ان کو دیکھ لوں میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ مدینہ کے بازار کے سامنے سے آرہے ہیں اور ہار کی طرح گلے میں چادر ڈالی ہوئی ہے میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے اس کا جواب دیا میں نے کہا آپ کا کیا حال ہے کہا خیریت سے ہوں میں نے کہا کیا معاملہ رہا فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی حساب سے فراغت پائی ہے اگر میں اپنے رب کو رحم کرنے والا نہ پاتا تو قریب تھا کہ مجھے میری جگہ گرادے (حیاۃ الصحابہ ج ۳ ص ۷۵۸)

آپ کے صاجبزادے حضرت عبداللہ کی بھی خواہش ہوئی کہ وہ اپنے والد کو خواب میں دیکھیں اور ان سے اس جہاں کا حال پوچھیں آپ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک محل دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے جواب ملا کہ عمر بن خطاب کا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ اس محل سے اس حال میں نکلے کہ گویا ابھی غسل کرکے آئے ہوں تو میں نے پوچھا کہ کیسا معاملہ رہا فرمایا اچھا رہا اگر میں اپنے رب کو غفور نہیں پاتا تو معلوم نہیں کیا ہوجاتا انہوں نے پوچھا کہ تم لوگوں سے جدا ہوئے کتنا وقت گزرا میں نے کہا بارہ سال ہو چکے ہیں فرمایا میں ابھی حساب وکتاب سے فارغ ہوا ہوں (تاریخ عمر ص ۲۶۴)

حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس اور آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ کے یہ خواب ہیں اور اللہ نے ان کی خواہش پر انہیں حضرت عمر فاروق خواب میں دکھائے

پیش نظر رہے کہ غیر نبی کا خواب گو حجت نہیں ہوتا تاہم اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عمر فاروق جنتی ہیں اور یہ کوئی خواب کی بات نہیں حضور ﷺ کی شہادت ہے اور بہت بڑی گواہی ہے خواب کا یہ واقعہ بھی بتاتا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت عمر فاروق کو حساب وکتاب سے فارغ کر دیا ہے اور اب آپ پر کسی قسم کا کوئی بوجھ نہیں ہے اللہ تعالی

Scanned with CamScanner

چاہتے ہیں کہ قیامت سے پہلے حضور ﷺ کے ان دونوں ساتھیوں کو ہر طرح کے بوجھ سے فارغ فرمادیں تاکہ کل قیامت کے دن جب یہ دونوں میدان محشر میں آپ ﷺ کے ہمراہ آئیں تو ساری مخلوق وہاں صرف ان کی عزت وعظمت آن اور شان اور مقام ومرتبہ ہی دیکھے اور ہمارا عقیدہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ پوری کائنات انہیں اسی شان وعزت میں دیکھے گی جس کی خبر حضور خاتم النبیین ﷺ نے دی ہے اس دن حضرت عمر بڑی شان کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔ شیخ ابو بکر بشر محمد بن احمد دولابی نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا

> اس امت میں اولین جنت میں داخل ہونے والے ابو بکر وعمر ہیں ایک شخص نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ سے قبل یہ حضرات جنت میں تشریف لے جائیں گے تو جواباً فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے ایک ایک دانہ پیدا کیا اور ہر ایک روح کو تخلیق کیا یقیناً ابو بکر وعمر مجھ سے قبل جنت میں داخل ہوں گے
> (کتاب الکنیٰ والاسماء ج ا ص ۱۲۰ ماخوذ از راشدین کی یگانگت ص ۱۲۲)

☆......ایک قابل افسوس بات

حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمر فاروق کو شہادت کی بشارت دی تھی اور خود حضرت عمر کو بھی شہادت کی آرزو تھی۔ اور اس کے لئے آپ دعا بھی فرماتے رہے پھر اللہ نے آپ کو حرم رسول میں مرتبہ شہادت بھی عطا فرمایا تاہم آپ کے خون میں کسی مسلمان کا ہاتھ تھا نہ ان میں سے کسی کی کوئی سازش شامل تھی جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کی موت پر حضرت علی اور حضرات حسنین کریمین خوش تھے وہ صرف اپنے دل کا لاوا اگلتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

حقیقت یہ ہے کہ ایک بد بخت پارسی فیروز ابو لولوء نے اپنے ہاتھ حضرت عمرؓ کے خون سے رنگین کئے اور پھر پکڑے جانے کے خوف سے اس نے وہیں خود کشی کر لی مگر افسوس کہ یہ بد بخت فیروز شیعہ علماء کا ہیرو سمجھا جاتا ہے شیعہ علماء اس پر اور اس کے اس گھناؤنے کردار پر فخر کرتے ہیں اور اس کے احترام میں جھکے چلے جاتے ہیں اس کی بہادری کی داد دیتے ہیں اسے بابا شجاع الدین کہتے ہیں اس کا سالانہ عرس مناتے ہیں اس کے نام کی دہائی دیتے ہیں اسے شیعوں کا نجات دہندہ کہتے ہیں اور اس کی عقیدت و عظمت کے گن گاتے ہیں امام بارگاہوں اور اثنا عشری مجلسوں میں فیروز کا ذکر اپنی فیروز مندی سمجھتے ہیں معروف شیعہ عالم اور مؤرخ شاہ ایران سلطان ناصر الدین قاچار کا وزیر اعظم مرزا محمد تقی (۱۲۹۷ھ) لکھتا ہے کہ ابو لولوء شیعان علی میں سے تھا اور اس وقت سے لے کر اب تک شیعہ اس کی قبر پر عقیدت مندانہ حاضری دیتے آرہے ہیں۔

ومردم شیعی گویند ابو لولوء از مرد عجم بود و فیروز نام داشت واز شیعان علی علیہ السلام بود۔ چہ مقبرہ او در کاشان از زمان پیش تا اکنوں زیارت گاہ جماعتے از شیعان است (ناسخ التواریخ تاریخ خلفاء ج ۳ ص ۴۹ طبع تہران)

حضرت عمر فاروق کے ملعون قاتل کے ساتھ یہ حسن عقیدت اور اس کے نام و قبر کی یہ عزت جس دل میں بسی ہو آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ لوگ مسلمانوں سے کس قدر مخلص ہوں گے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مرحوم لکھتے ہیں

حضرت عمر فاروق کے قاتل ابو لولوء کا تہران کے قریب مزار بنایا ہوا ہے جس کی وہ زیارت کرتے ہیں اور اس پر نذر و نیاز پیش کرتے ہیں اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے اور علامہ خمینی نے مزید اس کو خوبصورت بنا دیا ہے اس لئے

اب اس کے زائرین اور نذرانوں میں اضافہ بھی ہوا ہے (حضرت علیؓ اور خلفائے راشدین ص ۱۴۱)

ایران کے شہر کاشان (Kashan) میں فیروز مجوسی کی قبر پر شیعہ علماء اور ان کے مجتہدین کی جوق در جوق عقیدت مندانہ حاضری بتاتی ہے کہ شیعہ علماء کے دلوں میں اس پارسی قاتل کے لئے بڑی عزت ہے کچھ عرصہ قبل جب ایران میں یہ افواہ پھیلی کہ ابولولوء کی قبر پر بنی ہوئی عمارت کو گرایا جائے گا تو شیعہ علماء دور دور سے اس کی حفاظت کے لئے آپہنچے اور کہا کہ وہ اپنے ہیرو کی قبر کو بچانے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں گے

ہندوستان کا ایک شیعہ شاعر اس سے اپنی عقیدت کا اظہار یوں کرتا ہے

ابولولوء علی سے یوں تو بہتر ہو نہیں سکتا ۔ جو قدرت نہ ہو آخر چھپ کے بھی تو وار کرتے ہیں
اگر قدرت نہ ہو تو دوستی بھی تو نہیں ہوتی ۔ جونہی موقعہ ملے وہ آکے خنجر پار کرتے ہیں

قطع نظر اس سے کہ فیروز مجوسی نے حضرت عمر فاروق اور دوسرے مسلمانوں پر قاتلانہ حملہ کیا اور پھر پکڑے جانے کے خوف سے اس نے وہیں خودکشی کرلی سوال یہ ہے کہ اس کی لاش کس طرح ایران کے شہر کاشان پہنچی اور کس بدبخت کو اس کی لاش مدینہ سے ایران لانے کی جرات ہوئی اور کیا اس وقت ایسا ممکن بھی تھا؟ یا کاشان میں اس کی فرضی قبر شیعہ علماء نے حضرت عمر فاروق کی دشمنی میں بنائی ہے تاہم یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اس بدبخت کے ساتھ شیعہ علماء اور ان کے ذاکرین کی یہ عقیدت کیا یہ نہیں بتاتی کہ ان کے عقائد کا رشتہ کس سے جاملتا ہے؟

سو جس طرح حضرت علی مرتضیٰ کا قاتل ابن ملجم ملعون اور قابل نفرت ہے حضرت عمر فاروق کا قاتل بھی اسی طرح بدبخت اور ملعون ہے اور ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان

Scanned with CamScanner

دونوں ملعونوں اور ان کے مدح خوانوں کو علم وادب کی ہر مجلس میں بے نقاب کریں اور ان کا نقاب اتاریں

جولوگ حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی خلیفہ راشد اسلام اور مسلمانوں کے محسن اور حضرت علی مرتضٰی کے داماد حضرت عمر فاروقؓ کے مزار انور پر آنے سے کتراتے ہوں اور کاشان میں فیروز کی قبر پر مؤدبانہ اور عقیدت مندانہ حاضری دیتے ہوں اور وہاں اس کی محبت و عقیدت کے گن گاتے ہوں وہ فیروز ملعون کے دست وبازو تو ہو سکتے ہیں حضرت علی مرتضٰی کے وفادار ہر گز نہیں حضرت علی مرتضٰی اور دوسرے ائمہ اہل بیت عظام زندگی بھر ہر اس شخص سے اپنے آپ کو علیحدہ کرتے رہے ہیں جن کے دل حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کے ادب واحترام سے خالی دیکھتے کیونکہ آپ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری رسول حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق عظیم المرتبت اہل جنت میں سے ہیں

مصطفیٰ کے قرب میں حاصل ہوا ان کو مقام　　رات دن تینوں پہ اترے ہے ملائک سلام

روضہ اطہر میں آقا ایک اور ہیں دو غلام　　ان کے دشمن پر ہے حتماً داخلہ جنت حرام

اے اللہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کے صدقہ راقم الحروف کی تمام اسلامی خدمات اور تالیفات کو شرف قبولیت عطا فرما اور گنبد خضراء کے ان تین مکینوں پر اپنی بے حد وحساب رحمتیں نازل فرما اور تمام مسلمانوں کی طرف سے انہیں بہترین جزاء عطا فرما

فجزاهما الله احسن الجزاء عني وعن سائر المسلمين الى يوم الدين

تم الجزء الاول بحمد لله وعونه وتيسير منه ونسال الله اللطيف لطفه ورحمته ان يجعله عونا على طاعته موصلا الى جنته وكرمه وان ينفع به مؤلفه وقارئه بمحمد نبيه ورسوله وعترته صلى الله عليه وعلى آله ورضى الله عن اصحابه وذريته آمين برحمتك يا ارحم الراحمين

Scanned with CamScanner

دوسری جلد کے مضامین

☆...... حضرات شیخین کریمین کی عظمت
☆...... حضرت عمر فاروق کے شمائل و خصائل
☆...... حضرت عمر فاروق توحید کے تصلب میں
☆...... حضرت عمر عشق نبوی کے آئینہ میں
☆...... حضرت عمر فاروق اور علم قرآن
☆...... حضرت عمر فاروق اور حدیث نبوی
☆...... حضرت عمر کا فقہی مقام
☆...... حضرت عمر فاروق اور ان کا مقام احسان
☆...... حضرت عمر فاروق کا روحانی مقام
☆...... حضرت عمر فاروق کا زہد و تقوی
☆...... حضرت عمر فاروق کی شجاعت و فراست
☆...... حضرت عمر فاروق کی کرامات
☆...... حضرت عمر کے مکتوبات
☆...... حضرت عمر فاروق کے خطبات
☆...... حضرت عمر فاروق کے ملفوظات
☆...... حضرت عمر فاروق کی مناجات
☆...... عجیب و غریب واقعات
☆...... حضرت عمر فاروق تابعین کی نگاہ میں
☆...... حضرت عمر فاروق ائمہ اسلام کی نظر میں
☆...... حضرت عمر غیر مسلم دانشوروں کی نظر
☆...... حضرت عمر کی گستاخی کا حکم
☆...... حضرت عمر کی گستاخی کا عبرتناک انجام
☆...... حضرت عمر پر خاندان نبوت کی گستاخی کے پانچ الزامات اور ان کے جوابات
☆...... حضرت عمر پر تحریف شریعت کے دس الزامات اور ان کے جوابات

اشرف البیان فی شرح احادیث حبیب الرحمن
المسمی ب
انوار الحدیث
افاضات
حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی
پیشکش...... حافظ محمد اقبال رنگونی

حکیم الامت حضرت تھانوی کے الہامی اور علمی افاضات
مرشد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
بروایت
جناب مولانا عبد الماجد دریا آبادی
پیشکش...... حافظ محمد اقبال رنگونی

Scanned with CamScanner

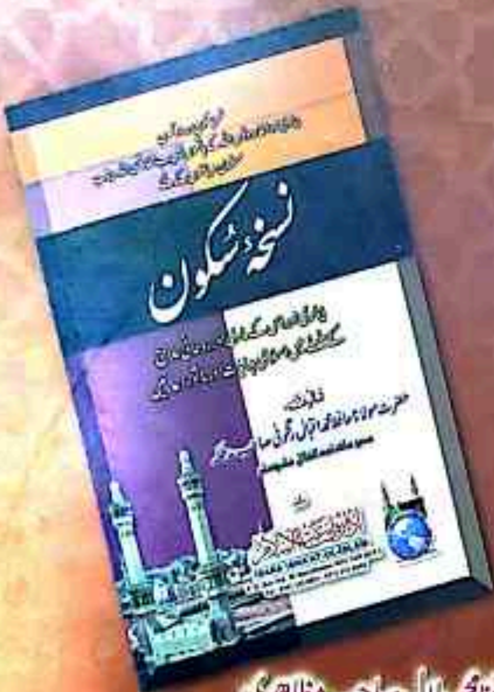

باہتمام: حضرت مولانا حافظ محمد بلال صاحب مظاہری

ادارہ اشاعت الاسلام
IDARA ISHA'AT-UL-ISLAM
P. O. Box No. 36 Manchester M16 7AN (U.K.)
Tel : 0161 232 9851- 0771 315 5565

Scanned with CamScanner